# آئینہ ایامِ اقبال



تسنیم فاطمہ

کراچی۔ لائبریری پروموشن بیورو

# آئینۂ ایّام میں آج اپنی ادا دیکھ

سلسلۂ مطبوعات جشنِ صد سالہ علامہ اقبال ۱۹۷۷ء

# آئینۂ ایامِ اقبال

(۹ نومبر ۱۸۷۷ء تا ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء)


## شمیم فاطمہ

ایم۔ اے (اردو) ایم۔ اے (لائبریری سائنس)

لیکچرار

شعبۂ لائبریری سائنس

جامعہ کراچی۔




کراچی، لائبریری پروموشن بیورو،

۱۹۷۷ء

اشاعت اوّل ۱۹۷۷ء

تعداد اشاعت ایک ہزار

کتابت باہتمام ادارہ فیض الکتابت

طابع تنویر پریس

قیمت

بیس روپے

★

ملنے کے پتے

۱۔ لائبریری پروموشن بیورو، اولڈ اسٹوڈنٹس ہوم جامعہ کراچی۔

۲۔ بک شاپ جامعہ کراچی۔

۳۔ شعبہ لائبریری سائنس، جامعہ کراچی۔

# انتساب

نگہ بلند ، سخن دلنواز ، جاں پرسوز ،
سرمایۂ افتخار ۔ پرستارِ اقبال ۔

## جنابِ غنی الاکرم سبزواری

کے نام

جنکی سیرت میں مردِ مومن کی جھلک ــــــ ہے ۔

# فہرست عنوانات

# مقدمہ

ہمارے یہاں بدقسمتی سے "کتابیات" (ببلوگرافی) اور "اشاریہ" (انڈکس) کے کام کو ابھی کچھ زیادہ وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ نتیجتہً تحقیق و تنقید کا معیاری کام بھی سست رفتار ہے۔ "کتابیات" و "اشاریہ" کی عدم موجودگی کے سبب ایک محقق کو اپنے موضوع سے متعلق معمولی معمولی واقعات، مقامات، اصطلاحات، افراد اور سنین کی چھان بین میں مہینوں لگ جاتے ہیں۔ پھر بھی ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ اس کی جستجو یا تحقیق کی نوعیت عملاً اندھیرے میں تیر چلانے کے مترادف ہوتی ہے۔

اردو میں صرف غالب اور اقبال، دو ایسے شاعر ہیں جن کے سلسلے میں پچھلے چند برسوں سے "کتاب حوالے یعنی" "کتابیات" و "اشاریہ" کو بھی قدرے اہم خیال کیا گیا ہے۔ غالب کے سلسلے میں تجزیاتی "کتابیات" کا پہلا مستند کام ڈاکٹر سید معین الرحمن کے ہاتھوں انجام کو پہنچا اور غالب صدی کے موقع پر ۱۹۶۹ء میں مجلس یادگار غالب پنجاب یونیورسٹی لاہور کی معرفت منظر عام پر آیا۔ اقبال سے متعلق اس نوع کا قابل اسناد کام رفیع الدین کی توجہ سے مکمل ہوا۔ اور اقبال اکیڈمی لاہور نے اُسے بین الاقوامی اقبال کانگریس کے موقع پر ۱۹۷۷ء میں شائع کیا۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ ۱۹۷۷ء سے پہلے اقبال سے متعلق "کتابیات" پر مبنی کوئی کام نہیں ہوا، درست نہ ہوگا۔ اس سلسلے کا آغاز حقیقت میں اے۔ آر۔ غنی اور خواجہ نورالٰہی کے اس مختصر کتابچے سے ہوتا ہے۔ جو ۱۹۵۴ء میں بنام "اے ببلوگرافی آف اقبال" بزبان انگریزی شائع ہوا۔

ایک سال بعد ۱۹۵۵ء میں قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کی اہم تالیف جسے ہم تصنیف بھی سمجھ سکتے ہیں، بنام "اقبالیات کا تنقیدی جائزہ" منظر عام پر آئی اور اردو میں تجزیاتی یا توضیحی کتابیات کا سنگ میل ثابت ہوئی۔ ۱۹۶۳ء میں ملک نذیر احمد کی تالیف "کلید اقبال" سامنے آئی۔ ۱۹۶۵ء میں خواجہ عبدالوحید کی جامع تالیف "کتب اقبال" کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا۔ ۱۹۷۶ء میں عبدالقوی دسنوی کی مرتبہ کتابیات "ہندوستان میں اقبالیات" منظر عام پر آئی۔

دسمبر ۱۹۷۷ء میں اقبال صدی کے موقع پر رفیع الدین ہاشمی کی "کتابیات اقبال" اور ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی "جامعات میں اقبال کا تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ" کے علاوہ اس طرح کی کئی اور کتابیں شائع ہوئیں۔ ان کتابوں میں "اشاریہ کلام اقبال" مرتبہ ڈاکٹر صدیق شبلی اور "کشف الابیات" مرتبہ ڈاکٹر محمد ریاض و ڈاکٹر صدیق شبلی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

اول الذکر اقبال کے اردو اشعار کی کلید ہے۔ اس میں پہلے مصرعے کے چند ابتدائی الفاظ کے حوالے سے ہر شعر کے بارے میں یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ کون سا شعر کس مجموعے میں کس صفحے پر درج ہے۔ آخر الذکر "کشف الابیات" کی بھی یہی صورت ہے لیکن یہ فارسی اشعار سے متعلق ہے۔ فارسی میں "کشف الابیات" کی اصطلاح بہت دنوں سے مستعمل ہے اور فردوسی و رومی کے اشعار پر مبنی اس طرح کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اردو میں البتہ یہ چیز نئی ہے اور قابل تقلید ہے البتہ ابھی تک کوئی ایسی تالیف نظر سے نہیں گذری جس میں سوانح اقبال کو سنین سے مربوط کر کے "کشف الواقعات" کے طور پر مرتب کیا ہو یا جس کے ذریعے سوانح اقبال کی ساری اہم کڑیاں زمانی ترتیب کے ساتھ ایک زنجیر کی صورت میں قاری کے سامنے آجاتی ہوں۔ اب شعبۂ لائبریری سائنس کی استاد تسنیم فاطمہ کی کتاب "آئینۂ ایام اقبال" کو دیکھ کر یہ ضرور کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اس کمی کو بخوبی پورا کر دیا ہے۔ یہ مانا کہ ادبی رسائل و اخبارات نے جو اقبال نمبر شائع کیے ہیں ان میں سے بعض میں تاریخی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ایک سوانحی خاکہ دے دیا گیا ہے اور اس قسم کے خاکے

صرف خالی جگہ کو پُر کرنے ہی کی حد تک کارآمد کہے جا سکتے ہیں۔ نسیم فاطمہ کے کام کی نوعیت اس قسم کے مختصرات اور تکلفات سے بہت مختلف ہے۔ انھوں نے اپنے کام کے سلسلے میں اقبال کی جملہ تصانیف نظم و نثر کے علاوہ ان کے سیکڑوں تحقیقی و تنقیدی تصانیف کو کھنگالا ہے۔ ان سے اپنے کام کی باتیں اخذ کی ہیں، واقعات کی تلخیص کی ہے۔ انھیں سنین سے مربوط کیا ہے۔ اور مختلف ماخذوں کے ذریعے واقعات و سنین کی تصدیق کر کے ان کا اندراج کیا ہے۔

یہ واقعات اقبال کی زندگی کے کسی مخصوص پہلو سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ پیدائش سے لیکر رحلت تک کی ساری زندگی پر محیط ہیں۔ ان واقعات کو ضروری تشریح و توضیح، ترتیب زمانی اور حوالوں کے ساتھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ اقبال کی زندگی اپنے جملہ خدوخال کے ساتھ ہمارے سامنے آجاتی ہے اور ہم اسے فی الواقع "آئینۂ ایام اقبال" کہہ سکتے ہیں۔

"آئینۂ ایام اقبال" میں کیا کیا ہے؟ حیات اقبال کی کیسی کیسی جزئیات اس میں جگہ پاگئی ہیں؟ واقعات کی چھان بین کے بعد اندراج میں کس قسم کی توضیح و اختصار سے کام لیا گیا ہے، اندراجات کی صحت و اسناد کے سلسلے میں کہاں کہاں سے اخذ و استفادہ کیا گیا ہے اور کس قسم کی زحمت اٹھائی گئی ہے۔ اس کا کچھ اندازہ "مصنف کے ابتدائیہ" سے اور پھر پورا اندازہ کتاب کے مطالعہ کے بعد ہی ہو سکے گا۔ میں اس قدر ضرور کہوں گا کہ "آئینۂ ایام اقبال" سوانح اقبال کے سلسلے میں ایک بنیادی اور ممتاز و منفرد تالیف ہے اور اقبال کے سوانحی ذخیرے میں گراں قدر اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اس قسم کا ضمنی اور سرسری کام بعض دوسرے اصحاب نے بھی کیا ہے لیکن نسیم فاطمہ کے کام کی نوعیت اوروں سے بالکل مختلف ہے۔ انھوں نے کتابیات اقبال کے سلسلے میں ایک نئی روایت کو جنم دیا ہے اور جدید تر روش کی تخلیق کی ہے۔ یہی نہیں اپنی جامعیت و افادیت کے لحاظ سے یہ ایسی تالیف ہے جسے محض کتابوں کے سرورق ہی کی مدد سے مرتب نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کی تکمیل کے لئے موضوع سے متعلق

سیکڑوں کتابیں پڑھنی ہونگی اور چھان پھٹک کے بعد ان سے کام کی باتیں نکالنی ہونگی۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے تالیفی کام کو وہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔ جو علمی و تحقیقی کاموں سے طبعی دلچسپی رکھنے کے ساتھ ساتھ محنت شاقہ سے بھی کام لے سکتا ہو۔ نسیم فاطمہ ہم سب کی طرف سے عموماً اور اقبال کے پرستاروں کی طرف سے خصوصاً قابل مبارکباد ہیں کہ وہ اس مشکل کام کو بڑے سلیقے سے کر گزریں اور ان کی توجہ سے سوانح اقبال پر ایک ایسی مختصر لیکن جامع تالیف منظر عام پر آ گئی جو اقبالیات کے طالب علموں کے لیے مستقل راہ نما کا کام کریگی۔

فرمان فتح پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ابتدائیہ

علامہ اقبال کے جشن صد سالہ کے سلسلہ میں مختلف النوع تصنیفات منظر عام پر آئیں۔ آپکی شخصیت اور کارناموں کے اسرار سے پردہ اٹھایا گیا۔ ادبا، شعراء، محققین اور ناقدین نے جواہر ریزے چن چن کر لڑیوں میں پروئے جن میں سے ہر ایک در نایاب ہے مستقبل کے لئے یہ سامان بصیرت یقیناً روح کی تابندگی کا باعث ہوگا۔

اقبالیات پر روز افزوں کتابوں کی تعداد کتابیات کی ترتیب و تدوین میں محرک ثابت ہوئی۔ اس سلسلے میں قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی، کے۔اے۔وحید اور پھر رفیع الدین ہاشمی کی کوششیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ رفیع الدین ہاشمی کی کتابیات اقبال سابقہ کاوشوں کا تقابلی جائزہ بھی پیش کرتی ہے اور اس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ممکن ہے اقبال پر کتابیاتی و حوالہ جاتی کتب کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر اسلم فرخی کے اس خیال سے کلیتہً اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ اقبال نے جو اصطلاحات استعمال کی ہیں انکی ایک لغت ماہرین کی زیر نگرانی تیار کی جائے۔

۱۹۷۷ء کے دوران میں خصوصی طور پر اقبال کے ہر رنگ کو تفصیل سے اجاگر کیا گیا جس سے بھرپور تحقیقی مواد شائع ہوا جو ایک شاعر، محقق، ناقد، مورخ و فلسفی کے لئے بے حد مفید ہے مگر اقبال کے پرستاروں میں ایسے بھی بے شمار لوگ ہیں جنکا ادب، تاریخ اور فلسفہ سے براہ راست تعلق نہیں بلکہ انکی وجہ شہرت سائنسی و تکنیکی علوم ہیں۔ ان میں وہ پیشہ ور افراد بھی ہیں جو تجارت، صنعت و حرفت و دوسرے علوم مفیدہ سے منسلک ہیں۔ ان میں طلباء و طالبات کی وہ بڑی تعداد بھی ہے جو ہنوز مدرسہ اور کالج میں زیر تعلیم ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ابلاغ عامہ کے دوسرے ذرائع سے وابستہ

وہ افراد بھی ہیں جو ذہنی آزمائش کے پروگرام کی تشکیل، ترتیب و پیشکش کے ذمہ دار ہیں۔ بیرون ملک وہ پاکستانی بھی ہیں جو غمِ روزگار میں اس طور مبتلا ہیں کہ عمیق مطالعے کے متحمل نہیں ہو سکتے پھر ایک طبقہ ان قارئین کا بھی ہے جو طویل مطالعے کے عادی نہیں اور بعض اسی عادت کی بنا پر اقبال کے مطالعے سے گریز کرتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کو اقبال سے روشناس کرانے کے لئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہوئی جو اقبال کے شب و روز کی جھلکیاں پیش کر سکے۔ ـــــ مختصر ہو اور مفصل مطالعے کے لئے قاری کی رہبری بھی کر سکے۔ "آئینہ ایام اقبال" کی ترتیب کے وقت یہی امور پیشِ نظر تھے۔

اس مختصر کتاب میں اقبال کے سفر حیات (۹ نومبر ۱۸۷۷ء تا ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) کا قدم بہ قدم جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس میں آپ کی گوناگوں مصروفیات کے دھنک رنگ بکھرے ہوئے نظر آئیں گے اور قاری کے ذہن میں خود بخود آپ کی شخصیت کا ایک خاکہ ترتیب پا جائے گا۔

اقبال پر تاریخی ترتیب کے اعتبار سے شاید اردو میں یہ پہلی حوالے کی کتاب ہو گی اندراجات میں تاریخ کے بعد چند جملوں اور بعض اوقات صرف چند لفظوں میں مصروفیات کا ذکر ہے ساتھ ہی وہ حوالہ بھی درج ہے جس سے یہ اندراجات حاصل کئے گئے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ صرف وہ واقعات اور مسائل شامل ہیں جنکی تاریخ متعین کی جا سکی ہے اندراجات کی کل تعداد تقریباً سات سو ہے اس میں آپکی پیدائش، خانگی زندگی، تعلیم، سفر، مطبوعات، پیشہ ورانہ مصروفیات، سکونت اور ملازمت کا ذکر ہے۔

اس سے مختلف شخصیات مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اکبر الہ آبادی، مولوی عبدالحق، محمد علی جناح، غلام قادر گرامی کے بارے میں انکی رائے معلوم ہوتی ہے۔

مختلف کتابوں اور رسائل مثلاً خواجہ حسن نظامی کی کتاب "خانہ داری"، محمد دین فوق کی کتاب "حریت اسلام"، نجم الغنی رامپوری کی تصنیف "اخبار الصنادید" سے متعلق انکے تاثرات درج ہیں۔ بعض اہم مسائل مثلاً مسئلہ فلسطین، مسئلہ کشمیر اور مسئلہ تقسیم ہند یا پاکستان کے بارے میں انکے نظریات واضح ہوتے ہیں۔

آپکی مختلف مطبوعات کا پس منظر تدریجی ارتقا اور ان سے متعلق لوگوں کی آرا کا بیان ہے۔

قیام پاکستان کے سلسلہ میں اُن مساعی جمیلہ اور وسیع تجاویز کا ذکر آتا ہے جو آپ وقتاً فوقتاً محمد علی جناح اور دیگر اکابر اور قائدین کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔

اردو زبان سے آپکی قلبی محبت کا اندازہ مختلف لوگوں مثلاً مولوی عبدالحق کے نام تحریروں سے کیا جا سکتا ہے۔

زندگی کے مختلف امور مثلاً خوشی، غم، شادی، موت، حیات، خودی، بے خودی، معیشت، تعلیم، اصلاح، فلاح و بہبود، خورش، اخلاقی حقوق و فرائض کے بارے میں نقطۂ نظر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مختلف تقریبات مثلاً صد سالہ جشن جمال، جشن فردوسی، یوم ولی وغیرہ کا احوال معلوم ہوتا ہے۔

مسولینی، ٹیگور، شیخ الجامعہ الازہر، پروفیسر آرنسن، ہیتھیو آرنلڈ، عطیہ فیضی، خالدہ ادیب خانم، مولانا محمد علی جوہر وغیرہ سے ملاقاتوں کی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔

تعلیم، روزگار، علاج، سیاست اور دیگر مقاصد کے تحت کئے گئے دوروں کی روداد سامنے آتی ہے۔ ان بیماریوں کی تفصیل نشیب و فراز کے ساتھ موجود ہے جنہوں نے آپکو دائمی مریض بنا ڈالا۔

ان منصوبوں کا پتہ چلتا ہے جو مکمل ہوئے اور ان منصوبوں کی بھی نشاندہی ہوتی ہے جو تشنۂ تکمیل رہ گئے۔

مسلم لیگ، گول میز کانفرنس، انجمن حمایت اسلام، پاکستان لیجسلیٹو اسمبلی، انجمن شبان المسلمین وغیرہ سے متعلق آپکی ذمہ داری کی تفصیل بھی ظاہر ہوتی ہے اور آپکے موقف کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مختلف شخصیات سے انکے دلی تعلق، علمی لگاؤ اور احترام کا سراغ لگایا جا سکتا ہے۔

مختلف افراد کے نام تحریروں سے "پین اسلامزم"، بالشوزم، نیشنلزم وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں اور اسلام، پاکستان، اردو، تصوف، فلسفہ، شاعری سے انکے دلی لگاؤ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

غرض یہ کہ اس آئینہ سے آپ کی ہمہ گیر شخصیت کی قوس و قزح ایک نئے انداز سے منعکس

ہوگی اور ایک تشبیہ خود بخود ذہن پر ثبت ہو جائے گی۔ البتہ اقبال شناسی میں کتاب کس حد تک معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کریں گے۔

اسی موضوعی اشاریہ کی شمولیت اس لئے ضروری سمجھی گئی کہ موضوعات، شخصیات، مقامات، تحریکات، واقعات، تصنیفات وغیرہ سے متعلق معلومات تک رسائی باآسانی ہو سکے۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ کتاب مکمل ہو گئی اس کتاب کی ضرورت کا احساس جناب عادل عثمانی صاحب، لائبریرین، جامعہ کراچی نے دلایا اور اول تا آخر اس کی ترتیب، اشاعت، طباعت میں نہ صرف اپنے مخلصانہ مشوروں سے نوازا بلکہ دامے، درمے، قدمے، سخنے معاونت کی۔ ان کی احسان مند ہوں۔ جناب عادل عثمانی صاحب کی ممنون ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی اور دعائیں حاصل رہیں۔ اپنے استاد محترم جناب فرمان فتحپوری کی صد درجہ شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری رہنمائی بھی کی اور حوصلہ افزائی بھی۔ شعبۂ لائبریری سائنس کے سابقہ شاگرد ضیا حیدر اور تحسین حیدر اور موجودہ طالبات میں آمنہ شمیم حمید اور مسرت نواز بطور خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ انہوں نے حوالہ جات کی فراہمی میں ہاتھ بٹایا۔ جامعہ کراچی کے لائبریری کے عملے نے خاص طور پر محمد حنیف اور عاشق صاحب نے حصول مواد میں جو تعاون کیا اس کی میں دل سے شکر گزار ہوں۔

کتابت کا تمام تر بار جناب عبدالخالق نے اٹھایا میں ان کی عرق ریزی کی قدر کرتی ہوں تاہم اس کتاب میں آپ کو بہت سی خامیاں اور غلطیاں نظر آئیں گی۔ ان سب کی ذمہ داری تنہا مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ میں ان سب کے لئے معذرت خواہ ہوں اور تجاویز کا خیر مقدم کروں گی۔

نسیم فاطمہ

# آئینۂ ایامِ اقبال

## ۱۸۷۷ء

۹ نومبر (پیدائش)

میونخ یونیورسٹی میں جو تحقیقی مقالہ ۱۹۰۸ء میں پیش کیا۔ اس کے آغاز میں "داستانِ حیات" کے عنوان سے اپنی تاریخ پیدائش ۱۲ ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء درج کی۔

(سید عبدالواحد۔ نقشِ اقبال۔ ص ۱۶)

## ۱۸۸۷ء

مشن ہائی اسکول سیالکوٹ سے پرائمری تعلیم مکمل کی۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۱۵)

## ۱۸۹۰ء

مشن ہائی اسکول سیالکوٹ سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۱۴)

## ۱۸۹۲ء

اسکاچ مشن ہائی اسکول سیالکوٹ سے میٹرک پاس کیا۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۱۴)

## ۱۸۹۳ء

پہلی شادی کریم بی بی سے ہوئی۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکر اقبال۔ ص ۱۳)

## ۱۸۹۵ء

پہلی بیٹی معراج بیگم پیدا ہوئیں۔

(حفیظ ملک۔ اقبال دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان۔ ص ۹)

اسکاچ مشن کالج سیالکوٹ سے سیکنڈ ایئر کا امتحان پاس کیا۔

(حفیظ ملک۔ اقبال دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ص ۱۰)

کالج کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور تشریف لائے۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر ص ۲۴۴)

## ۱۸۹۶ء

انجمن کشمیری مسلمانان لاہور کی پہلی مجلس میں محمد دین فوق کی تحریک پر ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ مصرع اول یہ ہے۔

کیا گردش ایام نے بخشے مجھے محزوں

(عبدالمجید سالک۔ ذکر اقبال۔ ص ۱۸)

## ۱۸۹۷ء

گورنمنٹ کالج لاہور سے امتیازی نمبروں کے ساتھ بی اے پاس کیا۔

عربی میں امتیازی مقام حاصل کرنے پر "خان بہادر جمال الدین" میڈل حاصل کیا۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر ص ۲۴۴)

## ۱۸۹۸ء

دسمبر

لاہور لا اسکول سے قانون کا امتحان دیا اور اصول قانون کے پرچے میں فیل ہو گئے۔

(عبدالمجید سالک - ذکرِ اقبال - ص ۶۵)

اصول قانون کا امتحان دو سال بعد دوبارہ پاس کیا۔

(حفیظ ملک - اقبال دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ص ۱۴)

پہلی بیوی سے بڑے بیٹے آفتاب اقبال پنڈ دادن خان ضلع شاہ پور میں پیدا ہوئے۔

(سید وحید الدین فقیر - روزگار فقیر - ص ۲۴۴)

## ۱۸۹۹ء

امتیازی نمبروں سے ایم - اے پاس کیا اور " خان بہادر شیخ مانک بخش " میڈل حاصل کیا۔

(عبدالمجید سالک - ذکرِ اقبال - ص ۱۷)

۲۸ فروری

مولانا احسن مارہروی سے مرزا داغ دہلوی اور امیر مینائی کی تصویر کے بارے میں ضرورت کا اظہار کیا اور دنیا کے بڑے بڑے شاعروں کے فوٹو جمع کرنے کے شوق کا اظہار کیا۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ - حصہ اول - ص ۳)

## ١٨٩٩ء

مئی

یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں عربی ریڈر کی حیثیت سے تقرر ہوا۔

(حفیظ ملک ۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ۔ ص ۱۳)

## ۱۹۰۰ء

بھاٹی دروازہ لاہور میں سکونت اختیار کی۔

(سید وحیدالدین فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۴۴)

## ۱۹۰۱ء

دوسرے صاحبزادے پیدا ہوئے اور پیدائش کے فوراً بعد انتقال کر گئے۔

(حفیظ ملک ۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ، ص ۱۰)

## ۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۴ء

جنوری

اسلامیہ کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدوں پر فائز رہے۔

(حفیظ ملک ۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ۔ ص ۱۳)

۹ فروری

مشہور رسالے "مخزن" میں پہلی نظم شائع ہوئی۔

(عبدالقوی دریابادی، علامہ اقبال کا انتخاب کلام ص ۹)

"گل رنگین" کے عنوان سے ایک نظم "مخزن" میں چھپی اس میں چھ بند تھے دو حذف کر دیئے گئے متروک بند کا پہلا مصرع یہ تھا۔

"آہ اے گل تجھ میں بھی جو ہر وہی مستور ہے"

(غلام رسول مہر و صادق علی دلاوری کا سرود رفتہ ۔ ص ۹۲)

## ۱۹۰۱ء

ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے امتحان مقابلہ میں شریک ہوئے۔ میڈیکل بورڈ نے (UNFIT) غیر تسلی بخش قرار دیا۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۲۳)

پیسہ اخبار اور کشمیری گزٹ نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاجی نوٹ لکھا۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۲۵)

۲۴ فروری

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے میں اپنی نظم "نالۂ یتیم" پڑھی۔ اس جلسہ کی صدارت مولانا نذیر احمد نے کی۔

(حفیظ ملک۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان۔ ص ۱)

اپریل

لاہور کی ایک مجلس میں بانگِ درا کی پہلی نظم "ہمالہ" پڑھی۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۳۰)

۱۵ ستمبر

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس میں اسلامیہ کالج کو مرکزِ فکر بنایا اور ایک نظم "اسلامیہ کالج کا خطاب پنجاب سے" پڑھی۔

(غلام رسول مہر و صادق علی دلاوری۔ سرودِ رفتہ۔ ص ۳۳)

EARLY PALANTAGENTS اور POLITICAL ECONOMY کی تلخیص و ترجمہ کیا۔

(روزنامہ جنگ، اقبال ایڈیشن، ۲۲ اپریل، ۱۹۶۹ء)

## ۱۹۰۲ء

جنوری

رسالہ مخزن میں "بچوں کی تعلیم و تربیت" پر مضمون لکھا اور تعلیم کے نفسیاتی پہلو بیان کیے۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۳۹)

## ۱۹۰۳ء

معاشیات کے مسائل پر پہلی کتاب "علم الاقتصاد" لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۱۳)

ستمبر

ایک نظم خواجہ نظام الدین اولیاء کے مزار مقدس پر عرس کے موقع پر پڑھی گئی۔ یہ نظم "برگِ گل" کے عنوان سے مخزن میں شائع ہوئی۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگارِ فقیر۔ ص ۲۱۹)

## ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ کی ملازمت سے سبکدوشی پر ایک نظم "نالۂ فراق" لکھی۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۳۲)

(مئی)

نواب کرنل سے سید محمد تقی کے نام خط میں بڑے بھائی کی حراست ختم ہونے کی اطلاع دی اور مقدمے کی بنا، علالت کو قرار دیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۶۸)

## ۱۹۰۵ء

۲۲ فروری

شاطر مدراسی کے اشعار کی داد دیتے ہوئے فرمایا کہ "روح کی اصلی کیفیت غم ہے۔ خوشی ایک عارضی شے ہے"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۳۰۱)

۲۲ فروری

محمد عبدالرحمٰن شاطر مدراسی کے قصیدہ "اعجازِ عشق" پر تقریظ میں فرمایا

## ١٩٠٥ء

"اشعار بلند پایہ اور معنی خیز ہیں۔ بندشیں صاف ستھری ہیں۔ اسلوب نرالا اور صفائی زبان آپکے ہم وطنوں کے لئے سرمایۂ افتخار ہے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ١٧)

٢٣ فروری

بشیر احمد ڈار نے انوارِ اقبال میں ص ١٧ پر جو خط شاطر مدراسی کے نام ٢٢ فروری کا ظاہر کیا ہے۔ اسکی اصل تاریخ ٢٣ فروری ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ٧٠)

١٦ مارچ

شیخ عطاء اللہ نے شاطر مدراسی کے نام جو خط ٢٢ فروری کا اقبالنامہ حصہ دوم میں صفحہ نمبر ٣٠١ پر ظاہر کیا ہے وہ دراصل ١٦ مارچ ١٩٠٥ء کا ہے جسمیں حالی نے شاطر مدراسی کے اشعار پر پسندیدگی کا اظہار کیا آپنے اسکی تصدیق کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ٧٠۔ ٧١)

١٢ ستمبر

مولوی انشاء اللہ خاں کے نام عدن سے یورپ کے سفر کی روداد تحریر فرمائی حضرت نظام الدین اولیا، شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں اور مرزا غالب کے مزارات پر حاضری دینے اور عدن پہنچنے کی اطلاع دی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ٩٢)

١٨ اکتوبر

خواجہ حسن نظامی کو لکھا کہ "قرآن شریف میں جتنی آیات تصوف کے بارے میں ہیں انکی صراحت فرمائیں۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ۔ حصہ دوم۔ ص ٣٥٣)

## سنہ ۱۹۰۵ء

۲۵ر نومبر

سیالکوٹ میں پریکٹس کی۔

(عاشق حسین بٹالوی - اقبال کے آخری دو سال ص ۱۰)

مذکورہ تاریخ تک گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ہے۔

(عبدالمجید سالک - ذکر اقبال - ص ۱۹)

یورپ روانہ ہوئے اور کیمبرج یونیورسٹی، ٹرینٹی کالج میں داخل ہوئے۔

(عبدالمجید سالک - ذکر اقبال - ص ۴۵)

## سنہ ۱۹۰۷ء

۹ر اپریل

عطیہ بیگم فیضی کو فراس کاٹی (FRAS CATI) میں رات کے کھانے پر مدعو کیا۔

(عطیہ بیگم - اقبال - ص ۹)

۱۵ر اپریل

عطیہ بیگم کی دعوت میں شریک ہوئے جس میں مس لیوی اور مس سلوسٹر بھی شریک تھیں۔

(عطیہ بیگم - اقبال - ص ۱۱)

۲۵ر نومبر

مولوی انشاءاللہ خاں کے نام کیمبرج سے ایک خط میں عدن سے نہر سویز، پورٹ سعید، بحیرۂ روم مارسیلز ہوتے ہوئے لندن پہنچنے کی روداد اور ایک نظم ارسال کی۔ جسکے کچھ اشعار بانگ درا میں شامل ہیں۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال - ص ۲۳-۳۲)

# ۱۹۰۷ء

**۲۲ر اپریل**

عطیہ بیگم کے ہمراہ کیمبرج گئے

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ ص ۸۰)

**یکم جون**

پروفیسر آرنلڈ کی دعوت پر کیمبرج میں پکنک ہوئی موت و حیات پر بحث کے دوران فرمایا " زندگی موت کی ابتدا ہے اور موت زندگی کا آغاز ہے " اس فقرے پر بحث تمام کر دی گئی۔

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ ص ۸۰)

**۲۳ر جولائی**

لندن میں ایک علمی مذاکرہ منعقد ہوا اس میں لندن میں مقیم ہندوستانیوں نے شرکت کی۔ اقبال کی نظمیں گائی گئیں پر بیشور لال نے مخزن کے مضامین و خطوط سنائے۔

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ ص ۱۸)

**۶ر اگست**

عطیہ بیگم فیضی کو تین ہفتے کے قیام، ہائیڈلبرگ، میونخ اور پیراگ کی لائبریریوں اور عجائب گھروں کی سیر کی دعوت دی۔ جو قبول کی گئی۔

(عطیہ بیگم، اقبال۔ ص ۸۵)

**۲۸ر اگست**

میونخ میں قیام رہا۔ جرمنی کے شہروں میں میونخ سب سے زیادہ پسند تھا فرمایا " میونخ موسیقی و شاعری کا مجسم تخیل ہے "

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ ترجمہ ضیاالدین برنی۔ ص ۴۲)

**۳۰ر اگست**

ہائیڈلبرگ میں چاندنی رات میں کشتی رانی کی ریس میں جوش و خروش

## ۱۹۰۷ء

سے حصہ لیا۔

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ مترجمہ ضیاء الدین برنی، ص ۹۵)

۴ ستمبر

ایڈیلبرگ میں صبح کا وقت ایک باغ میں گزارا ہر ایک نے خود کھانا تیار کیا جو جانچا اور پرکھا گیا۔ انہوں نے ہندوستانی طرز کا کھانا پکایا۔ عطیہ فیضی کو رخصت کرتے ہوئے اقبال نے ایک نظم گائی اور شرکا نے کورس میں ساتھ دیا۔

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ ص ۹۷)

میونخ کی طرف کوچ کیا تو فراؤلائین ویگے ناست۔ سینے شیل اور کارڈینا کے ساتھ عطیہ بیگم نے رخصت کیا۔

(عطیہ بیگم۔ اقبال۔ ص ۱۱۹)

۱۱ ستمبر

علی بخش (ملازم) کو مشورہ دیا "شادی کرنا عین ثواب ہے۔ اگر بیوی آسودہ رہ سکے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہ کر سکتا ہو تو وہ شادی کر کے نہ صرف اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے بلکہ ایک بے گناہ کو بھی لے ڈوبتا ہے"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ۔ حصہ دوم۔ ص ۲۹۶)

۴ نومبر

تحقیقی مقالہ پر DOCTORIS PHLIOSOPHILE GRADUM.

اعزاز عطا ہوا۔ یہ مقالہ ڈاکٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔

(ضیاء ملک۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ص ۱۹)

## ۱۹۰۸ء

اقبال کی شاعری کا دوسرا دور ختم ہوا۔

## ۱۹۰۸ء

DEVELOPMENT OF METAPHYSICS IN PERSIA.

پہلی بار لندن سے شائع ہوئی اور لندن سے وطن واپس آ گئے۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۱۲)

جولائی

بیرسٹرایٹ لاء کی ڈگری LINCOLN'S INN. لندن سے حاصل کی۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۱۲)

۲۹/اگست

شاطر مدراسی کے نام خط میں سید میر حسن پروفیسر عربی سکاچ مشن کالج سیالکوٹ سے اکتساب فیض کا اعتراف کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۷۳)

۲۲/اکتوبر

چیف کورٹ میں اپنا نام وکلاء کی فہرست میں درج کرنے کی درخواست دی۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکر اقبال۔ ص ۶۵)

لاہور میں بیرسٹری شروع کی۔ انارکلی میں قیام کیا۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۲۵)

## ۱۹۰۹ء

دوسرا نکاح سردار بیگم سے ہوا۔ رخصتی عمل میں نہیں آئی۔

(ملک حفیظ۔ دی پورٹ آف لاسفر آف پاکستان۔ ص ۲۴)

## ۱۹۰۹ء

۴ر جنوری

تلوک چند محروم کی نظم گوئی کے بارے میں فرمایا "میں آپ کی نظمیں مخزن میں پڑھتا رہا ہوں، ماشاء اللہ خوب طبیعت پائی ہے مجھے یقین ہے کہ تھوڑے عرصے میں تمام شعر کہنے والوں میں آپ کا نمبر اوّل ہوگا"

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال - ص ۲۲۶)

۱۴ر جنوری

حلقہ نظام المشائخ میں اپنی شمولیت کا اعلان خواجہ حسن نظامی کے نام ایک خط میں کیا۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبالنامہ - حصہ دوم - ص ۳۶۳)

۱۰ر اپریل

شیخ عطاء اللہ صاحب کی تصنیف "شہادت الفرقان علی جمع القرآن" کے بارے میں فرمایا "یہ چھوٹا رسالہ لاجواب ہے اور میں اس کے طرزِ استدلال کو نہایت پسند کرتا ہوں۔"

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال - ص ۱۸۷)

۱۴ر جون

انجمن کشمیری مسلمانان ہند کے جلسے میں پڑھی ہوئی نظمیں کشمیری میگزین میں شائع ہوئیں۔

(عبدالمجید سالک - ذکرِ اقبال - ص ۷۹)

قومی زندگی - لاہور: لال چند فلک چندے ماترم بک ایجنسی سے شائع ہوئی۔

(روزنامہ جنگ - اقبال ایڈیشن، نومبر ۱۹۷۷ء)

## ۱۹۱۰ء

پہلی بار حیدرآباد دکن گئے۔

(نظیر حیدرآبادی۔ اقبال اور حیدرآباد۔ ص ۱۷)

مارچ

مہاراجہ (دکن) کی مہمان نوازی سے فیض یاب ہوئے۔

(سید محی الدین قادری زور۔ شاد اقبال۔ ص ۹ )

۳۰ مارچ

سید رضا علی وحشت کی شاعری پر تبصرہ کیا۔ "آپکی مضمون آفرینی اور ترکیبوں کی چستی خاص طور پر قابل داد ہیں۔ فارسی کلام بھی آپکی طباعی کا ایک عمدہ نمونہ ہے شعر کا بڑا خاصہ یہ ہے کہ ایک مستقل اثر پڑھنے والے کے دل پر چھوڑ جائے اور یہ بات آپکے کلام میں بدرجہ اتم موجود ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۱۰)

۱۷ مئی

اسلم جیراجپوری کے نام خط میں لکھا "میں نے ایک تاریخ تصوف کی لکھنی شروع کی تھی" اس سے اندازہ ہوا کہ رجحان تصوف کی طرف تھا۔

(قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی۔ اقبالیات کا تنقیدی جائزہ۔ ص ۴۵)

## ۱۹۱۱ء

گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۳۵ )

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے میں مشہور نظم "شکوہ" پڑھی

## سنہ ۱۹۱۱ء

اور بے صد جانب ہاں آپکے والدِ محترم جلسہ گاہ میں موجود تھے اور زار و قطار رو رہے تھے۔

(سید وحید الدین فقیر ۔ روزگارِ فقیر ۔ ص ۱۲۳)

دہلی میں انکے اعترافِ کمال کے سلسلہ میں آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ اسکی صدارت شاہ سلیمان پھلواری نے کی۔ جلسہ میں اقبال کی گلپوشی کی رسم مولانا شبلی نعمانی نے ادا کی۔

(نظیر حیدرآبادی ۔ اقبال اور حیدرآباد۔ ص ۱۰۰)

یکم فروری

موچی دروازہ پر منعقدہ ایک جلسے میں شہنشاہ انگلستان پر اظہار اعتماد کیا۔

(زمیندار : ۳ ۔ ۶ فروری ۱۹۱۲ء)

۱۵ر اپریل

مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر غور و خوض کے لئے ایک انجمن "پنجاب پروونشیل ایجوکیشنل کانفرنس قائم ہوئی۔ جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے انکے دستخطوں سے اس پہلے اجلاس کی روداد جاری ہوئی۔

(بشیر احمد ڈار ۔ انوارِ اقبال ۔ ص ۲۹۶)

۶ر اکتوبر

لسان العصر اکبر الٰہ آبادی کا سے اظہارِ عقیدت فرماتے ہوئے کہا "مجھے یہ سُن کر مسرت ہوتی ہے کہ آپ میرے اشعار پسند فرماتے ہیں۔"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبالنامہ حصہ دوم ۔ ص ۳۱)

## سنہ ۱۹۱۲ء

"یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے" پیسہ اخبار میں شائع ہوئی۔

(عبدالمجید سالک ۔ ذکرِ اقبال ۔ ص ۸۳)

## ۱۹۱۲ء

"نگاہ عشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر" پیسہ اخبار میں شائع ہوئی۔

(عبدالقوی دریابادی۔ نقش اقبال مع انتخاب کلام۔ ص ۹۷)

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ منعقدہ ریواز ہوسٹل میں لاکھوں کے مجمع میں "شمع و شاعر" سنائی اور بے حد داد پائی۔

(عبدالقوی دریابادی۔ نقش اقبال مع انتخاب کلام۔ ص ۹۷)

۱۸ فروری

مسٹر گوکھلے کے مسودے تعلیم لازمی کی تائید میں تقریر کی۔

(زمیندار۔ ۲ فروری ۱۹۱۲ء)

۷ مارچ

محمد دین فوق کو انجمن کشمیری مسلمانان لاہور کے سیکرٹری کی حیثیت سے کشمیری زمینداروں کی مکمل تفصیلات پر مبنی ایک نقل فراہم کرنے کی ہدایت کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۵۸)

۳۰ جولائی

پبلک لائف کو خیرباد کہہ دیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۷)

## ۱۹۱۳ء

حکیم نورالدین کے مشورہ پر سردار بیگم سے دوبارہ نکاح کیا۔ اور رخصتی عمل میں آئی۔

(حفیظ ملک۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان۔ ص ۲۵)

اسرار خودی مکمل ہوئی اور رموز بے خودی لکھنی شروع کی۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکر اقبال۔ ص ۱۰۳)

## سنہ ۱۹۱۳ء

"فریادِ اُمت" لاہور سے شیخ مبارک علی اور مرغوب ایجنسی نے ایک ساتھ شائع کی۔

(رفیع الدین ہاشمی کتابیات اقبال - ص ۱۴)

"تاریخ ہند" لالہ رام پرشاد کے تعاون سے تالیف کی یہ لاہور سے منشی گلاب سنگھ نے شائع کی۔

(رفیع الدین ہاشمی - کتابیات اقبال - ص ۴۷)

۱۴ر جنوری

محمد دین فوق کی تحریک پر اسلامی تصورات کے متعلق خیالات "مسلمانوں کا امتحان" کے عنوان سے کشمیری میگزین میں شائع ہوئے۔

(بشیر احمد ڈار ، انوار اقبال - ص ۲۷۸)

(جولائی)

خواجہ حسن نظامی نے ہفت روزہ "توحید" کا خواجہ نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا تین مصنفین عبدالحلیم شرر، اکبر الٰہ آبادی اور آپ نامزد مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال ص ۱۱۲ - ۱۱۳)

۱۱ر ستمبر

مرزا جلال الدین کے مقدمہ کی پیروی کے لئے کانپور تشریف لے گئے۔

(عبدالمجید سالک - ذکر اقبال - ص ۸۲)

## ۱۹۱۴ء

تاریخ ہند، لالہ رام پرشاد کے تعاون سے مرتب کی جو امرتسر سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۲۲)

"اقبال کے خطوط جناح کے نام" عبدالرحمٰن سعید نے مرتب کر کے شائع کیے۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۳۰)

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں مولانا گرامی اور ذوالفقار علی خاں کی موجودگی میں سادہ و سلیس زبان میں فلسفۂ خودی بیان فرمایا اور مثنوی اسرار خودی سے چند اشعار سنائے۔

(عبدالمجید سالک ۔ ذکر اقبال ۔ ص ۸۴)

بڑی صاحبزادی معراج بیگم کا انتقال ہو گیا۔

(حفیظ ملک ۔ دی پولیٹیکل فلاسفرز آف پاکستان ۔ ص ۱۰)

اقبال ہند: تاریخ ہند کا سوالاً جواباً خلاصہ لالہ رام پرشاد کے تعاون سے تالیف کی یہ امرتسر سے دریبی داس اینڈ سنز نے شائع کی۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ کتابیات اقبال ۔ ص ۴۷)

۱۰ فروری

سردار امیر احمد خاں کے نام خط میں انکے دوست کی انگلستان روانگی کے لئے کچھ ضوابط کا ذکر کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ۔ ص ۱۴۳)

۱۰ جولائی

مولوی سراج الدین پال سے مسلمانوں کی حالت پر افسوس کا اظہار کیا فرمایا:

## ۱۹۱۴ء

"حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالٰی کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے افسوس ہے کہ مسلمان مردہ ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ اوّل۔ ص ۴۴)

۱۳ر جولائی

مثنوی پس چہ باید کرد کے بارے میں فرمایا "خیالات کے اعتبار سے مشرق و مغربی لٹریچر میں یہ مثنوی بالکل نئی ہے" اور ساتھ ہی ساتھ شیخ غلام قادر گرامی سے مشورہ طلب کیا۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۹۸)

۹ر نومبر

والدہ ماجدہ محترمہ امام بی بی نے رحلت فرمائی۔

(سید وحیدالدین فقیر: روزگارِ فقیر جلد اوّل۔ ص ۱۹۶)



## ۱۹۱۵ء

"اسرارِ خودی" یونین اسٹیم پریس لاہور سے پہلی بار شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۲)

۱۸ر جنوری

شیخ غلام قادر گرامی کے نام خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو اشعار لکھنے سے دل برداشتہ ہوتے جاتے تھے اور فارسی کی طرف زیادہ میلان ہوتا جاتا تھا۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۹۸)

۲۵ر جنوری

مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی کی کتاب "قواعدِ اردو" کے بارے میں فرمایا "اردو زبان میں یا اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے اور مجھے یقین ہے کہ بچوں کے لئے اس سے بہتر

# ۱۹۱۵ء

کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔ انگریزی گرامر سے اردو کی مماثلت جو خود بخود پیدا ہو گئی ہے وہ انگریزی پڑھنے والے طلبار کے لئے اور بھی آسانی پیدا کر دیگی۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۹۳)

۲۸ر جنوری

غلام قادر گرامی کی غزل پر داد دیتے ہوئے فرمایا "گرامی معجز نگار ہندوستان کے لئے سرمایۂ ناز ہے آج ایران میں بھی ایسا سحر طراز نہ ہوگا۔"

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۱۰۱)

۱۷ر اپریل

ضیار الدین برنی نے اپنی کتاب "کلید اخبار بینی" کو اقبال کے نام معنون کرنے کی اجازت چاہی تھی انہوں نے جواب دیا۔ "مجھے اس قسم کے نام و نمود سے قطعی اجتناب ہے مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے معاف فرمادیں گے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۴۱)

۳۰ر اپریل

ضیار الدین برنی کو "کلید اخبار بینی" معنون کرنے کی اجازت اس صورت میں دی کہ پہلے کتاب دیکھ لی جائے۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۴۲)

۲۲ر مئی

ضیار الدین برنی کو لکھا "آپکی کتاب مفید ثابت ہوگی۔ اردو خوانوں کے لئے بالخصوص اس قسم کی کتاب کی ضرورت تھی۔ شوق سے ڈیڈیکیٹ کیجیے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال ص ۱۴۲،۱۴۳)

۲۳ر جولائی

محمد دین فوق کے کشمیری میگزین ۱۰ اپریل ۱۹۰۹ء کا وہ شمارہ جس میں انکے

حالات شائع ہوئے تھے طلب کیا۔

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال - ص ۶۰)

۱۸ اکتوبر

لسان العصر اکبر الٰہ آبادی کو لکھا "آپ کے خط سے مزید غور و فکر کی راہیں نکلتی ہیں۔ مذہب بغیر قوت کے ایک فلسفہ ہے مثنوی لکھنے کے لئے یہی خیال محرک ہوا"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ۔ ۴۴)

۲۵ اکتوبر

اکبر الٰہ آبادی سے فرمایا "یہاں لاہور میں ضروریاتِ اسلامی سے ایک متنفس بھی آگاہ نہیں۔ پنجاب میں علماء کا پیدا ہونا بند ہو گیا ہے چند صوفیا کی دکانیں ہیں مگر متاعِ اسلامی کی متاع نہیں بکتی"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۴۷)

۳۰ اکتوبر

ضیاء الدین برنی نے تصوف پر ایک مضمون لکھا اقبال سے نظرِ ثانی چاہی انہوں نے معذرت کے ساتھ تاریخ تصوف پر لکھنے کا مشورہ دیا اور فرمایا "تصوف کی کتاب پر نظرِ ثانی کے لئے میں کسی طرح اہل نہیں کیونکہ مجھے تصوف سے معمولی واقفیت ہے۔ اس مقام کے لئے موزوں تر آدمی خواجہ حسن نظامی ہیں"

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال ۔ ص ۱۴۳)

۱۳ نومبر

مدیر پیغامِ صلح کے نام خط میں قادیانیت کی حمایت کی تردید کی۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوطِ اقبال ۔ ص ۱۲۴-۱۲۶)

۳۰ دسمبر

خواجہ حسن نظامی کے نام خط میں "اسرارِ خودی" کے سلسلہ میں اپنے موقف کی وضاحت

## سنہ ۱۹۱۵ء

کی اور تصوف، توحید، وحدت الوجود پر سیر حاصل بحث کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال، ص ۱۱۴-۱۱۹)

## سنہ ۱۹۱۶ء

کریم بی بی پہلی اہلیہ سے علیحدگی ہو گئی مگر اقبال ان کی کفالت کرتے رہے۔

(حنیف ملک۔ اقبال دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ص ۱۰)

۲۴ فروری

اسرار خودی کی طباعت کے بعد خواجہ حسن نظامی نے مسئلہ وحدت الوجود کے متعلق خیالات سے شدید اختلاف کیا اور "ڈاکٹر اقبال کے آٹھ سوالات" کے عنوان سے کچھ الزامات عائد کئے۔ انہیں الزامات کی تردید و وضاحت شاہ احمد پھلواری کے نام خط میں کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۴۴-۱۴۸)

۱۳ مئی

قاضی عبدالرحمن کو "شان ہلال" کی تاریخ کے بارے میں خط لکھا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول ص ۳۳۶-۳۴)

۲۸ جون

اسرار خودی کے معترضین کے جواب میں اقبال کا ایک مضمون "علم ظاہر و علم باطن" اخبار "وکیل" امرتسر میں شائع ہوا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۶۸)

۱۰ جولائی

سید فصیح اللہ کاظمی کے نام خط میں تصوف پر روشنی ڈالی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۲۷-۱۳۰)

۱۴ جولائی

تصوف کے بارے میں مزید فرمایا۔ تصوف کے متعلق میں خود لکھ رہا ہوں مگر

## ۱۹۱۶ء

نزدیک حافظ کی شاعری نے بالخصوص اور عجمی شاعری نے بالعموم مسلمانوں کی سیرت اور عام زندگی پر نہایت مذموم اثر کیا ہے۔ مجھے امید تھی کہ لوگ مخالفت کریں گے لیکن میرا ایمان گوارا نہیں کرتا کہ حق بات نہ کہوں۔"

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ص ۱۲۷۔۱۲۸)

**یکم نومبر**

سید سلیمان ندوی کو اورینٹل کالج لاہور میں ہیڈ پرشین ٹیچر کی آسامی کی پیش کش کی جو نامنظور ہوئی۔

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ۔ ص ۴۳۰)

**۱۲ر نومبر**

سید سلیمان ندوی کی غزل پر داد دیتے ہوئے فرمایا: "آپ کی غزل لاجواب ہے اللہ تعالیٰ دارالمصنفین کے کام میں برکت دے اور آپ کا وجود مسلمانوں کے لئے مفید ثابت کرے۔"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ص ۴۶)

## ۱۹۱۷ء

**۲۶ر جنوری**

خواجہ حسن نظامی کی کتاب "خانہ داری" کے بارے میں فرمایا: "اردو لکھنے والوں میں آپ کی روش سب سے نرالی ہے مجھ کو یقین ہے کہ نثر اردو کے آئندہ مورخین آپ کی ادبی خدمات کا خاص طور پر اعتراف کریں گے یہ کتاب دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی ہے۔ عام تمدنی، سیاسی و مذہبی مسائل کو سمجھانے کے لئے خط و کتابت کا طریقہ نہایت موزوں ہے۔"

(بشیر احمد ڈار ۔ انوار اقبال ۔ ص ۴۔۵)

## سنہ ۱۹۱۷ء

**۱۲ر فروری**

سید ہاشم بلگرامی کے انتقال کے بعد انکی جگہ اقبال کا نام تجویز کیا گیا آپ نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۱۱۲)

**۱۹ر فروری**

حضرت امام حسینؓ کے واقعہ شہادت کا تاریخی مفہوم نظم کر کے چند اشعار بغرض تصحیح مولانا شیخ عبدالقادر گرامی کو بھیجے۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۱۱۳)

**۲۳ر فروری**

سید فصیح اللہ کاظمی پر LIBLE کا مقدمہ قائم ہونے لگا تو مدد کی درخواست کی آپ نے فرمایا "جس تحریر کی بناء پر وہ آپ پر لائبل کا مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہیں میری نظر سے نہیں گزری۔ آپ کے پاس "پیام امید" کی وہ اشاعت ہو تو بھیج دیں میں بڑی خوشی سے اپنے علم اور سمجھ کے مطابق رائے دونگا۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۳۹)

**۶ر مارچ**

محمد دین فوق سے منشی قمرالدین کی شکایت کی جنہوں نے انکی نظموں کا مجموعہ بغیر اجازت شائع کر دیا تھا اور انپر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۹۳)

**۲۰ر مارچ**

"دنیا کی قوتوں کو سمجھنا اور انکو قابو میں لانا چاہیئے" اس مضمون پر چند اشعار مولانا عبدالقادر گرامی کو بغرض تصحیح بھیجے۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۱۱۶)

## ۱۹۱۷ء

۳ر مئی

بیگم عبدالقادر گرامی کی علالت پر تسلی دی اور اسرار و رموز کے چند اشعار انکی خدمت میں ارسال کئے۔

(محمد عبداللہ قریشی: مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۱۱۹)

۷ر مئی

مولانا عبدالقادر گرامی کے نام خط میں ان خیالات کا اظہار کیا کہ "زندگی سحر و شام کی تعداد کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ اسکا معیار سعی پیہم ہے۔"

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۱۲۰)

۲۱ر مئی

مثنوی رموز بے خودی پر عبدالقادر گرامی سے تقریظ لکھنے کی فرمائش کی۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص۔ ۱۲۱)

۸ر جون

کشمیر اور سابل کشمیر پر محمد دین فوق کی کتابوں کو سراہا اور "کشمیر کی قبر پرستی" کے عنوان پر لکھنے کی ہدایت کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۶۵)

۲۸ر جون

حضرت فاطمہ زہراؓ پر دو شعر برائے اصلاح گرامی کی خدمت میں بھیجے انکے مشورے سے تبدیلی کی۔ یہ اسرار و رموز کے صفحہ ۱۸۰ پر درج ہیں۔

(محمد عبداللہ قریشی، مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۱۲۳)

یکم جولائی

مثنوی رموز بے خودی کے مکمل ہونے کی اطلاع دی، تیسرے حصے کے مضامین

## ۱۹۱۷ء

الٹ نے کا اظہار کیا اسکا نام "حیات مستقبلہ اسلامیہ" تجویز کیا۔ مگر یہ حصہ لکھا نہیں گیا۔

(محمد عبداللہ قریشی / مکاتیب اقبال بنام گرامی / ص ۱۲۶)

۶ر جولائی

حضرت فاطمۃ الزہرا کی اطاعت گزاری یا تربیت اولاد کے بارے میں کسی دلگداز روایت کا استفسار کیا۔

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ص ۱۲۸)

۱۹ر جولائی

اگست میں حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ۱۳۰)

۱۴ر اگست

سر اکبر حیدری نے قانون کی پروفیسری کی پیش کش کی۔

(محی الدین قادری زور - شاد اقبال - ص ۹)

۱۵ر اگست

ایک مختصر مضمون "رسول اللہ صلعم فن شعر کے معبر کی حیثیت میں" لکھا۔

(عبدالمجید سالک - ذکر اقبال - ص ۸۷)

۱۸ر اگست

حیدرآباد (دکن) میں اپنے ملازم ہونے کی تردید کی اور اسکی تشہیر کو ناپسند فرمایا۔

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ص ۱۳۳)

۳ر ستمبر

اسرار و رموز کے دوسرے حصے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

"میرا مقصد کچھ شاعری نہیں بلکہ یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں وہ اسباب

## ۱۹۱۷ء

[illegible] پیدا ہو جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا خاصہ ہے۔ اس قسم کے اشعار لکھنے سے غرض عبادت ہے نہ کہ شہرت۔

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی، ص ۱۳۶)

۲۱ اکتوبر

ڈاکٹر مظفر الدین قریشی کے نام خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر درد گردہ کا دورہ پڑا اور بصارت کی کمزوری کے باعث جاوید اقبال و دیگر احباب سے خطوط لکھوائے۔

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال، ص ۱۲۱)

## ۱۹۱۸ء

رموزِ بیخودی پہلی بار شائع ہوئی۔

(نذیر احمد - اقبال کے صنائع بدائع، ص ۱۴)

انگلستان جانے والے کانگریس وفد کے رکن منتخب ہوئے۔

(عاشق حسین بٹالوی - اقبال کے آخری دو سال، ص ۱۴۰)

۱۱ جنوری

خواجہ حسن نظامی کے نام خط میں "ستارۂ صبح" کے مضامین سے اپنی برأت کا اظہار کیا اور فرمایا "جن لوگوں کے عقائد اور عمل کا ماخذ کتاب و سنت ہے۔ اقبال انکے قدموں پر پڑا ہے تو کیا سر رکھنے کو تیار ہے" اس عبارت سے خواجہ حسن نظامی کی غلط فہمی دور ہو گئی۔

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال، ص ۱۸۶)

۱۵ جنوری

محبت و الفت کے مسئلہ پر مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی سے فرمایا "محبت و الفت رسل و رسائل کی محتاج نہیں بلکہ زیارت ظاہری سے بھی آزاد ہے۔ اسکے لئے لکھتا ہوں

## سنہ ۱۹۱۸ء

کا ایک نکتہ پر مجھے رہنا کافی ہے۔"

(بشیر احمد ڈار ۔ انوار اقبال ۔ ص ۲۱۵)

۲۰ جنوری

کشن پرشاد کے کلام میں مولوی ظفر اللہ خاں کے بیجا تصرف پر اظہار حیرت کیا اور ناپسند فرمایا۔

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ دوم ۔ ص ۱۸۹)

۲۸ اپریل

سید سلیمان ندوی کے نام خط میں "رموز بے خودی" پر تبصرہ کا شکریہ اور معارف کی تعریف کی اور فرمایا "اقبال آپ کی تنقید سے مستفید ہوگا۔ معارف ایک ایسا رسالہ ہے جسے پڑھنے سے حرارت ایمانی میں ترقی ہوتی ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ص ۸۰)

۱۰ مئی

سید سلیمان ندوی کے تبصرہ رموز بے خودی مطبوعہ معارف کے بارے میں لکھا۔ "صحت الفاظ و محاورات کے بارے میں جو کچھ آپ نے لکھا ضرور درست ہوگا۔ اگر آپ ان لغزشوں کے بارے میں بھی توجہ فرماتے تو میرے لئے آپ کا ریویو زیادہ مفید ہوتا۔ اگر آپ نے غلط الفاظ و محاورات نوٹ کئے ہیں تو مہربانی کرکے مجھے ان سے آگاہ کیجئے کہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو جائے۔"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ۔ ص ۸۲)

۱۱ جون

اکبر الہ آبادی کو اسرار خودی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ "اسرار خودی لٹریری نصب العین کی تنقید تھی۔ اسلامی تصوف دل میں قوت پیدا کرتا ہے اور اس قوت کا اثر لٹریچر پر ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا تمام لٹریچر قابل اصلاح ہے۔ ایرانیت اسلام کا دشمن

## ۱۹۱۸ء

سائنس جیسی ہے بلکہ یورپ کا نیشنلزم ہے۔ مذہب اسلام کا ایک نہایت ضروری پہلو قومیت ہے۔ جس کا مرکز کعبۃ اللہ ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم ص ۱۴۳ تا ۱۴۸)

سرکشن پرشاد سے تہجد کی نماز پابندی سے ادا کرنے کا ذکر کیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۱۹۳)

۲ر جولائی

بیرسٹر میاں شاہنواز کو جسٹس شاہ دین ہمایوں کی وفات پر ایک شعر بھیجا۔

"دوش بر خاک ہمایوں بلبلے نالید گفت
اندریں ویرانہ ما ہم آشنائے داشتیم"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۳۱)

ستمبر

رسالہ زمانہ میں "رموز بے خودی" پر تبصرہ شائع ہوا۔ جو انکی نظر سے بھی گزرا۔

(قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی۔ اقبالیات کا تنقیدی جائزہ۔ ص ۱۴۲)

۱۳ر اکتوبر

مسلمان کے بارے میں فرمایا۔ "مسلم تو وہ خاک جیسی کرخاک اسے جذب کر سکے یہ ایک قوت نورانیہ ہے کہ جامع ہے جواہر موسویت و ابراہیمیت کی۔ جو قوت جامع اضداد ہو اُسے کون جذب کر سکتا ہے۔ مسلم کو موت نہیں چھو سکتی"

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۱۴۰)

۱۴ر دسمبر

مولوی نجم الغنی رامپوری کی تصنیف "اخبار الصنادید" کو سراہا۔ قوم افغان کی اصلیت بیان کرنے پر موصوف کی تعریف کی اور اس امکان کا اظہار کیا کہ افغان کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی اصل کے موجود ہیں۔ یہ تحقیق بار آور ہو گی نیز افاغنہ کو اسرائیل

## سنہ ۱۹۱۸ء

اور صلہ اقتدار دیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۰۳)

۱۹ / دسمبر

رسالہ "نظام" کے اجراء پر محمد دین فوق کو مبارک باد دی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۲)

## سنہ ۱۹۱۹ء

۳ / جنوری

شیخ عطاء اللہ نے یہ خط جس میں شاعری کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا ہے ۳ / جنوری سنہ ۱۹۳۶ء میں درج کیا ہے جو درست نہیں۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۳۳)

۶ / جنوری

سید شوکت حسین سے ایک پرانی نظم کے بارے میں فرمایا۔ "کسی پرانی نظم کو ٹھیک کر کے نئے سانچے میں ڈھالنے کی نسبت نئی نظم کہہ لینا کہیں زیادہ آسان ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال ص ۱۳۴)

۳ / فروری

ڈاکٹر محمد حسین سے ان کے بھائی کے انتقال پر فرمایا "دل میں درد ہو تو اس کے اظہار کا بہترین طریق شعر ہے۔ قطعۂ تاریخ عرض کرتا ہوں اُسے مزار پر کندہ کرا لیجئے مادۂ تاریخ الہامی ہے۔

سیّد والا نسب نادر حسین ❊ در رہِ صدق و صفا جولانگرے
چوں جدا خود از جہاں ظلم رفت ❊ آں گروہِ صادقاں را سرورے

## ۱۹۱۹ء

گفت ہاتف مصرعۂ سال رحیل ÷ کشت سید را یزیدے کافرے

۱۳۳۷ھ

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۱۳۶۔ ۱۳۷)

۲۹ مارچ

حاجی محمد احمد خاں سیتاپوری سے فرمایا۔ "شاعر کے لٹریری اور پرائیوٹ خطوط اسکے کلام پر روشنی پڑتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کے شعراء کے خطوط شائع کرنا لٹریری اعتبار سے مفید ہے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال ص۔ ۱۱ )

(مئی)

اراکین انجمن کشمیری مسلمانان کے نام ایک خط میں انجمن کی از سر نو تجدید کے سلسلہ میں بعض اہم وضاحتیں کیں۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۱۰۶۔ ۱۰۹)

۱۶ جولائی ۱۹۱۹ء

شیخ اعجاز احمد کے بی۔ اے کرنے پر اپنے والد کے نام خط میں دریافت کیا۔ "انکی طبیعت کا میلان کدھر ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص۔ ۱۳۹)

۱۳ نومبر

علی برادران کے ایماء پر انجمن حمایت اسلام کی مجلس عمل کا ایک اجلاس زیر صدارت نواب ذوالفقار علیخاں منعقد ہوا۔ اسمیں افتتاحی خطبہ پڑھا۔

(زمیندار۔ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء )

۲۲ نومبر

سید حمت اللہ شاہ کو لکھا۔

## ۱۹۱۹ء

گماں مبر کہ بہ پایاں رسید کارِ مغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

(رفیع الدین ہاشمی - خطوطِ اقبال ص ۱۳۸)

دسمبر

مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو نے انہیں ترکِ موالات پر آمادہ کرنا چاہا مگر ناکام رہے۔

(عاشق حسین بٹالوی - اقبال کے آخری دو سال ص ۱۱۷)

۱۵ دسمبر

۱۹۱۸ء کی جنگ کے خاتمے پر جشنِ صلح کی تیاریاں کی گئیں لیکن لاہور کے مسلمانوں نے جشن میں شرکت نہ کرنے کی قرارداد منظور کی اس میں اقبال بھی موجود تھے۔

(رئیس احمد جعفری - اقبال اور سیاستِ ملی ص ۱۰۱)

۲۲ دسمبر

ضیاء الدین برنی کی خواہش پر مجموعۂ کلام مرتب کرنے کی اطلاع دی۔

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال - ص ۱۴۵)

## ۱۹۲۰ء

ضلع اٹک سے انتخاب میں منتخب ہوئے مگر انتخابی عذرداری منظور ہونے پر برطرف کر دیئے گئے۔

(عاشق حسین بٹالوی - اقبال کے آخری دو سال ص ۱۳۱)

سید عبدالقادر نے "جذباتِ اقبال" مرتب کی جو لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید - ببلیوگرافی آف اقبال - ص ۳)

نکلسن نے اسرارِ خودی کا انگریزی ترجمہ کیا اس پر انگلستان، امریکہ اور جرمنی میں تبصرے شائع ہوئے۔

(سید وحید الدین فقیر - روزگارِ فقیر - ص ۱۲۷)

# ۱۹۲۰ء

ناگپور میں کانگریس کے اجلاس میں شریک ہوئے۔

(عاشق حسین بٹالوی۔ اقبال کے آخری دو سال ص ۱۲۰)

۳ مارچ

۷ مارچ تک دہلی میں قیام کی اطلاع شیخ اعجاز احمد کو دی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص۔ ۱۳۱)

۱۳ مارچ

محمد دین فوق کی تصنیف "حریت اسلام" کو اسلامی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ قرار دیا۔

(شیخ عطا اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۲۷۰)

۱۱ جولائی

ایک مقدمے کے سلسلہ میں منشی سراج دین کو تلقین کی کہ "اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ وہ مسلمانوں کی آخری امید ہے۔ درود شریف پڑھنے سے غفلت نہ کریں۔ اس زمانے کے مسلمانوں کے لئے یہ بات خاص کر حل المشکلات ہے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۹۰)

۱۴ جولائی

ٹانگ میں درد کی شکایت اور اُسکا علاج شروع کرنے کی اطلاع دی۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۱۷۵)

۳ ستمبر

شاہ اسد الرحمٰن قدسی کو لکھا "گل حسن شاہ قریباً ایک سال ہوا رحلت فرما گئے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص۔ ۱۳۶)

# ۱۹۲۱ء

۷؍ستمبر

وحید احمد مدیر نقیب کو حسب ذیل رباعی بھیجی

تو اے کودک منش خود را ادب کن — مسلمان زادہ؟ ترک نسب کن
برنگ احمر و خون و رگ و پوست — عرب نازد اگر، ترک عرب کن

اور فرمایا "اس زمانے میں اسلام اور اسلامیوں کا سب سے بڑا دشمن نسلی امتیاز و ملکی قومیت کا خیال ہے۔ یورپ کی آب و ہوا نے مجھے مسلمان کر دیا۔ معلوم نہیں میری تحریروں نے اوروں پر اثر کیا یا نہیں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس خیال نے میری زندگی پر حیرت انگیز اثر کیا ہے۔"

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال ص ۱۶۹-۷۰)

۱۳؍ستمبر

اکبر الہ آبادی کی رحلت پر انکے فرزند عشرت حسین کو تعزیتی خط لکھا اور اکبر کے بارے میں فرمایا۔ "ہندوستان اور بالخصوص مسلمانوں میں مرحوم کی شخصیت قریباً ہر حیثیت سے بے نظیر تھی۔ اسلامی ادبیوں میں تو شاید آج تک ایسی نکتہ رس ہستی پیدا نہیں ہوئی اور مجھے یقین ہے کہ تمام ایشیا میں کسی قوم کے ادبیات کو اکبر نصیب نہیں ہوا۔ فطرت ایسی ہستیاں پیدا کرنے میں بڑی بخیل ہے کاش اس انسان کا معنوی فیض اس بدقسمت ملک اور اسکی بدقسمت قوم کے لئے کچھ عرصہ اور جاری رہتا۔"

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۱۷۲)

۲۹؍ستمبر

لسان العصر اکبر الہ آبادی کے بارے میں فرمایا۔ "وہ اپنے رنگ کے پہلے اور آخری شاعر تھے۔ مگر شاعری کو چھوڑ کر انکا پایہ روحانیات میں کم بلند نہ تھا۔"

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ص ۱۴۴)

## سنہ ۱۹۲۲ء

انارکلی سے میکلوڈ روڈ کی کوٹھی میں منتقل ہوئے۔

(عبد المجید سالک - ذکر اقبال - ص ۱۱۲)

بی۔ اے کے جدید کورس (فارسی) کے لئے "انتخاب نکات بیدل" مرتب کی یہ لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید - ببلیوگرافی آف اقبال - ص ۴۲)

۹؍جنوری

شیخ عطاء اللہ سے نمائشی چیزوں سے گریز کا ذکر کیا اور اپنے قلب کی اس کیفیت کا اظہار کیا کہ

"دلم بہ ہیچ تسلی نمی شود حاذق
بہار دیدم و گل دیدم و خزاں دیدم"

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۱۸۸)

۲۵؍جنوری

مولانا گرامی لاہور سے رخصت ہوئے تو ایک غزل انکی خدمت میں عرض کی اور گرامی کے پیر اقبال ہونے کا اعتراف کیا۔

(محمد عبد اللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۱۹۱)

۳۰؍جنوری

پروفیسر محمد اکبر منیر سے انٹر کے فارسی کورس کی ترتیب کا ارادہ ظاہر کیا۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۱)

۲۳ - مارچ

حکیم اجمل خاں صاحب کا علاج شروع کیا۔

(محمد عبد اللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ص ۲۰۰)

# سنہ ۱۹۲۲ء

۱۰ر اپریل

ضیاء الدین برنی کی کتاب "جہاں آرا کی سوانح عمری" کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا "اس کی زندگی واقعی ایک نیک مسلم عورت کا نمونہ ہے۔"

(بشیر احمد ڈار، انوارِ اقبال۔ ص ۱۳۶)

۲۵ر اپریل

لدھیانہ سے لاہور واپسی کا قصد کیا۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۲۰۳)

۱۳ر مئی

سید سلیمان ندوی کو اپنے مسلک کے بارے میں لکھا "مسلک میرا وہی ہے جو قرآن کا ہے" اس عزم کا اظہار کیا کہ پیامِ مشرق کے دیباچہ میں اس سے بحث کی جائے گی کہ فارسی لٹریچر کا اثر حسبِ من بشریہ پر کیا ہے۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ۔ حصہ اول۔ ۱۳۰۔۱۳۱)

۱۶ر مئی

خضرِ راہ کے بارے میں ضیاء الدین خاں سے فرمایا۔

"کلام میں منطق اور حکمت تلاش کرنی چاہیئے نہ تخیل" اس سلسلہ میں سورۂ کہف پڑھنے کا مشورہ دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ یہ اعتراض گرامی کا معلوم نہیں ہوتا۔ ضیاء الدین خاں نے گرامی کی آراء لیکر خضرِ راہ کو ناپسند فرمایا تھا۔

(محمد عبداللہ قریشی، مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ ص ۲۰۶)

۱۷ر مئی

محمد ادریس مینیجر رسالہ عبرت سے اس رائے کا اظہار کیا "عبرت بڑا مفید کام کر رہا ہے۔ مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ چمن ضرور مہکے گا"

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۲۱۶)

# ۱۹۲۲ء

۳؍اگست

سید سلیمان ندوی سے لفرس کے دورے اور شملہ میں قیام کرنے کا ذکر کیا۔

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ ۔ حصہ اول ۔ ص ۱۲۱)

۲۲؍جون

شیخ عبدالقادر گرامی سے فرمایا کہ " پیغمبری کا دعویٰ کروں گا تو آپ کو بیعت کے لئے بلاؤں گا آجکل پیغمبری کا ادّعا تو عام ہو چکا ہے خدائی کا دعویٰ کرنا چاہیئے "

(محمد عبداللہ قریشی ۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی ۔ ص ۲۱۶)

۱۷؍اگست

ماسٹر طالع محمد سے فرمایا کہ کیمبرج کے استادوں کی سفارش پر انہیں پی ۔ ایچ ۔ ڈی کا مقالہ جرمنی میں لکھنے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا صرف زبانی امتحان جرمن میں ہوا جو دوران قیام سیکھ لی تھی مقالہ انگریزی میں داخل کیا گیا۔

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ ۔ حصہ دوم ۔ ص ۲۲۹)

۲۷؍ستمبر

خواجہ حسن نظامی نے " آسان قاعدہ " بھیجا آپ نے فرمایا ۔

قرآن آسان قاعدہ بظاہر خوب معلوم ہوتا ہے اس کا تجربہ کرنا چاہیئے ۔ گو مجھے اندیشہ ہے کہ تحریرات میں مشکلات کا سامنا ہوگا ۔ کیا آپ نے اپنے بچوں میں سے کسی کو اس قاعدے کے مطابق قرآن شریف پڑھایا ہے ۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو اور مسلمان بھی اس سے مستفید ہونگے ۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ۔ ص ۱۱۹)

۴؍اکتوبر

مصطفیٰ کمال پاشا کی فتوحات کا مادۂ تاریخ لکھا ۔

" شاخ ابراہیم رانم مصطفیٰ ۔۔۔ سال فتحش " ابسرا فعلم مصطفیٰ "

۱۳۴۱ھ

(محمد عبداللہ قریشی ۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی ۔ ص ۲۲۳ ۔)

## ۱۹۲۲ء

۲۸ نومبر

رسالہ "النساء" کے بارے میں مسز ابیگم ہمایوں مرزا کو لکھا کہ "اسکا مطالعہ مسلمان عورتوں کے لئے بہت سبق آموز ہوگا"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ اوّل - ص ۳۶)

۹ دسمبر

بخار کی حالت میں ایک شعر ہوا جس کی غزل پوری نہ ہو سکی شعر یہ ہے۔
"از داغ فراق او در دل چمنے دارم ÷ اے لالۂ صحرائی با تو سخنے دارم"

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ص ۲۲۳)

۱۹ دسمبر

محمد دین فوق کے لڑکے کی وفات پر تعزیتی خط لکھا۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۷۱)

## ۱۹۲۳ء

پیام مشرق دہلی اور لاہور سے شائع ہوئی۔

(ے۔ اے۔ وحید - ببلیوگرافی آف اقبال - ص ۳)

مسٹر ایڈورڈ میکلاگن نے "سر" کا خطاب دیا۔

(سید وحید الدین فقیر - روزگار فقیر جلد اوّل - ص ۲۳۵)

شیر علی سرخوش نے "پیام مشرق" کا ملخص اردو ترجمہ کیا جو لاہور سے "جام مشرق" کے نام سے شائع ہوا۔

(رفیع الدین ہاشمی - کتابیات اقبال - ص ۵۷)

خلافت اسلامیہ کے نام سے اقبال کی ایک انگریزی تقریر کا ترجمہ محمد حسین چودہری نے اردو میں کیا۔ یہ تقریر ۱۹۰۸ء میں لندن کے سوشیولوجیکل ریویو میں شائع ہوئی۔ اسے

## ۱۹۲۳ء

لاہور سے ظفر برادرس نے شائع کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیات اقبال ۔ص ۵۹)

"طلوع اسلام" لاہور سے شیخ مبارک علی نے شائع کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیات اقبال ۔ص ۱۳)

۱۳ر جنوری

نیاز الدین خاں کو زیارت نبی کریم پر مبارکباد دی اور فرمایا "نبی کریم زندہ ہیں اور اس زمانے کے لوگ بھی ان سے اسی طرح مستفید ہو سکتے ہیں کہ جس طرح صحابہؓ ہوا کرتے تھے ۔لیکن اس زمانے میں اس قسم کے عقائد کا اظہار بھی اکثر کو ناگوار ہوگا اس واسطے خاموش ہوں۔"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ دوم ۔ص ۳۱۷)

۲۳ر فروری

مولانا عبدالقادر گرامی کو انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی اور اپنی نظم "طلوع اسلام" پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(محمد عبداللہ قریشی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی ص ۲۲۵)

۴ر مارچ

میر حسن صاحب پر اپنی کسی نظم کے رد ہونے کا اعتراف کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال ۔ص ۴۳)

۲۶ر مئی

پیام مشرق کی مشہور نظم "ساقی نامہ" اور "کشمیر" کے بعض اشعار پر لوگوں کو کشمیریوں کی ہجو کا خیال ہوا اسکے متعلق میر خورشید سے فرمایا "جو لوگ میرے اشعار کو کشمیریوں کی ہجو تصور کرتے ہیں وہ شعر کے مذاق اور مقاصد سے بالکل بے بہرہ ہیں انکے لئے یہ جواب کافی ہے کہ میرے آباو اجداد اہل خطہ میں سے ہیں۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال ۔ص ۱۵۲)

## ۱۹۲۳ء

۲۳ر جون

اسلام و بالشوزم کے بارے میں ایک بیان زمیندار میں شائع ہوا اس کا متن محمد رفیق افضل کی کتاب گفتار اقبال میں درست نہیں۔ تاریخ بھی ۲۴ درج ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی، خطوط اقبال ص ۱۵۳)

۲۴ر جون

انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل میں تقریر کی۔

(زمیندار، ۱۳ر جولائی ۱۹۲۳ء)

اسلام اور بالشوزم کے بارے میں ایک بیان زمیندار میں شائع ہوا۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۵)

۲۴ر جولائی

جسٹس شیخ دین محمد کے نام خط میں ایک اسکول مدرس کی تبدیلی کی درخواست کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۶۰)

۲۴ر جولائی

سید محمد سعید الدین جعفری کو اپنا پتہ ارسال کیا اور ملاقات کی اُمید ظاہر کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال ص ۱۶۲-۱۶۳)

۱۹ر اگست

زبان کے بارے میں سردار عبدالرب نشتر سے فرمایا کہ "زبان کو میں ایک بت تصور نہیں کرتا بلکہ اظہار مطالب کا ایک انسانی ذریعہ خیال کرتا ہوں۔ زندہ زبان انسانی خیالات کے انقلاب کے ساتھ بدلتی رہتی ہے اور جب اس میں انقلاب کی صلاحیت نہیں رہتی مردہ ہو جاتی ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اوّل۔ ص ۱۶)

## ۱۹۲۳ء

۱۳۔ نومبر

سید محمد سعید الدین جعفری کو ایک بے حد طویل خط لکھا۔ امور مندرجہ یہ تھے۔

۱۔ ایشیا کے قدیم مذہب کی طرح اسلام بھی زمانۂ حال کی روشنی میں مطالعہ کیا جانے کا محتاج ہے

۲۔ زمانۂ حال کے مسلمانوں کو امام ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ، ابن رشد، غزالی، رومی وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۳۔ الفاظ کے انتخاب میں لکھنے والا (شاعر) اپنی حس موسیقیت سے کام لیتا ہے لیکن مضامین کے انتخاب میں اپنے فطری جذبات کی پیروی پر مجبور ہوتا ہے۔

۴۔ پین اسلامزم میرے نزدیک ایک طریق اقوامِ انسانی کو ایک مرکز پر لانے کا ہے پس اسلام ایک قدم ہے نوعِ انسانی کے اتحاد کی طرف۔

۵۔ میری غرض محض خدمتِ بنی نوعِ انسان ہے میرے نزدیک عملی نقطۂ خیال سے صرف اسلام ہی HUMANITARIAN IDEAL کو حاصل کرنے کا ایک کارگر ذریعہ ہے۔

۶۔ اس وقت اقوامِ انسانی کے لئے سب سے بڑی نعمت اسلام ہے مسلمانوں کو سیاسیات سے پہلے اشاعتِ اسلام کا کام ضروری ہے۔ تاہم دونوں کام ساتھ ساتھ ہو سکتے ہیں۔

۷۔ نیشنلزم نے قریباً ہر ملک میں مذہب کو DISPLACE کیا ہے۔

۸۔ میں نے آج تک اتنا طویل خط کسی کو نہیں لکھا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال ص ۱۶۳-۱۶۷)

دسمبر

اقبال نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے الیکشن میں حصہ لیا۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگارِ فقیر۔ ص ۲۳۵)

# ۱۹۲۴ء

حکیم محمد شجاع کے تعاون سے اردو کورس چھٹی جماعت کے لئے اور اردو کورس آٹھویں جماعت کے لئے مرتب کیا۔ یہ دونوں کتابیں گلاب چند کپور اینڈ سنز سے شائع ہوئی ہیں۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیاتِ اقبال۔ ص ۴۶)

۱۴ جنوری

کرشن پرشاد سے جوش ملیح آبادی کی تعریف و سفارش کی۔

کلیاتِ اقبال مرتبہ مولوی عبدالرزاق دہلی سے شائع ہوا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ دوم۔ ص ۲۰۴)

یکم فروری

سید سلیمان ندوی کے نام خط سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے منطق استقرائی پر جو کچھ لکھا اور جو اضافے انہوں نے یونانیوں کی منطق پر کئے اس کے متعلق اقبال نے تحقیق کی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۱۲۷)

۱۱ مئی

انجمن حمایتِ اسلام کے انتخابات میں صدر منتخب ہوئے۔

(عبدالمجید سالک۔ ذکرِ اقبال۔ ص ۱۲۵)

سعود اور حکومتِ حجاز کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔

(زمیندار۔ ۳۰ نومبر ۱۹۲۴ء)

اگست

دریر نیرنگِ خیال کو لکھا: "اس کے مضامین میں پختگی اور متانت پائی جاتی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ رسالہ پنجاب میں صحیح ادبی مذاق پیدا کرنے میں بہت مفید ثابت ہو گا۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۱۴۰)

# سنہ ۱۹۲۴ء

۲۹ر اگست

علی محمد شاد عظیم آبادی کے بارے میں فرمایا "مجھے یقین ہے کہ آپکی تصانیف تمام ملک کے لئے مفید ہونگی اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انکی تکمیل کے لئے دیر تک سلامت رکھے آپکی ہمہ گیر دماغی قابلیت اور اسکے گرانبہا نتائج اس ملک کو ہمیشہ یاد دلاتے رہیں گے کہ موجودہ نظام تمدن پرانے نظام کا نعم البدل نہیں ہے۔ کاش عظیم آباد قریب ہوتا اور مجھے آپکی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۷۱)

۱۹ر اکتوبر

پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر اسمتھ کو بحوالہ پیام صبح، جگنو، شعاع آفتاب۔ چار نظمیں نصاب میں شامل کرنے کی اجازت دی۔

(رفیع الدین ہاشمی خطوط اقبال۔ ص ۱۷۳)

دسمبر

اردو کورس، ساتویں جماعت کے لئے۔ سلسلۂ ادبیہ کی تیسری کتاب مرتب کی جو لاہور سے شائع ہوئی۔ اسمیں حکیم احمد شجاع معاون مرتب ہے۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۲۲)

دوسری بیگم سے جاوید اقبال پیدا ہوئے۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر جلد اول۔ ص ۲۰۲)

بانگ درا لاہور سے پہلی بار شائع ہوئی۔

(نذیر احمد۔ اقبال کے صنائع بدائع۔ ص ۳۱)

۳ر دسمبر

محمد دین فوق کی کتاب "مولانا عبدالحکیم" پر دیباچہ لکھا۔ یہ لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۱۷)

# ۱۹۳۴ء

۱۹ر جنوری

علیگڑھ میں دیئے گئے کسی اعزاز کے بارے میں پروفیسر میاں محمد شریف سے فرمایا "یہ اعزاز اور بھی گرانقدر ہو جاتا ہے جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ میرا کوئی حق اس یونیورسٹی پر نہیں اور عام طور پر علیگڑھ تحریک سے میرا کوئی خاص تعلق ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۴۴۳)

۷ر مئی

"دکن میں اردو" از نصیر الدین ہاشمی کے بارے میں فرمایا "نہایت مفید کتاب ہے خصوصاً اسکا پہلا حصہ۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ اول ص ۲۰)

۴ر ستمبر

غلام مصطفیٰ صوفی تبسم کو مشورہ دیا کہ وہ شریعتِ محمدیہ پر ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائیں جس میں عبادات اور معاملات کے متعلق صرف قرآن سے استدلال کیا گیا ہو۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ اول ص ۳۶)

۶ر ستمبر

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے نام خط میں مولوی احمد دین        سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا اور بعض امور پر انکے خیالات سننے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی آرزو ظاہر کی۔

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال ص ۲۰۱)

۵ر اکتوبر

شیخ عطا محمد کو اپنے بزرگوں کا سراغ ملنے کی نوید دی۔ حضرت بابا لول حج کا ذکر خواجہ اعظم کی "تاریخِ کشمیر" میں ملنے کا ذکر کیا "والدِ مکرم نے جو کچھ اپنے بزرگوں سے سنا تھا وہ بحیثیت مجموعی درست ہے انکا اصل گاؤں لوچہ تھا بلکہ موضع چکر پرگنہ آدون تھا۔ بارہ سال کشمیر سے

## سنہ ۱۹۲۴ء

باہر سے واپس آکر بانصیر الدین کے مرید ہوئے مزید حالات معلوم ہوجائینگے۔"

(رفیع الدین صدیقی۔ خطوط اقبال ص ۱۴۶-۱۴۸)

۷؍اکتوبر

سید رحمت اللہ شاہ سے غلام سرور مغل کے خط کا جواب نہ دینے پر معذرت کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال ص ۱۴۸-۱۴۹)

۱۸؍نومبر

وصل بلگرامی "مرقع" کو سرورق کے لیے یہ شعر بھیجا جو انہیں پسند نہیں آیا۔

ندارد عشق سامانے ولیکن تیشۂ دارد!
شگاف سینۂ کہسار و پاک از خون پرویز است

اسکے بعد دوسرا شعر روانہ کیا جو مرقع کے پیشانی پر شائع ہوتا رہا۔

تا تو بیدار شوی نالہ کشیدم ورنہ
عشق کاریست کہ بے آہ و فغاں نیز کنند۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۷۳)

## سنہ ۱۹۲۵ء

۳۰؍نومبر

غلام سرور مغل کی رئیسانہ زندگی پر تاسف کا اظہار کیا اور دعا فرمائی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۴۹-۱۵۰)

## سنہ ۱۹۲۶ء

لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہوئے۔
گول میز کانفرنس میں دوبارہ شرکت کی۔

(عارف بٹالوی۔ نیرنگ دور اقبال۔ ص ۱۵)

# ۱۹۲۶ء

۳ر جنوری

اپنی شاعری کے بارے میں شوکت حسین سے اسطرح وضاحت فرمائی "شعر محاورہ اور بندش کی چستی ہی کا نام نہیں۔ میرا ادبی نصب العین نقاد کے نصب العین سے مختلف ہے میرے کلام میں شعریت ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ اور میری ہرگز یہ خواہش نہیں کہ اس زمانے کے شعراء میں میرا شمار ہو"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۵۸)

۷ر فروری

سید شوکت حسین نے ۵۲ اشعار کی ایک فارسی نظم لکھی عنوان "خطاب با اقبال" رکھا آپنے فرمایا "اسرار خودی اقبال کا مال ہے مگر ممکن ہے آپکا حال ہو اگر ایسا ہو تو میرے لئے بھی دعا فرمایئے"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال - ص - ۱۴۵)

۸ر مارچ

سید سلیمان ندوی کو فقہ اسلامی کی مفصل تاریخ لکھنے کی تجویز کی۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ - ص ۱۴۲ - ۴۳)

۶ر اپریل

مسٹر چنتامنی کی قوم پرست جماعت کے متعلق بیان دیا۔

( زمیندار ۔ ۷ر اپریل ۱۹۲۶ء )

۷ر اپریل

ہندوستان کے مسلمانوں کے بارے میں سید سلیمان ندوی سے فرمایا "ہندوستان کے مسلمان جو سیاسی اعتبار سے دیگر ممالک اسلامیہ کی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔ ذہنی اعتبار سے انکی بہت مدد کرسکتے ہیں۔ کیا عجب ہے کہ آئندہ نسلوں کی نگاہوں میں ندوۃ

## ۱۹۲۶ء

علیگڑھ سے زیادہ کارآمد ہو۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اوّل۔ ص ۱۴۸)

۲۳ر اپریل

سید سلیمان ندوی سے نبوت و امامت کے فرق اور وحی متلو و غیر متلو کی نفسیاتی اعتبار سے تعریف دریافت کی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اوّل۔ ص ۱۵۳)

۵ر مئی

موجودہ لٹریری مذاق کی قابلِ رحم حالت پر افسوس کا اظہار کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۷۵)

۱۱ر مئی

شیخ اکرام الحق سلیم نے اقبال کے مضمون SELF IN THE LIGHT OF RELATIVITY کا ترجمہ سید سلیمان ندوی کو بھیجا انہوں نے آپکو ارسال فرمایا جواب میں لکھا "جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے آپکا مسودہ علامہ موصوف کی خدمت میں واپس بھیجدیا تھا۔ مگر ممکن ہے میرا حافظہ غلطی کرتا ہو تلاش کرونگا اگر مل گیا تو بھیج دیا جائے گا۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۶۸-۱۶۹)

۲۸ر جون

منشی رام پرشاد کی کتاب "ہندو تیرتھوں کی اصلیت اور انکی جغرافیائی کیفیت" کے بارے میں لکھا "آپکی کتاب دلچسپ ہے بہت لوگوں کی معلومات میں اضافہ کریگی۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۷۹-۱۸۰)

# ۱۹۲۶ء

۳۰ جولائی

پنجاب کونسل کی امیدواری کے لئے اعلان کیا۔

(زمیندار ۔ ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء)

۴ اکتوبر

پروفیسر محمد سعید کے نام سفارشی خط میں محمد حمید احمد خاں کا تعارف کرایا۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ص ۱۸۳)

ملک محمد حسین صاحب کونسل کی امیدواری سے دستبردار ہو گئے۔ اس سلسلے میں ایڈیٹر زمیندار کو ایک خط لکھا۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ۔ ص ۱۵۰)

۱۱ اکتوبر

پنجاب کونسل کی رکنیت کے لئے انتخابی جلسے میں تقریر کی۔

(زمیندار ۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

۱۵ اکتوبر

ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے علامہ اقبال کی حمایت میں پر زور تقریر کی۔ جلسے کے اختتام پر آپ نے خطاب کیا۔

(زمیندار ۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

۱۹ نومبر

تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "مسلمانوں کی زندگی کا راز اتحاد میں مضمر ہے مخالف کو بھی نرمی سے سمجھاؤ"۔

(زمیندار ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۲۶ء)

۵ دسمبر

پنجاب کونسل کی رکنیت میں کامیابی کا اعلان ہوا تو لوگوں کی مبارکباد کے جواب میں

## ۱۹۲۶ء

"سپاس تبریک" کے عنوان سے زمیندار کے ذریعہ انکا شکریہ ادا کیا۔

(محمد رفیق افضل، گفتار اقبال، ص ۱۹)

۲۸ دسمبر

علامہ اقبال نے جامعہ ملیہ کی امداد کے لئے اپیل شائع کرائی۔

(محمد رفیق افضل، گفتار اقبال، ص ۲۰)

## ۱۹۲۷ء

"آئینۂ عجم" لاہور عطر چند کپور اینڈ سنز سے شائع ہوئی۔

(رفیع الدین ہاشمی، کتابیات اقبال، ص ۲۹)

فارسی غزلوں کا مجموعہ "زبور عجم" مقبول عام پریس لاہور سے شائع ہوا۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال، ص ۳)

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔

(عاشق حسین بٹالوی۔ اقبال کے آخری دو سال، ص ۱۳۰)

مسلم ایسوسی ایشن مدراس کی دعوت پر حیدر آباد تشریف لے گئے اور وہاں "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ" کے موضوع پر لکچر دیئے۔

(نظیر حیدر آبادی۔ اقبال اور حیدر آباد۔ ص )

۱۱ جنوری

DEVELOPMENT OF METAPHYCS IN PERSIA کے ترجمے کی اجازت میر حسن الدین کو دی اور فرمایا "یہ کتاب ۱۸ سال قبل لکھی گئی۔ اس وقت سے بہت سے نئے امور کا انکشاف ہوا ہے اور خود میرے خیالات میں بھی بہت سا انقلاب آ چکا ہے میرے خیال سے اب اس کتاب کا تھوڑا سا حصہ باقی ہے جو تنقید کی زد سے بچ سکے۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۰۱ تا ۲۰۲)

# ١٩٢٧ء

٢٢ جنوری

سوامی شردھانند کے قتل کے بعد بعض آریہ سماجی اخبارات اور چند لیڈروں نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ایک حقارت آمیز اور خطرناک پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اس کے خلاف ایک جلسہ میں انہوں نے نہایت بصیرت افروز افتتاحی خطبہ دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ٢٠)

٣٠ جنوری

اسی سلسلے میں بیرون موچی دروازہ دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ اقبال نے افتتاحی خطبہ دیا۔

(زمیندار - ٢ فروری ١٩٢٧ء)

٣١ جنوری

زبور عجم کی تکمیل کا ذکر کیا اور ہر حصے کے لئے نام تجویز کرنے کی درخواست شیخ عبدالقادر گرامی سے کی۔

(محمد عبداللہ قریشی - مکاتیب اقبال بنام گرامی - ص ١٤١ - ٤٢)

٣ مارچ

اسلامیہ کالج کے حبیبیہ ہال میں جلسہ کی صدارت کی اور "مذہب سائنس" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ٢٢)

انجمن حمایت اسلام کے اکتالیسویں سالانہ جلسہ میں ایک تقریر "دی اسپرٹ آف مسلم کلچر" کے موضوع پر فرمائی۔

(زمیندار - ٢٠ اپریل ١٩٢٧ء)

٥ مارچ

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ١٩٢٧ - ١٩٢٨ کے بجٹ پر تقریر کی۔

(لطیف احمد شروانی - حرف اقبال - ص ٤٠)

## سنہ ۱۹۲۷ء

**۱۰ مارچ**

گورنمنٹ کے تعلیم کے لیے مطالبہ میں تخفیف کی تحریک پر تقریر کی۔

(لطیف احمد شروانی - حرف اقبال - ص ۸۱)

**یکم مئی**

برکت علی اسلامیہ ہال دہلی میں پنجاب پراونشل مسلم لیگ کا ایک اجلاس ہوا جس میں انہوں نے ایک قرارداد پیش کی۔

(انقلاب - ۳ مئی ۱۹۲۷ء)

**۳ مئی**

لاہور میں ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کے خلاف فساد برپا کیا۔ انہوں نے ایک مجلس اعانت قائم کی۔ اسکے صدر مقرر ہوئے۔ مسلمانوں اور ہندوؤں سکھوں میں مصالحت کرائی۔

(انقلاب - ۱۲ مئی ۱۹۲۷ء)

**۴ مئی**

مدیر انقلاب کے نام مکتوب میں ۱۲۰۰ روپے کے چیک کا شکریہ خان بہادر چراغ دین صاحب اور انکے احباب سے ادا کیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۲۳)

**۸ مئی**

ذوالفقار علیخاں سے لاہور میں فرقہ وارانہ فسادات اور انکے افسوسناک نتائج کے متعلق اظہار خیال کیا۔

(انقلاب - ۱۲ مئی ۱۹۲۷ء)

**۹ مئی**

لاہور کے ہنگامہ سے متعلق سیٹھ عبداللہ ہارون اور ذوالفقار علی خاں کے پیغامات

## ۱۹۲۷ء
## سنہ

موصول ہوئے۔

(انقلاب - ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء)

۱۲ مئی

ہندو مسلم سکھ اکابرینِ لاہور نے ایک اعلان شائع کیا کہ اخبارات کا ایک حصہ اور کچھ ریڈیکل اخبارات کچھ مدت سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے موجب بنے ہوئے ہیں حکومت اُن کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ انہوں نے بھی اس سے اتفاق کیا اور "رنگیلا رسول" کے مقدمہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتارِ اقبال - ص ۳۴ - ۳۵)

[۱۳/۱۴ مئی]

ایڈیٹر "انقلاب" کے نام خط میں مسلمانانِ مرزنگ کے مسلم ریلیف کمیٹی کو پانچ سو روپے کی پہلی قسط اور سات سو روپے کی دوسری قسط ادا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوطِ اقبال - ص ۱۸۸)

۲۰ مئی

مخلص دوست اور فارسی کے شعلہ بیان شاعر غلام قادر گرامی کا انتقال ہوا۔ شدید صدمہ پہنچا۔

(قاضی احمد میاں اختر - جونا گڑھی - ص ۱۳۰)

۲۳ مئی

فسادات سے پیدا شدہ صورتِ حال کے متعلق بعض اختلافی امور پر روشنی ڈالنے کی استدعا "مسلم آؤٹ لک" کے نمائندے کی جانب سے کی گئی۔

(انقلاب - ۷ جولائی ۱۹۲۷ء)

(۲۹/۳۰ مئی)

ایڈیٹر انقلاب کے نام خط میں مسلم ریلیف فنڈ کمیٹی میں گگے زئی برادری کی طرف

# ۱۹۲۷ء

سے ایک ہزار روپیہ وصول ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۸۱۔۹)

۱۵ر جون

سراج نظامی کو لکھا "تو سٹ کا اردو ترجمہ جہاں تک مجھے معلوم ہے نہیں ہوا۔ میرا ارادہ اسکے ترجمے کا نہیں"۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۸۰)

۶ر جولائی

"رنگیلا رسول" کا مقدمہ پنجاب ہائی کورٹ سے خارج کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک وفد گورنر پنجاب سے ملا جس کی قیادت انہوں نے کی۔ گورنر نے فیصلہ میں ترمیم کا یقین دلایا۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۳۹)

۸ر جولائی

سر عبد القادر کی صدارت میں ایک جلسہ تحریک رسول نا فرمانی سے پیدا ہونے والی صورت حال کے سلسلہ میں برکت علی اسلامیہ ہال میں منعقد ہوا۔ آپ نے ایک موثر تقریر کی۔

(انقلاب ۱۰ر جولائی ۱۹۲۷ء)

۱۰ر جولائی

مجلس خلافت لاہور کے زیر اہتمام تحریک رسول نافرمانی کے انسداد کے سلسلے میں ایک جلسہ شاہی مسجد میں منعقد ہوا۔ آپ نے تقریر سنائی۔

(انقلاب ۱۳ر جولائی ۱۹۲۷ء)

۱۸ر جولائی

فرقہ وارانہ فسادات پر تحریک التوا کے سلسلے میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں تقریر کی۔

(لطیف احمد شیروانی۔ حرف اقبال۔ ص ۸۳)

## سنہ ۱۹۲۷ء

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں مزید پولیس کے مصارف کے لیے رقم کے مطالبہ پر تقریر کی۔

(دی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی ڈی بیٹس - جلد X - II ۱۹۲۷ء، حصہ اول ص ۱۵۲)

۱۹ر جولائی

ملازمتوں کو مقابلہ کے امتحان سے پُر کرنے سے متعلق ریزولیوشن پر پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں تقریر کی۔

(لطیف احمد شیروانی - حرفِ اقبال - ص ۸۰)

۴ر ستمبر

دسّی بازار کے قریب اجتماع سے کشمیری بازار کے قریب خطاب کیا اور جلسہ کی صدارت فرمائی۔

(انقلاب - ۸ ستمبر ۱۹۲۷ء)

۹ر نومبر

سائمن کمیشن کے متعلق بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتارِ اقبال - ص ۳۹)

۱۱ر نومبر

"انقلاب" میں انٹرویو شائع ہوا۔

(قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی - اقبالیات کا تنقیدی جائزہ - ص ۱۳۶)

۱۳ر نومبر

پنجاب پروونشیل مسلم لیگ کا ایک جلسہ میاں سر محمد شفیع کے مکان پر منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں جو قرارداد منظور ہوئی، اُسے اخبارات میں شائع کروایا۔

(محمد رفیق افضل - گفتارِ اقبال - ص ۵۲)

## ۱۹۲۷ء

۸ دسمبر

آئینی کمیشن سے تعاون کے حق میں دیگر مسلمان رہنماؤں کے ساتھ بیان دیا۔

(انقلاب - ۸ دسمبر ۱۹۲۷ء)

"حکمت اسلام کے عمیق تر مطالعے کی ضرورت" کے عنوان سے صدارتی خطبہ اورینٹل کانفرنس لاہور کے اجلاس میں پڑھا۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۲۴۷)

عبدالرحمن چغتائی کی کتاب "مرقع چغتائی" کا دیباچہ لکھا جو لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے - اے وحید - ببلیوگرافی آف اقبال - ص ۱۷)

۱۹ دسمبر

آئینی کمیشن سے تعاون کے حق میں سر ذوالفقار علی خان کے ہمراہ بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۹۱)

۳۰ دسمبر

موچی دروازے سے متصل باغ میں ایک جلسے میں تقریر کی۔ اس جلسے کی صدارت مولوی فضل دین نے کی۔

(انقلاب - یکم جنوری ۱۹۲۸ء)

۳۱ دسمبر

بنگال و پنجاب کی اکثریتوں سے متعلق مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ لاہور میں ایک قرارداد پیش کی۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۹۵)

## ۱۹۲۸ء

دردِ گردہ کا شدید دورہ ہوا۔ - افغان و امان - خطاب بہ علمائے حق اور خطاب

## ۱۹۲۷ء

"بہ اقوامِ مشرق" تین نظمیں ملتِ افغانیہ کے لیے لکھیں۔

(سید وحیدالدین فقیر۔ روزگارِ فقیر ص ۲۰۷)

## ۱۹۲۸ء

پروفیسر باری حسن کی کتاب "اے ہسٹری آف پرشین نیویگیشن" کا دیباچہ لکھا جو لندن سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۱۷)

۲۳ر دسمبر

محمد داؤد رہبر نے A PLEA FOR THE DEEPER STUDY OF THE MUSLIM SCIENTISTS. کا اردو ترجمہ کیا جو اورینٹل کانفرنس لاہور سے شائع ہوا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیاتِ اقبال۔ ص ۵۹)

۳۰ر جنوری

بیگم عنایت اللہ خاں کے بارے میں مہتمم رسالہ نور جہاں کو لکھا "ایڈیٹر صاحبہ کی نظمیں میں نے دیکھی ہیں۔ بہت خوب ہیں شعر و سخن کا ملکہ خداداد ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۱۸۶)

انکم ٹیکس کے اصولوں کو محاصل اراضی پر عائد کرنے کی قرارداد پر پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں تقریر کی۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرفِ اقبال۔ ص ۱۳)

۷ر مارچ

"زمان کی حقیقت فلسفۂ اسلام کی تاریخ میں" اس عنوان پر مضمون لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۱۵۰)

## ۱۹۲۸ء

۲۳ جون

آل انڈیا مسلم لیگ کے عہدہ معتمدیت سے استعفیٰ کا خط شائع ہوا۔

(لطیف احمد شیروانی ۔ حرفِ اقبال ص ۱۶۵)

۸ جولائی

مدیر انقلاب کے نام مکتوب شائع ہوا۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۶۵)

ایڈیٹر "انقلاب" کے نام خط میں سائمن کمیشن کے انتخاب کے روز کونسل کے اجلاس سے غیر حاضری کی تردید کی۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوطِ اقبال ۔ ص ۱۹۰)

۱۹ اگست

اسرارِ خودی کے ترجمے کے سلسلے میں تمکین کاظمی سے فرمایا "میں مذاقی طور پر ترجموں کا قائل نہیں ہوں میں نے خود اسرارِ خودی پہلے اردو میں لکھنی شروع کی تھی مگر مطالب ادا کرنے سے قاصر رہا کئی سال بعد پھر یہی کوشش کی۔ ۱۵۰ اشعار لکھے مگر میں ان سے مطمئن نہیں تھا"

(بشیر احمد ڈار ۔ انوارِ اقبال ۔ ص ۱۵۶)

۲۰ اگست

جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لاہور کی حیثیت سے نہرو رپورٹ کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کو بیان دیا۔

(انقلاب ۔ ۲۱ اگست ۱۹۲۸ء)

۳ ستمبر

فری پریس کے نمائندے کو ایک بیان ۳۰ اگست کو منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ کے فیصلوں سے متعلق دیا۔

(انقلاب ۔ ۶ ستمبر ۱۹۲۸ء)

## ١٩٢٨ء

١٨ر ستمبر

تمکین کاظمی کو "زبورِ عجم" پر مضمون لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور قیامِ شملہ کی اطلاع دی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ١٥٧)

٢٨ر نومبر

پروفیسر رینگ کے انتقال کے سبب دو ماہ تک اسلامیہ کالج لاہور میں فلسفہ کی کلاس لینا شروع کی۔

(رفیق احمد جعفری۔ اقبال اور سیاستِ ملی۔ ص ٩٩)

٥ر دسمبر

میر غلام بھیک نیرنگ سے فرمایا "تبلیغ اسلام کا کام اس وقت تمام کاموں پر مقدم ہے۔ ہندوستان کی سیاسیات کی روش جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے خود مذہب اسلام کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ٢٠٩)

٩ر دسمبر

سر آغا خاں کی صدارت میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ سر محمد شفیع نے ایک قرارداد مسلم مطالبات کے سلسلے میں پیش کی۔ آپ نے اس کی پرزور حمایت کی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتارِ اقبال۔ ص ٧٠)

## ١٩٢٩ء

دوسری بار حیدرآباد تشریف لے گئے۔

(نظیر حیدرآبادی۔ اقبال اور حیدرآباد۔ ص ١٩)

نظامِ دکن سے ملاقات کی۔ شمالی ہند سے ہزاروں لوگ زیارت کے لئے آئے۔

(اقبالِ کامل۔ ص ٢٣)

# ۱۹۲۹ء

۲ر جنوری

لاہور سے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے آپکے ہمراہ چودہری محمد حسین اور محمد عبداللہ چغتائی تھے۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۲۱۵)

۳ر جنوری

بارہ بجے دوپہر بمبئی پہنچے محمد عبداللہ چغتائی "ہمسفر" کے فرضی نام سے آپکی مصروفیات کی روداد مدیر انقلاب کو بھیجتے رہے۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتار اقبال ۔ ص ۲۱۵)

۴ر جنوری

اپنے ساتھیوں کے ہمراہ صبح سات بج کر ۲۵ منٹ پر مدراس پہنچے استقبال کرنے والوں سے ملاقات کی۔

(انقلاب ۔ ۱۱ر جنوری ، ۱۹۲۹ء)

۵ر جنوری

مدیر "انقلاب" کے نام ایک مکتوب بوسوڈ ہوٹل مدراس سے لکھا۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال ۔ ص ۲۲۰)

مدراس میں ڈاکٹر وسیرا کی تقریر کے بعد جلسہ گاہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

(انقلاب ۔ ۱۵ر جنوری، ۱۹۲۹ء)

۷ر جنوری

مدراس میں انجمن ہلال احمر کی تقریب میں ایک مختصر تقریر کی۔

(انقلاب ۔ ۱۷ر جنوری ، ۱۹۲۹ء)

انجمن خواتین اسلام، مدراس کے سپاس نامہ کا جواب ایک تقریر سے دیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال ۔ ص ۲۲۲ - ۲۲۶)

# ۱۹۲۹ء

سوراجیہ کے نمائندۂ خصوصی سے ملاقات کی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتارِ اقبال۔ ص ۲۲۴)

۸ جنوری

شام کے وقت ساتھیوں کے ہمراہ عازمِ بنگلور ہوئے۔

(انقلاب۔ ۹ جنوری ۱۹۲۹ء)

۹ جنوری

میسور یونیورسٹی کی دعوت پر بنگلور پہنچے۔ اراکینِ مسلم لائبریری و انجمن ترقی اردو بنگلور نے آپ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۲۲۰)

۱۰ جنوری

ریاست کی موٹر میں میسور روانہ ہوئے راستے میں "سواسمدرم" کے مقام پر ریاست میسور کا بجلی کا کارخانہ دیکھا۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتارِ اقبال۔ ص ۲۲۸)

میسور یونیورسٹی نے انکے لکچر کا انتظام کیا۔

(مولانا عبدالسلام ندوی۔ اقبالِ کامل۔ ص ۲۴)

میسور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی صدارت میں "علم اور مذہبی مشاہدات" کے موضوع پر لکچر دیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۲۲۰)

۱۱ جنوری

نواب غلام احمد صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ آپ نے تقریر فرمائی۔

(انقلاب۔ ۱۹ جنوری ۱۹۲۹ء)

# ۱۹۲۹ء

میسور ٹاؤن ہال میں مسلمانانِ شہر میسور اور یتیم خانہ اسلامیہ کی طرف سے آپ کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

(بشیر احمد ڈار - انوارِ اقبال - ص ۲۲۰)

۱۲ر جنوری

میسور یونیورسٹی کا "شعبۂ نفسیاتِ عمل" دیکھا دوپہر کو واپس بنگلور پہنچے۔

(محمد رفیق افضل - گفتارِ اقبال - ص ۲۲۹)

۱۳ر جنوری

صبح ساڑھے آٹھ بجے بنگلور سے حیدرآباد روانہ ہوئے۔

(انقلاب - ۱۹ر جنوری، ۱۹۲۹ء)

۱۴ر جنوری

علی الصبح حیدرآباد پہنچے اور گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتارِ اقبال - ص ۲۳۰)

۱۵ر جنوری

گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس حیدرآباد سے مدیرِ انقلاب کو "ہمسفر" کے فرضی نام سے خط لکھا۔

ٹاؤن ہال باغ میں ایک جلسے میں تقریر کی۔

اس جلسے کی صدارت کرتے ہوئے مہاراجہ کشن پرشاد نے فرمایا "جامعہ عثمانیہ کی دعوت پر سر اقبال کی عالمانہ تقاریر کے سلسلے میں پہلے لیکچر کی صدارت کرنا میرے لئے نہایت خوشگوار فریضہ ہے۔"

(محی الدین قادری زور - شادِ اقبال - ص ۲۸)

۱۶ر جنوری

اعلیٰ حضرت شہریارِ دکن سے ۱۱ بجے صبح ملاقات کی۔

(انقلاب - ۱۹ر جنوری ۱۹۲۹ء)

## ۱۹۲۹ء

۱۰ر فروری

محمد جمیل صاحب سے فرمایا کہ اسلام کے ثقافتی اور فلسفیانہ پہلو پر بھی کام کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۱۰۰)

۱۸/۱۹ فروری

دسمبر ۱۹۲۸ء میں انجمن خواتین اسلام مدراس کے استقبالیے میں "اسلام میں عورتوں کی حیثیت" پر تقریر کی۔ یہ تقریر انقلاب میں رد و بدل کے ساتھ شائع ہوئی تو اظہارِ ناپسندیدگی کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوطِ اقبال ص ۱۹۰-۱۹۱)

۲۲ر فروری

طبِ یونانی اور آیورویدک کے ریزولیوشن پر پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں تقریر کی۔

(لطیف احمد شیروانی - حرفِ اقبال - ص ۹۲)

۲۶ر فروری

اخبار "ٹریبیون" کے نمائندے کو ہنگامۂ افغانستان کے متعلق بیان دیا۔

(انقلاب - یکم مارچ ۱۹۲۹ء)

۳ر مارچ

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ۱۹۲۹ء - ۱۹۳۰ء کے بجٹ پر تقریر کی۔

(لطیف احمد شیروانی - حرفِ اقبال ص ۹۴)

۲۴ر مارچ

"پیامِ مشرق" مکمل ہوئی۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال ص ۹)

# ۱۹۲۹ء

۷ر اپریل

نہرو رپورٹ کے حامیوں کے رویے کے متعلق ایک بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۸۰)

۱۹ر اپریل

شیخ دین محمد سے منشی فضل محمد کی سفارش کی۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال - ص ۱۹۰ تا ۱۹۱)

۲۰ر اپریل

محمد دین فوق کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت کی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۴۵)

۳ر جون

تصوف کے بارے میں فرمایا۔ "تصوف لکھنے پڑھنے کی چیز نہیں کرنے کی چیز ہے"۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۱۰)

۱۸ر جون

تصوف کو تاریخ پر ترجیح دی۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۱۱)

۲۸ر جولائی

پنجاب سائمن کمیٹی کی سفارشات سے لاعلمی ظاہر کی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۹۱)

۷ر ستمبر

مسلمانان شہر لاہور نے ایک عظیم الشان جلسہ فلسطین میں برطانیہ کی یہود نواز حکمت عملی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے منعقد کیا۔ آپ نے اس کی صدارت

سنہ ۱۹۲۹ء

فرمائی اور تقریر کی۔

(انقلاب - ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء)

۲۴ ستمبر

قصیدہ "اعجازِ عشق" کی وصولیابی کی اطلاع دیتے ہوئے شاطر مدراسی نے فرمایا۔
"آپکا کلام سراپا اعجاز ہے۔ حکمت و فلسفہ مذہب کے حقائق سے لبریز ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال - ص ۲۰۷)

۲۵ ستمبر

آپ کے شفیق استاد مولوی میر حسن کا انتقال ہوا جسکا شدید اثر لیا۔

(سید وحید الدین فقیر - روزگار فقیر ص ۱۴۷)

۲۹ ستمبر

شارداجیل" کے متعلق اپنی رائے کا اظہار اپنی کوٹھی پر لاہور نیوز ایجنسی کے نمائندے کے سامنے کیا۔

(محمد رفیق افضل - انوار اقبال - ص ۹۳)

۱ اکتوبر

مولوی احمد دین کی وفات پر انکے بڑے صاحبزادے بشیر احمد کو تعزیتی خط لکھا اور نقرس کی وجہ سے جنازے میں شریک نہ ہوسکنے کا افسوس ظاہر کیا۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۲۰۳)

۱۲ اکتوبر

آپکے نام جنرل نادر خاں کا مکتوب جسمیں ہنگامۂ افغانستان کا ذکر ہے شائع ہوا۔

(انقلاب - ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

۱۳ اکتوبر

مسلم اکابرین لاہور کا ایک جلسہ جو نادر خاں ہلال احمر فنڈ سے متعلق تھا۔ خان سعادت

## ۱۹۲۹ء

علی خاں کے دولت کدہ پر منعقد ہوا۔ آپ نے صدارت فرمائی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتار اقبال ۔ ص ۹۸)

۳ رنومبر

۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۹ء کو وائسرائے ہند لارڈ اِرون نے لندن میں گول میز کانفرنس کرنے کا اعلان کیا۔ اس سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں دیگر مسلمان اکابرین پنجاب کے ہمراہ بیان دیا۔

(انقلاب ۔ ۳ ۔ نومبر ۱۹۲۹ء)

۲۹ر نومبر

علیگڑھ تشریف لے گئے۔ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین نے سپاسنامہ پیش کیا اور اعزازی ممبرشپ دی۔ آپ نے سپاسنامے کا جواب دیا اور شکریہ ادا کیا۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتار اقبال ۔ ص ۱۰۳)

۔ر دسمبر

پروفیسر رشید احمد صدیقی کے لئے اس شعر کی تشریح فرمائی۔

صد بادِ صبا ایں جا بے سلسلہ می رقصند

ایں است حریف اے دل تا بادیہ پیمائی

(بشیر احمد ڈار ۔ انوار اقبال ۔ ص ۲۰۳)

۱۸ر دسمبر

برکت علی اسلامیہ ہال میں ایک جلسہ عام میں افتتاحی تقریر فرمائی۔ بجلی کی خرابی کے باعث بقیہ جلسہ ملتوی ہو گیا۔

(انقلاب ۔ ۲۳ ر دسمبر ۱۹۲۹ء)

۱۹ر دسمبر

برکت علی اسلامیہ ہال کا ملتوی شدہ جلسہ منعقد ہوا۔ آپ نے دوبارہ افتتاحی

# ۱۹۲۹ء

تقریر فرمائی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال ص۔ ۱۰۵)

# ۱۹۳۰ء

دوسری صاحبزادی منیرہ بیگم پیدا ہوئیں۔

(حفیظ ملک۔ دی پورٹریٹ آف فلاسفر آف پاکستان۔ ص ۲۵)

آٹھویں جماعت کے لئے "اردو کورس" حکیم احمد شجاع کے تعاون سے مرتب کیا۔

SIX LECTURES ON THE RECONSTRUCTION OF RELIGIO S THOUGHT IN ISLAM.

لاہور سے شائع ہوئے "خطبات اقبال" کے نام سے نذیر نیازی نے ترجمہ کیا۔

(عبدالقوی دریابادی۔ فلسفۂ حیات۔ ص ۲۰)

گول میز کانفرنس کا آغاز ہوا۔ دوسری گول میز کانفرنس میں اقبال نے حصہ لیا۔

(عبدالقوی دریابادی۔ فلسفۂ حیات۔ ص ۱۲۷)

۵ جنوری

سید راس مسعود کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی نے فرمایا " روحیت مستعد آدمی معلوم ہوتے ہیں انکی مساعی سے یونیورسٹی کی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی ہوگی۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ اول، ص ۲۲۹)

۴ مارچ

محمد جمیل جنگلوری سے فرمایا۔ "میں یورپی مستشرقین کا قائل نہیں کیونکہ انکی تصانیف سیاسی پروپیگنڈہ یا تبلیغی مقاصد کی تصدیق ہوتی ہیں۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۹۹)

# ۱۹۳۰ء

۷ مارچ

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ۱۹۳۰-۱۹۳۱ء کے بجٹ پر تقریر کی۔

(لطیف احمد شروانی - حرف اقبال - ص ۱۰۵)

۳ اپریل

تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ کے اردو ترجمے کے لئے سید نذیر نیازی کو خط لکھا۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۲۲)

۱۵ مارچ

پروفیسر محمد عبدالغنی موریس کالج ناگپور نے تاریخی شخصیات پر مختصر کتابوں کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ نے فرمایا "آپ نے جس سلسلہ (کتب) کو لکھنے کا آغاز کیا ہے بلاشبہ اس سے ایک بڑی ضرورت پوری ہوئی مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہندوستان کے نوجوانان عالم مذہبی کے ساتھ تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں"

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال - ص ۱۹۲)

۳۰ مئی

مولوی صالح محمد سے فرمایا: "مجھ کو یہ خیال ہمیشہ تکلیف دیتا ہے کہ آنے والی مسلمان نسل کے قلوب ان واردات سے یکسر خالی ہیں جن پر میرے فکر کی اساس ہے جذبات انسانی کی بیداری کے کئی ذرائع ہیں جنمیں سے ایک شعر بھی ہے اور شعر کا تخلیقی اثر محض اسکے معنی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسمیں شعر کی زبان اور زبان کے الفاظ کی صورت وطرز ادا کو بھی دخل ہے"

(شیخ عطاء اللہ - اقبالنامہ - حصہ دوم ص ۲۰۰)

۲۴ جون

نواب سر ذوالفقار علی کے ساتھ "سائمن رپورٹ" کے متعلق بیان دیا۔

(انقلاب - ۲۶ جون ۱۹۳۰ء)

# سنہ ۱۹۳۰ء

۱۸ر جولائی

بیگم صاحبہ (جنکا نام ظاہر نہ ہو سکا) کے نام خط میں اپنی اسکیم کے خلاف ہونے کا اعتراف کیا۔ صوبہ وار سماجی اصلاح پر زور دیتے ہوئے فرمایا "اگر ملک کے ایک حصے میں اسلامی اسٹیٹ قائم ہو جائے تو معاشرتی زندگی بہت جلد سنور سکتی ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۹۲-۱۹۳)

۲۶ر جولائی

سردار محمد رب نواز خاں ۱۵ مربعہ اراضی فی تمندار عطیہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تو آپ نے خوشی کا اظہار کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۹۶)

۳۰ر جولائی

ڈاکٹر محمد دین تاثیر کے نام خط سے ظاہر ہے کہ نواب صاحب بھوپال نے انہیں ایک کتاب مقدمۃ القرآن لکھنے کے سلسلے میں تاحیات پانچ سو روپے ماہوار بخشش عطا فرمائی۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں لاہور کے ہنگامے پر تشویش ظاہر کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۰۹)

اگست

ایڈیٹر "پیشوا" کو رسول نمبر نکالنے پر مبارکباد دی۔ فرمایا۔ "بلاشبہ آپ نے اس سال پیشوا کے رسول نمبر کو سیرت رسول کی انسائیکلوپیڈیا بنا دیا ہے۔ یہی ایک ایسا رسول نمبر ہے جو تعلیمیافتہ جماعت کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۹۷)

۳ر اگست

کتاب "الطواسین" کے بارے میں فرمایا۔ "میرے لئے کوئی چیز اس سے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہو سکتی کہ مجھے ایک کتاب کے استعمال سے محروم کر دیا جائے۔"

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۹)

## ۱۹۳۰ء

۱۷ اگست

والدِ محترم شیخ نور محمد انتقال فرما گئے۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگارِ فقیر جلد اول ص ۱۰۰)

یکم ستمبر

والدِ مرحوم کے سلسلہ میں موصول ہونے والے تعزیتی پیغامات کا شکریہ مدیرِ "انقلاب" کے نام خط میں ادا کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۹۳)

۲ ستمبر

فقیر سید سراج الدین کے پی سی ایس میں ملازم ہونے پر فرمایا "مجھے یقین ہے کہ تم محنت و دیانت میں اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلو گے۔ صرف محنت و دیانت ہی ترقی کی راہیں کھولتی ہیں"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۱۹۸)

۳۰ ستمبر

سیکرٹری انجمن حمایتِ اسلام لاہور سے جنرل کونسل اور کالج کمیٹی کی ذمہ داریوں سے معذرت چاہی۔

(رفیع الدین ہاشمی خطوطِ اقبال۔ ص ۲۰۰)

۳۰ ستمبر

"طرحا" جہاز سے منشی طاہر الدین کے نام سفر کی روداد خط کی صورت میں لکھی۔ ۱۵ اکتوبر کے انقلاب میں اس خط کو صرف ایک دوست کے نام خط ظاہر کیا گیا ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۰۲-۲۱۰)

# ۱۹۳۰ء

۰ر نومبر

مسلم کانفرنس کے سلسلے میں مراد آباد تشریف لے گئے۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۳۷)

۱۵ر نومبر

دہلی مسلم کانفرنس سے متعلق سر آغا خاں کو تار دیا۔

(انقلاب - ۱۷ر اکتوبر ۱۹۳۰ء)

۲۳ر نومبر

پہلی گول میز کانفرنس میں مسلم مطالبات تسلیم نہ ہونے پر آپ نے دیگر اسلامی جماعتوں کے رہنماؤں کے ساتھ لندن میں مقیم مسلم مندوبین کے نام تار دیئے جو شائع ہوئے۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۱۰۹)

لاہور کے مسلم اکابرین کے ایک اجتماع میں شرکت کی۔

(انقلاب - ۲۵ر نومبر ۱۹۳۰ء)

۹ر دسمبر

آیۂ نور کے بارے میں فرمایا۔ "اس کا مقصود یہ نہیں کہ خدا مادی معنوں میں نور ہے۔ نور محض ایک استعارہ ہے اور اسے وجود باری کی مطلقیت پر اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ عالم مادی میں زمانۂ حال کی تحقیقات کی رو سے صرف نور ہی ایک ایسی چیز ہے جو اضافی طور پر مطلق ہے۔"

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۴۱)

۱۴ر دسمبر

مسلم لیگ کی مجلسِ استقبالیہ کا اجلاس آپ کی جائے سکونت پر ہوا۔ دسمبر میں منعقد ہونے والے اجلاس کو جنوری کے آخری ہفتے میں لاہور میں ہونے کی سفارش کی گئی۔

(انقلاب - ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۰ء)

## ۱۹۳۰ء

۱۱ر دسمبر

مسلم لیگ کا اجلاس بنارس کی جگہ الہ آباد میں ہونا قرار پایا۔
پروفیسر ہیل نے جرمنی سے ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' کے بارے میں فرمایا۔
کہا ''آپ کی کتاب عصرِ حاضر کے اہم ترین مظاہر میں سے ہے''
(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۱۵۱)

۲۹ر دسمبر

الہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں خطبۂ صدارت میں فرمایا ''میری
خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ایک ہی ریاست میں ملا دیا جائے۔
ہمیں اپنی جداگانہ مملکت چاہیے جس کی زبان، رہن سہن اور قومیت ایک ہو، مسلمانوں کا
علیحدہ طرزِ تمدن و تہذیب و معاشرت ہے''
(روزنامہ جنگ۔ اقبال ایڈیشن۔ ۲۰ر اپریل ۱۹۷۶ء)

## ۱۹۳۱ء

۲۰ر جنوری

اپنی نظموں کے بارے میں پروفیسر الف۔ ایم شجاع منعمی سے فرمایا ''میرے
زیرِ نظر حقائق اخلاق و ملی ہیں زبان میرے لئے ثانوی حیثیت رکھتی ہے''
(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول ص ۲۹۶)

یکم فروری

ڈاکٹر عباس علی خاں لمعہ کو مولانا محمد علی جوہر کے انتقال کی خبر دی اور ان کی اسلامی
سادگی، امانت و دیانت کے لئے احترام ظاہر کیا۔
(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۲۶۸)

## ۱۹۳۱ء

۱۸ اپریل

مولوی صلاح محمد سے فرمایا "اسلام پر ایک بہت نازک وقت ہندوستان میں آرہا ہے۔ مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ایک بہت بڑا نیشنل فنڈ قائم کریں اور اسکا روپیہ مسلمانوں کے تمدن اور سیاسی حقوق کی حفاظت اور انکی دینی اشاعت پر خرچ کیا جائے انکے اخباروں کی حالت درست کردی جائے۔ یہ کام نوجوان عصر خیار سے ہوگا جنکے دلوں میں خدا نے احساسِ حفاظتِ ملی پیدا کردیا ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبالنامہ حصہ دوم ص ۲۹۴)

۱۹ اپریل

"کتابوں کی طباعت کے سلسلہ میں یہ دستور رہا کہ کتاب کمیشن پر فروخت کردی جاتی ہے بشرطیکہ کل کتابیں خریدی جائیں اور قیمت یکمشت بوقت خریداری ادا کی جائے۔"

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۵۴)

۴ مئی

جُداگانہ انتخاب اور مسلمانوں کے دوسرے مطالبات کی حمایت میں ایک جلسہ موچی دروازہ سے متصل باغ میں منعقد ہوا۔ آپ نے صدارت فرمائی۔

(انقلاب - ۵ مئی، ۱۹۳۱ء)

۷ مئی

قومی سرمایہ کے بارے میں فرمایا کہ "اگر قومی سرمایہ مسلمان جمع کرسکیں تو میرا اندازہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں ہندوؤں کی بہ نسبت مادۂ قربانی اور اپنے حقوق کے لئے ایجیٹیشن کی جرأت زیادہ ہے۔"

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۶۸)

۱۲ مئی

بھوپال کانفرنس منعقدہ ۱۰ مئی کے بارے میں سر محمد شفیع مولانا شوکت علی

## ۱۹۳۱ء

اور مولانا شبیر وانی کے ساتھ ایک بیان جاری کیا۔

(انقلاب - ۱۵ر مئی ۱۹۳۱ء)

۱۳ر مئی

بھوپال کانفرنس سے واپسی پر دہلی ریلوے اسٹیشن پر ایک بیان نواب محمد اسماعیل خاں کے ساتھ جاری ہوا۔

(انقلاب - ۱۶ر مئی ۱۹۳۱ء)

۱۵ر مئی

بھوپال کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۱۲۰)

۱ر جون

شاکر صدیقی صاحب سے جو اصلاح کے لئے اپنا کلام بھیجتے رہتے تھے معذرت کی کہ "اصلاح سے معاف فرمائیے کہ نہ فرصت ہے نہ اہلیت۔"

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۱۱۶)

۳ر جون

۱۳ر مئی ۱۹۳۱ء کو مغلپورہ انجینئرنگ کالج کے مسلمان طلباء نے کالج کے پرنسپل اور رجسٹرار سے جو مسلمان قوم کا مخالف تھا۔ ملاقات کی اسکے متعلق جلسہ موچی دروازہ سے متصل باغ میں آپکی صدارت میں ہوا۔ آپ نے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۱۲۲)

۷ر جون

اسلام کے بارے میں مولوی صالح محمد سے فرمایا کہ "اسلام بحیثیت مذہب کے دین وسیاست کا جامع ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبالنامہ حصہ دوم ص ۲۹۲)

# ۱۹۳۱ء

۹ر جون

کلیات عزیز کے بارے میں فرمایا "خواجہ عزیز مرحوم کے قصائد و مخمسات جو انہوں نے قاآنی کی زمینوں میں لکھے ہیں وہ فارسی زبان کی موسیقیت اور خواجہ مرحوم کی اس زبان پر قدرت کا بیّن ثبوت ہیں۔ روحانی حقائق کو وہ نہایت آسانی سے لطافت کے ساتھ لکھ جاتے ہیں۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۹۷)

۳ر جولائی

لاہور میں ایک جلسہ مولانا داؤد غزنوی کے زیر صدارت مغلپورہ کالج تحقیقاتی کمیٹی کے چار مطالبات کی منظوری کے متعلق منعقد ہوا۔ آپنے تقریر فرمائی ہے۔

(انقلاب - ۵، جولائی ۱۹۳۱ء)

۱۴ر جولائی

مظلومین کانپور کی امداد کی اپیل اخبارات میں شائع کرائی۔

(انقلاب - ۱۴، جولائی ۱۹۳۱ء)

۲۳ر جولائی

شملہ سے مولانا غلام رسول مہر کو اطلاع دی کہ ۲۷ تک لاہور واپسی ہوگی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۹۷)

۳۰ر جولائی

سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کے نام خط سے اقتباسات سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع ہوئے۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرف اقبال۔ ص ۱۲۶)

۱۴ر اگست

گورنر پنجاب کے نام ایک برقیہ میں یوم کشمیر کے پرو پیگنڈے کے متعلق مری میں

## ۱۹۳۱ء

نکلنے والے جلوس پر پابندی پر گورنر سے مداخلت کی اپیل کی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتارِ اقبال۔ ص ۱۳۰)

**۱۴؍اگست**

مسلمانانِ لاہور نے ایک جلوس "یومِ کشمیر" منانے کے لئے نکالا۔ اختتام پر جلسہ ہوا آپ نے صدارتی تقریر فرمائی۔

(انقلاب - ۱۶؍اگست ۱۹۳۱ء)

مظلومینِ کشمیر کی امداد کے لئے جمع ہونے والی رقم کو مسلم بنک آف انڈیا میں جمع کرانے کی اپیل کی۔

(انقلاب - ۲۱؍اگست ۱۹۳۱ء)

**۱۹؍اگست**

سید نذیر نیازی سے ممالکِ اسلامیہ کی سیاحت کی آرزو ظاہر کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۴۳)

"حیات بعد ممات" کے بارے میں فرمایا۔ "انسانی کوشش اور فضلِ الٰہی پر منحصر ہے۔ ego کی زندگی بعد از موت یقینی ہے مرنے والوں سے اس زندگی میں اتحاد محض کامل انسانوں سے ممکن ہے ابدی موت اور زندگی خاص قسم کے اعمال سے متعین ہوتی ہے دوزخ اور جنت بھی زندگی کے مظاہر ہیں۔ انکی نوعیت کا تعین اس مرحلہ پر منحصر ہے جو زندہ شے نے حاصل کیا ہو۔ اس ضمن میں بہت سے امور عقلِ انسانی سے باہر ہیں۔ انکے متعلق بصیرت وایمان اور ذرائع سے پیدا ہوتا ہے"

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۴۳)

**۲۶؍اگست**

ٹریبیون میں مسٹر راگھون کے مضمون میں ایک فقرہ آپکی ذات اور وزارتِ کشمیر سے متعلق تھا۔ آپ نے اس افواہ کی پُرزور تردید مدیرِ انقلاب سے کی۔

(۔۔ اگست ۱۹۳۱ء)

## ۱۹۳۱ء

۸ر ستمبر

دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے۔

(حفیظ ملک۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان۔ ص ۲۸)

۸ر ستمبر

مدیر انقلاب کی وساطت سے ایک پیغام شائع ہوا۔

(انقلاب۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۱ء)

۹ر ستمبر

دہلی پہنچے۔ غلام رسول مہر ساتھ تھے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۷۹،۸۰)

دہلی اسٹیشن پر سپاسنامے پیش کئے گئے آپ نے جوابی تقریر کی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۱۳۵)

۲۰ر ستمبر

''ملوجا'' جہاز کے ذریعہ پورٹ سعید پہنچے۔ حاجی حکیم صدیق محمد سے ملاقات کی۔ اور مسلمانوں پر تشدد کے معاملات پر روشنی ڈالی۔

(انقلاب۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۳۱ء)

۸ر اکتوبر

سفارت خانۂ عراق کے سیکرٹری افغان بے کے یہاں دعوت میں مثنوی بروننگ رودم پر گفتگو کی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۲۳۳)

۹ر اکتوبر

البانیہ کے سفیر سے ملاقات کی۔

(انقلاب۔ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۱ء)

## ۱۹۳۱ء

مسٹر اور مسز پیتھک لارنس نے آپ کی دعوت کی جس میں آپ نے تقریر فرمائی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۲۲۴)

۱۱ر اکتوبر

مولانا فرزند علی صاحب امام مسجد لندن نے آپ کو مع ساتھیوں کے دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ آپ نے نومسلم انگریز نوجوان عبدالرحمٰن ہارڈی کی بچی کو سورۃ فاتحہ سنانے پر ایک پونڈ انعام دیا۔

(انقلاب ۔ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۱ء)

۱۳ر اکتوبر

سر ڈینی سن راس اسلامیات پر لیکچر دینے امریکہ جارہے تھے ملاقات کو آئے اور ان سے دو گھنٹے تک اسلامیات پر بات چیت رہی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۲۳۵)

۱۴ر اکتوبر

محترمہ فاطمہ العابد کی طرف سے ایک پر تکلف دعوت رٹز ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ آپ نے شرکت فرمائی۔

(انقلاب ۔ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۱ء)

۱۳ر نومبر

لندن یونیورسٹی کے پروفیسر گب کی طرف سے دی گئی دعوت میں جس میں طلبہ کی اکثریت تھی، "فلسفہ اور مذہب" کے موضوع پر تقریر کی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۲۳۶)

پانچ بجے شام انڈیا سوسائٹی کی دعوت پر ایک جلسے میں جس کی صدارت پروفیسر ینگ ہسبنڈ نے کی آپ نے فلسفہ اور شاعری پر عالمانہ خطبہ ارشاد کیا اور مختلف نظمیں سنائیں۔

(سید وحید الدین فقیر ۔ روزگارِ فقیر جلد ۲ ۔ ص ۱۹۰)

## سنہ ۱۹۳۱ء

**۶ر نومبر**

اقبال لٹریری ایسوسی ایشن کی طرف سے آپکے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ اسمیں گول میز کانفرنس کے مندوبین شریک تھے۔ ڈاکٹر نکلسن نے آپکا تعارف کرایا آپنے تقریر فرمائی اور شکریہ ادا کیا۔

(انقلاب - ۱۰ر نومبر ۱۹۳۱ء)

**۷ر نومبر**

لندن میں مسلمان طلبار نے سپاس نامہ پیش کیا۔

(سید وحید الدین فقیر: روزگار فقیر - ص ۱۹۸)

**۹ر نومبر**

ایس سی - ایم کلب لندن میں انگریز خواتین کی جانب سے دعوت میں شریک ہوئے۔

(سید وحید الدین فقیر: روزگار فقیر - ص ۱۹۸)

**۱۱ر نومبر**

ہندوستانی طلبار مقیم لندن نے آپکے اعزاز میں دعوت کا انتظام کیا۔

(انقلاب - ۲۹ر اکتوبر: ۱۹۳۱ء)

**۱۸ر نومبر**

مولانا غلام رسول مہر کے ساتھ روم پہنچے۔

(جنگ ۲۳ر اپریل: ۱۹۷۳ء)

**۲۲ر نومبر**

چار بجے پیرس پہنچے شام پونے ۸ بجے اٹلی پہنچے۔

(انقلاب - ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۱ء)

## ۱۹۳۱ء

۲۳ ر نومبر

اطالویوں کی ایک خاص علمی نشست میں تقریر کی۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۲۶۳)

۲۴ ر نومبر

روم کے آثارِ قدیمہ کی سیر کی۔

(انقلاب ۱۳ ر دسمبر ۱۹۳۱ء)

۲۹ ر نومبر

غلام رسول مہر، مولانا شفیع داؤدی کے ہمراہ برنڈزی سے مصر کے لئے روانہ ہوگئے۔

(جنگ۔ اقبال ایڈیشن ۲۰ ر اپریل ۱۹۷۶ء)

یکم دسمبر

وکٹوریہ جہاز میں ساتھیوں کے ہمراہ اسکندریہ پہنچے۔

(جنگ۔ اقبال ایڈیشن ۲۰ ر اپریل ۱۹۷۶ء)

اسکندریہ سے ساڑھے چھ بجے قاہرہ پہنچے۔ شبانِ مصر کے نام پیغام دیا کہ "نوجوانانِ مصر سے میری آرزو ہے کہ وہ پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وفادار رہیں۔"

مولانا مہر کی تصویر اخبارات میں آپ کی تصویر کی حیثیت سے چھپتی رہی، پھر معذرت کے ساتھ شائع ہوئی۔

۲ ر دسمبر

اہرامِ مصر کی سیر سے واپسی پر مشہور شارح بخاری بدرالدین الحسینی کے تعزالعین کو دیکھا۔ مرزا مہدی کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا جس میں مولانا شوکت علی، زاہد علی، الشفیع داؤدی، رشید رضا، شیخ الازہر اور دوسرے احباب شامل تھے۔

۳ ر دسمبر

احمد ذکی پاشا کے عصرانہ میں شرکت کی۔

## ۱۹۳۱ء

۴ر دسمبر

غلام رسول مہر، محمود احمد عرفانی کے ہمراہ آثارِ قدیمہ کی سیر کی اور فراعنہ کے دور کا میوزیم دیکھا۔ آپ کے اور مولانا مہر کے اعزاز میں جمعیت الرابطۃ الہندیہ کی جانب سے دعوت کا اہتمام ہوا۔ ۱۵۰ مصری حضرات نے شرکت کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ہندوستان و مصر کے مضبوط تعلقات کا ذکر کیا۔

۷ بجے شام شبان المسلمین کے دفتر میں انگریزی میں تقریر کی۔ تقریر کے خاتمے پر چند کتابیں تحفتہً آپ کو پیش کی گئیں۔

۵ر دسمبر

محمد ماضی ابوالعزائم کی کار سے مقاماتِ مقدسہ دیکھے گئے۔

جامعہ الازہر تشریف لے گئے وہاں فرمایا "راستہ وہی ہے قافلہ بدل گیا ہے اور اگر آپ موجودہ قافلے کے حالات و ضروریات کا خیال نہ فرمائیں گے تو پیشِ نظر مقصد میں کامیابی نہ ہوگی" یہاں بھی آپ کو کتابیں پیش کی گئیں۔ شام چھ بجے بذریعہ ریل فلسطین روانہ ہو گئے۔

(جنگ، اقبال ایڈیشن ۔ ۲۳ر اپریل ۱۹۳۱ء)

۱۴ر دسمبر

یروشلم سے ہندوستان کی طرف مراجعت سے قبل مؤتمر عالمِ اسلامی میں الوداعی تقریر کی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۱۴۳)

۳۰ر دسمبر

وطن واپس پہنچے۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوباتِ اقبال، ص ۷۹)

## ۱۹۳۲ء

جاوید نامہ۔ لاہور سے شائع ہوا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۷۹)

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے۔

(سید عبدالواحد معینی - نقشِ اقبال۔ ص ۱۵۱)

فارسی مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" شائع ہوئی۔

(عبدالقوی دریابادی، فلسفۂ اقبال۔ ص ۲۰)

جنوری

جاوید اقبال کے نام ایک تصویری کارڈ ہسپانیہ سے بھیجا اور مسجد قرطبہ کے بارے میں فرمایا "میں خدا کا شکرگزار ہوں کہ اس مسجد کے دیکھنے کے لئے زندہ رہا یہ مسجد تمام دنیا کی مساجد سے بہتر ہے خدا کرے تم جوان ہو کر اس عمارت کے انوار سے اپنی آنکھیں روشن کرو۔" جاوید اقبال کو اگست ۱۹۷۵ء میں یہ موقع ملا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۲۳-۲۲۴)

یکم جنوری

کل دنیا مسلم کانگریس کے تاثرات کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی - حرفِ اقبال۔ ص ۱۷۲)

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نمائندے سے ملاقات کی۔ اور گول میز کانفرنس میں مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(انقلاب - ۳ جنوری ۱۹۳۲ء)

۸ جنوری

دہلی پہنچے اور اسی روز واپس روانہ ہو گئے۔

(سید نذیر نیازی، مکتوباتِ اقبال۔ ص ۸۰)

۱۷ جنوری

خواجہ عبدالرحیم بار ایٹ لا، مجلس مرکزِ اقبال لاہور کو اپنے خطبات پڑھنے کی

## سنہ ١٩٣٢ء

تنقیص کی شکو ہر صورت میں حرام اور اسلام کے نزدیک زمین کو امانت قرار دیا۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ٢٣٥)

٣٠ رجنوری

گوٹ کی تکلیف کے باعث دہلی کے سفر سے معذرت کی۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس اسلامی حقوق ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شامل نہ ہوسکنے پر اظہار افسوس کیا۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ٩٩)

٢٩ رفروری

مولانا غلام رسول مہر کو جاوید کی علالت کے باعث نواب بھوپال کی دہلی آنے کی دعوت کے سلسلے میں روانگی ملتوی ہونے کی اطلاع دی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ١٩٩)

٢١ رمارچ

لاہور میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں خطبۂ صدارت میں تجاویز پیش کیں۔

(رئیس احمد جعفری - اقبال اور سیاست ملی - ص ٢٩١)

٢٢ رمارچ

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں اختتامی خطبہ دیا۔

(انقلاب - ٢٣ رمارچ سنہ ١٩٣٢ء)

پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کے حقوقِ اکثریت کے متعلق بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ١٤٠)

٧ راپریل

احمدیت کے بارے میں نذر حسن چودھری سے فرمایا "میرے نزدیک مہدی مسیحیت اور مجددیت - ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ میرے عقیدۂ ناقص میں

## ۱۹۳۲ء

زمانۂ حال کی طبائع کے لئے موزوں نہیں۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۴۲-۲۴۳)

۲۱رمئی

محمد عبدالقوی فانی کے مجموعۂ قصائد "گلزار عثمانی" کے بارے میں فرمایا "آپکے قصائد بہت شاندار ہیں ایک ایسے زمانے میں جب ہندوستان میں فارسی ادب کا مطالعہ انتہائی محدود ہو کر رہ گیا آپکے قصیدے بڑا امتیاز ہیں۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۱۳)

۲۳رمئی

مس فارقوہرسن کے نام خط میں دوسری گول میز کانفرنس کی کارروائی اور بمبئی فسادات کا ذکر کیا اور مسلمانوں کے لئے انکی کوششوں کا شکریہ ادا کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال ص ۲۱۴-۲۱۵)

۵رجون

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرف اقبال۔ ص ۱۶۳)

۸رجون

فری پریس جرنل کے مالک اور ایڈیٹر سدانند کے خلاف مولانا شوکت علی کے مقدمۂ ازالۂ حیثیت عرفی کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا اور بمبئی کے فسادات کے ختم نہ ہونے کا افسوس کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۰۹)

۱۱رجون

اسلامی تاریخ کے مضمون کو بی اے کے کورس سے خارج کرنے پر مسلم انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسے کی صدارت کی اور خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔

(انقلاب - ۱۳رجون ۱۹۳۲ء)

# ۱۹۳۲ء

۲۹ر جون

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلسِ انتظامیہ کا اجلاس ملتوی ہو گئے پر پہلا بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۷۲)

۶ر جولائی

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلسِ انتظامیہ کا اجلاس ملتوی ہونے پر دوسرا بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۷۵)

۴ر اگست

سکھ مسلم مسئلہ پر سر جوگندر سنگھ کی گفت و شنید کی تجویز کے بارے میں بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۸۱)

۱۰ر اگست

سکھ مسلم مسئلہ پر گفت و شنید کے متعلق آل انڈیا مسلم کانفرنس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کی وضاحت بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۸۳)

۱۷ر اگست

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق پنڈت موتی لال نہرو نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے تار دیا۔ آپ نے اُنکے جواب میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا۔

COMMITTED TO JOINT STATEMENT ALREADY ISSUED FROM LAHORE. SORRY CANNOT NOW SIGN ANOTHER STATEMENT, CONFERENCE ESSENTIAL.

(بشیر احمد ڈار ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۰۰)

# ۱۹۳۲ء

۲۳ر اگست *

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۸۵)

۲۶ر اگست

سعید نفیسی کے نام خط میں اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ موصوف کی نگاہ میں زبورِ عجم قابلِ قبول ٹھہری ساتھ ہی پیامِ مشرق بھیجنے کا وعدہ کیا۔

(بشیر احمد ڈار ۔ انوارِ اقبال ۔ ص ۲۹۱)

۱۳ر ستمبر

پونا سمجھوتے سے متعلق بیان دیا۔

(انقلاب ۔ ۲۰ر ستمبر ۱۹۳۲ء)

۲۹ر ستمبر

فلسفیانہ مضمون IS RELIGION POSSIBLE

ارسطو سوسائٹی کے ایماء پر تکمیل کو پہنچا۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوباتِ اقبال ۔ ص ۸۳)

اکتوبر

"نیرنگِ خیال" کا اقبال نمبر، بدرالدین حسن اور حکیم محمد یوسف کی زیرِ ادارت ستمبر اکتوبر میں لاہور سے شائع ہوا۔

۱ر اکتوبر

ہندو رہنماؤں، نیشنلسٹ مسلمانوں اور خلافتی رہنماؤں کے درمیان ہندو مسلم مفاہمت کے مسئلہ سے متعلق بیان دیا۔

(انقلاب ۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

# ۱۹۳۲ء

۸ر اکتوبر

قوم پرست مسلم لیڈروں کی لکھنؤ کانفرنس کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۸۹)

لکھنؤ میں مسلم رہنماؤں کی مجوزہ کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہونے پر ایک تار ارسال کیا جس میں کانفرنس کی تجویز پر نظرثانی کی درخواست کی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۱۵۹)

۱۰ر اکتوبر

ڈاکٹر انصاری اور مسٹر شروانی کے تار کے جواب میں بیان دیا۔

(انقلاب ۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

۱۱ر اکتوبر

سردار سلیمان قاسم متھا نے ایک تار میں لکھنؤ کانفرنس کو اسلام و ہندوستان کے لئے مضر قرار دیا۔ آپ نے جوابی تار روانہ کیا۔

(انقلاب ۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

۱۷ر اکتوبر

لکھنؤ کانفرنس میں منظور شدہ قرارداد کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرفِ اقبال ۔ ص ۱۹۱)

تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے یورپ روانہ ہونے سے قبل بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۱۶۲)

تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوباتِ اقبال ۔ ص ۹۳)

ایک مکتوب میسڈرڈ سے مدیر انقلاب کو موصول ہوا جس میں بخیریت میسڈرڈ پہنچنے کی اطلاع درج تھی۔

(محمد رفیق افضل ۔ گفتارِ اقبال ۔ ص ۱۶۰)

## ۱۹۳۲ء

جاوید اقبال کے نام دو تصویری کارڈ بھیجے جن پر مسجد قرطبہ کے دو عکس چھپے ہوئے تھے۔

(انقلاب - ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء)

**۳ نومبر**

سعید نفیسی کے "پیام مشرق" اور "زبور عجم" کی پسندیدگی اور فارسی کے معیاری ہونے کی سند پر خوشی اور فخر کا اظہار کیا اور ایران و دانشوران ایران کی دید کی آرزو ظاہر کی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۲۹۱)

**دسمبر**

سید سجاد حیدر یلدرم کو خط کی پشت پر فارسی نظم "تہنیت" علی گڑھ میگزین کے خاص نمبر کے لئے لکھ کر بھیجی۔ ترکی شاعر محمد عاکف کی کتاب "صفحات محمد عاکف" پر تبصرہ دیا اور فرمایا محمد ثانی کے دیوان میں کوئی شعریت نہیں۔"

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال - ص ۱۵۱-۱۵۲)

**۲۹ دسمبر**

تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے بعد مختار و جاوید کے نام خط میں "کانٹے وردی" جہاز کے ذریعہ ۲۲ فروری کی صبح کو بمبئی پہنچنے کی اطلاع دی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۱۰۱)

روم کا سفر کیا اور مسولینی سے ملاقات کی۔ اسپین کے سفر کے دوران مسجد قرطبہ میں نماز ادا کی۔

(فقیر سید وحید الدین - روزگار فقیر ص ۲۲۵)

"آئینۂ عجم" کے نام سے میٹرک کے طلباء کے لئے فارسی نظم و نثر مرتب کی یہ لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید - ببلیوگرافی آف اقبال - ص ۲۲)

## ۱۹۳۳ء

میڈرڈ یونیورسٹی میں ہسپانیہ اور عالمِ اسلام کا ذہنی ارتقاء کے عنوان سے ایک لیکچر دیا۔

(ابو سعید نورالدین ۔ اسلامی تصوف اور اقبال۔ ص ۴۰)

جنوری

میڈرڈ سے مہر کے نام خط میں صدرِ جمہوریہ سے ملاقات کا امکان ظاہر کیا۔ اور قیامِ ہسپانیہ کے دوران پروفیسر آسن کی صدارت میں ایک لیکچر دینے کی اطلاع دی جو اسپین کے اخبار میں روداد کی صورت میں شائع ہوا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۱۰۳)

۲۱ جنوری

منشی طاہر دین کے نام خط میں ۲۲ فروری کو بمبئی پہنچنے اور ۲۳ جنوری کو میڈرڈ میں "اسلام و ہسپانیہ" کے موضوع پر لیکچر دینے کی اطلاع دی۔ خط میں غلطی سے تاریخ ۲۳ فروری درج ہو گئی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۱۱)

فروری

تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے بعد وطن واپس آئے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۹۳)

ایڈیٹر انقلاب کو بغیر کسی القاب و آداب کے لکھا "مرنے سے پہلے قرطبہ ضرور دیکھو"۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۱۹۲)

۲۵ فروری

لاہور پہنچنے پر اراکین جمعیت الاسلام لاہور کی طرف سے خواجہ فیروز الدین نے سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے اظہارِ تشکر فرمایا۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتارِ اقبال۔ ص ۱۶۹)

# ۱۹۳۳ء

۲۱ فروری

یورپ کے حالات کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی - حرف اقبال، ص ۱۹۳)

۲۷ فروری

"مسلم نیوز سروس" کے نمائندے کو گول میز کانفرنس اور سفر اسپین کے متعلق بیان دیا۔

(انقلاب - یکم مارچ، ۱۹۳۳ء)

یکم مارچ

آپ کے اعزاز میں اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے ایک عصرانہ ٹاؤن ہال باغ میں ہوا۔ آپ نے مختصر تقریر کی اور شکریہ ادا کیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۱۶۰)

۱۸ مارچ

پروفیسر آرنلڈ کے انتقال پر سر جھکا کر خوب روئے۔ لیڈی آرنلڈ کے نام تعزیتی تار میں فرمایا "اقبال اپنے دوست اور اپنے استاد سے محروم ہو گیا۔"

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال، ص ۹۶، ۹۷)

لارڈ لوتھین کے نام خط میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے خطبات کی اشاعت پر رضامندی کا اظہار کیا۔ پیرس میں برگساں سے دو گھنٹے تک گفتگو، پروفیسر آئنسٹن سے ملاقات اور تیسری گول میز کانفرنس کی سفارشات پر مشتمل "قرطاس ابیض" کے منظر عام پر آنے کی اطلاع دی۔

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال، ص ۲۲۳، ۲۲۴)

# ۱۹۳۳ء

۱۸ مارچ

دہلی پہنچے۔ ڈاکٹر انصاری کے دارالسلام میں قیام فرمایا۔ جامعہ کے ایک جلسہ میں غازی رؤف پاشا نے خطبہ سے قبل آپکے لئے فرمایا کہ "آپ ہمارے پیر ہیں"۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۹۸)

غازی رؤف پاشا کے خطبہ "وطنیت اور اتحادِ اسلامی" کے بعد بحیثیت صدر خطاب کیا۔ اسلام کی تازہ بیداری، مسئلہ اجتہاد، خلافت اور اتحادِ اسلامی پر تقریر کی۔ پین اسلامزم کے بارے میں فرمایا۔ "یہ ایک باطل اصطلاح ہے جسے یورپ کے سیاستدانوں نے عالمِ اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کے لئے وضع کیا۔"

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۹۹)

۲۰ مارچ

قرطاسِ ابیض میں مرتب کئے ہوئے آئین کے متعلق بیان شائع ہوا

(لطیف احمد شروانی۔ حرفِ اقبال۔ ص ۱۹۳)

۲۱ مارچ

صوفی غلام محی الدین سے جاوید نامہ کے بارے میں فرمایا۔ "یہ نظم ایک قسم کی ڈیوائن کومیڈی ہے مترجم کا اس سے یورپ میں شہرت حاصل کرلینا یقینی امر ہے۔"

(شیخ عطاءاللہ۔ اقبالنامہ حصہ اول، ص ۳۰۰)

۵ اپریل

دہلی تشریف لے گئے جامعہ دہلی میں ایک لکچر "لندن سے غرناطہ تک" ارشاد فرمایا۔ صدارت ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ نے کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۱۰۹)

۱۹ مئی

چینی ترکستان میں بغاوت پر بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی حرفِ اقبال ص ۱۹۲)

## ۱۹۳۳ء

۲۹ رمئی

ڈاکٹر سید یامین الحسن نے ایم۔ اے کا مقالہ ECONOMIC THEORY OF ISLAM. مشورہ کے لئے روانہ کیا آپ نے اُسے پڑھنے سے معذوری ظاہر کی مگر مسولینی کے نظریات اور آر۔ لیوی کی کتاب "عمرانیات" کا مطالعہ تجویز کیا۔ بالشوزم کو انتہا پسندی کا مظہر اور اسلام کو اعتدال کا راستہ قرار دیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال ص ۲۲۰-۲۲۹)

۷ رجون

ریاست کشمیر میں فسادات کے متعلق بیان جاری ہوا۔

(رئیس احمد جعفری۔ اقبال اور سیاست ملی۔ ص ۲۹۸)

۱۶ رجون

حکومت برطانیہ نے جدید دستور ہند کے بارے میں قرطاس ابیض شائع کیا آپ نے غلام رسول مہر اور عبدالمجید سالک کو مشورہ کے لئے طلب کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۰۶)

۳۰ رجون

نئی کشمیر کمیٹی بنائی اور ملک برکت علی کے ساتھ ایک اپیل شائع کی۔

(انقلاب۔ ۳۰ رجون ۱۹۳۳ء)

۱۳ رجولائی

پنجاب میں مسترد دارہ فیصلہ کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرف اقبال۔ ص ۲۰۷)

۲۷ رجولائی

مولانا عبدالماجد دریابادی نے وطنیت کے اصول پر اسلام کے اصول اجتماع کو ترجیح دینے میں اقبال کو امام العصر کہا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ اول۔ ص ۲۴۳)

# ۱۹۳۳ء

۱۱ر اگست

وائسرائے ہند کو سرحد پر بمباری بند کرنے کے بارے میں ایک تار روانہ کیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتار اقبال - ص ۱۸۸)

۳ر ستمبر

سید سلیمان ندوی کو علوم اسلام کی جدید تشریح کا فرض ادا قرار دیا۔ دارالمصنفین سے حکمائے اسلام پر ایک کتاب کی اشاعت کی ضرورت پر زور دیا۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ اول - ص ۱۲۶)

۱۴ر ستمبر

نواب بہادر یار جنگ سے فلسطین کمیٹی کے فنڈ میں امداد کی درخواست کی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۲۱۳)

۱۹ر ستمبر

کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر فضل حسین کے اتحاد ممالک اسلامیہ سے متعلق بیان کی وضاحت میں ایک بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی - حرف اقبال - ص ۲۰۸)

۲۵ر ستمبر

ہندوستان کی سیاسیات کے بارے میں مس فارقوہرسن کو لکھا۔ "گاندھی جی سیاست سے کنارہ کش ہو گئے۔ پنڈت جواہر لال ہندوستان کی کشتی کے ناخدا ہیں۔ غالب ہے کہ ہندوستان کی سیاست اب کمیونزم کا راستہ اختیار کرے۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم - ص ۲۹۱ - ۲۹۲)

یکم اکتوبر

علامہ سید سلیمان ندوی اور سید راس مسعود کے ہمراہ محمد نادر شاہ، شاہ افغانستان کی دعوت پر افغانستان کا دورہ کیا۔

(حفیظ ملک - دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان - ص ۳۱)

# ۱۹۳۳ء

۲ر اکتوبر

تحریک کشمیر کی صدارت کی پیشکش نامنظور کرنے کے بارے میں بیان دیا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرف اقبال ۔ ص ۲۰۱)

۴ر اکتوبر

میجر سید نذیر علی ، اے ۔ ڈی ۔ سی فرمانروائے بہاولپور کا تعارف مس فارقوہرسن سے کراتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ نواب صاحب کو نیشنل لیگ ایک شایان شان استقبالیہ دے اور انہیں انگلستان کے شرفاء سے متعارف کرائے۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ۔ ص ۲۱۱)

۹ر اکتوبر

مجوزہ افغان یونیورسٹی کے بارے میں بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرف اقبال ۔ ص ۲۰۹)

۱۲ر اکتوبر

شیخ محمد عبداللہ (کشمیر) سے مسلم کانفرنس کشمیر میں شرکت سے معذوری ظاہر کی اور فرمایا "باہم آہنگی ایک ایسی چیز ہے جو تمام سیاسی و تمدنی مشکلات کا علاج ہے۔ ہندی مسلمانوں کے کام اب تک محض اسی وجہ سے بگڑتے رہے"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ۔ ص ۳۹۹ ۔ ۴۰۰)

۱۹ر اکتوبر

کابل یونیورسٹی کے بارے میں فرمایا کہ "تعلیمیات افغانستان ہندوستان کا بہترین رہنما ثابت ہوگا"

(ابو سعید نور الدین ۔ اسلامی تصوف اور اقبال ۔ ص ۲۱۰)

۶ر نومبر

افغانستان کے حالات کے متعلق بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی ۔ حرف اقبال ۔ ص ۲۱۰)

## ۱۹۳۲ء

گول میز کانفرنس میں مسلم مندوبین کے رویّے کی وضاحت میں بیان دیا۔

(لطیف احمد شروانی - حرفِ اقبال - ص ۲۱۲)

فلسطین کی صورتِ حال کے بارے میں برقیہ، وائسرائے ہند کے نام ارسال کیا۔

(انقلاب - ۹ر نومبر ۱۹۳۲ء)

۸ر نومبر

روڈز لیکچر کے لئے اپنا موضوع " زمان و مکان فلسفۂ اسلام کی تاریخ میں" تجویز فرمایا۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۱۱۸)

۱۲ر نومبر

جدّہ و مکّہ ریلوے کے بارے میں بیان دیا۔

(انقلاب ۱۲ر نومبر ۱۹۳۲ء)

۱۵ر نومبر

محمد نادر شاہ غازی شہنشاہ افغانستان کے قتل ہونے پر اعلیٰ حضرت محمد ظاہر شاہ اور وزیر اعظم کے نام تعزیت کے پیغامات ارسال کئے۔

(انقلاب - ۱۵ر نومبر ۱۹۳۲ء)

۲۴ر نومبر

صدر نیشنل لیگ لندن کے نام تار ارسال کیا۔

(انقلاب - ۲۶ر نومبر ۱۹۳۲ء)

۴ر دسمبر

پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری دی۔

(سید وحید الدین فقیر - روزگارِ فقیر - جلد ۲ ص ۲۳)

# ۱۹۳۴ء

• «مسافر» کی اشاعت، لاہور سے ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید، ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۲)

پروفیسر حمید احمد خاں کی تعریف ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین سے کی، "جہاں تک میں نے دیکھا انھیں ادب اور فلسفہ سے بہت شغف ہے بلا شبہ وہ انگریزی ادب و فلسفہ کے بہت کامیاب لکچرر ثابت ہوں گے۔ وہ اسلامی ثقافت و تاریخ کے بارے میں بہت پرجوش ہیں میں زیادہ سے زیادہ مسلم اساتذہ کو ان جیسا دیکھنا چاہتا ہوں۔" جنوری ۱۹۳۴ء میں حمید احمد خاں اسلامیہ کالج میں لکچرر مقرر ہو گئے۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۸۴۔۱۸۵)

جنوری

عید کے موقع پر دہی ڈال کر سویاں کھا لیں جس سے شدید کھانسی و نزلہ میں مبتلا ہو گئے۔

(سید وحید الدین فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۰۹)

یکم فروری

سید سلیمان ندوی سے توسیع اختیارات امام کے اصول صدقہ و خیرات کے فرق کے بارے میں استفسار کیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۱۸۴۔۱۸۵)

۹ فروری

سید غلام شبیر بخاری کے نام خط میں بالمشافہ گفتگو کا طریقہ تجویز کیا۔ اور فرمایا: "اسلام نام ہے علمائے باعمل کی صحبت کا۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۳۰۔۲۳۱)

۱۴ فروری

ڈاکٹر بہجت رکن انجمن اتحاد و ترقی کے لکچر کی صدارت سے بوجہ علالت

# ۱۹۳۴ء

مخدوری ظاہر کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۱۲۶)

۱۳؍فروری

حالاتِ کشمیر کے متعلق وائسرائے ہند کے نام تار بھیجا۔

(انقلاب ۔ ۱۴؍فروری ۱۹۳۴ء)

۲۷؍فروری

ایک ایسے ادارہ کے قیام کا ارادہ ظاہر کیا جسکا مقصد مفید کتابوں کی اشاعت ہو۔ اچھے لٹریچر کی اشاعت کو ضروری قرار دیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۱۲۸)

۳؍مارچ

مجلسِ اقوام اور لندن ٹائمز کو برقی پیغام ارسال کیا۔

(انقلاب ۔ ۹؍مارچ ۱۹۳۴ء)

۹؍مارچ

ڈاکٹر سید یامین ہاشمی کے نام خط میں یہ ارادہ ظاہر کیا کہ "ایک پبلشنگ فرم یہاں بنایا جائے خواہ شراکت کے اصول پر خواہ کمپنی کی صورت میں آپ اس فرم میں شریک ہو سکتے ہیں یا اس کی ملازمت اختیار کر سکتے ہیں"

(بشیر احمد ڈار ۔ انوارِ اقبال۔ ص ۱۲۰)

۱۰؍مارچ

عباس علی خاں لمعہ سے فرمایا "انگریزی بلینک ورس کی تقلید میں جو نظمیں لکھی جاتی ہیں یہ روش آئندہ مقبول نہ ہوگی۔ نظموں کے لئے اعلیٰ موضوعات اور مضامین کا انتخاب ضروری ہے۔ شاعری کی جان تو شاعر کے جذبات ہیں۔ اظہار پُر اثر ہونا چاہئے اگر پابندیٔ عروض کی خلاف ورزی کی تو شاعری کا قلعہ ہی منہدم ہو جائے گا۔"

# ۱۹۳۴ء

۲۴ مئی

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو فرقہ وارانہ اعلان کے متعلق بیان دیا۔

(انقلاب - ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء)

جون

ڈاکٹروں نے ایکسرے ایکسپوزر کا علاج تجویز کیا۔ حکیم نابینا صاحب سے مشورہ طلب کیا۔ حکیم صاحب نے بالمشافہ ملاقات پر زور دیا۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۱۴۲)

۱۲ جون

حکیم نابینا صاحب سے ۱۱ جون کو ملاقات کی اور پھر بذریعہ خط بعض پھلوں اور دواؤں کے متعلق استفسار کیا۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۱۴۲)

۱۶ جون

گلے میں خارش اور شدید قبض کی شکایت کی۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۱۴۲)

۱۷ جون

حکیم نابینا صاحب سے اوقات خاص میں یاد رکھنے کی درخواست کی۔ حکیم صاحب عبادت گزار صوفی منش بزرگ تھے۔

(سید نذیر نیازی - مکتوبات اقبال - ص ۱۴۶)

۱۹ جون

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق کانگریس کے نظریہ کی وضاحت میں بیان دیا۔

(لطیف احمد شروانی - حرف اقبال - ص ۲۱۷)

## ۱۹۳۴ء

کانگریس کے رویّہ کی مذمت میں بیان دیا۔

(محمد رفیق افضل - گفتارِ اقبال - ص ۱۸۴)

۲۰ر جون

حکیم نابینا صاحب سے دُعا کرنے کے سلسلے میں فرمایا ۔ میں نے زمانۂ حال سے خیر القرون کی طرف ہجرت کی ہے۔ روحانی نہیں تو دماغی اعتبار ہی سے اس واسطے میرا ان پر حق ہے اور میں ان سے اسی سلوک کا متوقع ہوں جو انصار نے مہاجرین سے کیا تھا ۔ حکیم صاحب نے دُعا فرمائی۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۱۵۰)

۲۳ر جون

آواز کی حالت دن میں بہتر ہونے اور طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت خراب ہونے کی وجہ دریافت کی۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۱۵۵)

۲۹ر جون

جاوید اقبال ۔ چوہدری محمد حسین ، منشی طاہر الدین اور علی بخش کے ہمراہ سرہند تشریف لے گئے ۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۱۶۲)

۳۰ر جون

شام کے وقت سرہند سے واپس لاہور آئے ۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۱۶۹)

۵ر جولائی

ڈاکٹر یار محمد خاں نے رسولی کے اندیشہ کو غلط قرار دیا شاہ رگ کے پھیلاؤ کا امکان ظاہر کیا۔

(سید نذیر نیازی - مکتوباتِ اقبال - ص ۱۶۹)

# ۱۹۳۴ء

۶ر جولائی

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کے عنوان پر ہوم ڈیپارٹمنٹ کی قرارداد پر تبصرہ کیا۔

(محمد رفیق افضل۔ گفتارِ اقبال۔ ص ۱۸۵)

۱۳ر جولائی

ڈاکٹروں نے شاہ رگ کے پھیلاؤ کو ورم قرار دیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۱۷۰)

۱۶ر جولائی

گردن پر لیپ کرنے کی تجویز کے بارے میں حکیم نابینا صاحب سے استفسار کیا اور بھیپھڑا کھانے سے بوجہ کراہت معذوری ظاہر کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۱۷۱)

۲۷ر جولائی

رفیق غزنوی کی گائی ہوئی اپنی غزلوں کا ایک ایک مصرع لکھوانے کی تاکید سید وحید الدین فقیر کو کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۳۱-۲۳۳)

۲۸ر جولائی

آواز میں کشائش نہ ہونے اور محمد اسد کے تقرر کی اطلاع دی۔ کالج کی کمیٹی نے تقرر منظور کیا تھا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۱۷۸)

ایک خط میں مس فارقوہرسن کی تعریف کی کہ ہندوستانی مسلمان عربوں کے لئے انکی خدمات کو بہ نظرِ ستائش دیکھتے ہیں۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۲۹۲)

# ۱۹۳۴ء

۳۰ جولائی

ڈاکٹر یامین ہاشمی کو عجمیت سے احتراز کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ "زمانۂ حال میں عجمیت سے اجتناب لازم ہے۔ ہر وقت مسلمان کا فرض ہے کہ جو قوت خدا تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہے اُسے اسلام کی خدمت اور اقوام و ملل اسلامیہ کے احیاء و بیداری میں صرف کرے۔"

اپنے مقاصد کے بارے میں فرمایا۔ "میرے مقاصد شاعرانہ نہیں بلکہ مذہبی اور اخلاقی ہیں۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال، ص ۱۹۲۔۱۹۳)

## جولائی/اگست

پروفیسر طاہر فاروقی کے نام خط میں جشن فردوسی ہزار سالہ منعقدہ ۲۱، ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء میں بوجہ علالت شرکت سے معذوری ظاہر کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال، ص ۲۲۳، ۲۲۴)

۵ اگست

ملیریا میں مبتلا ہو گئے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال، ص ۱۸۲)

۹ اگست

بخار اتر گیا۔

"مسافر" کتابت کو دے دی گئی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال، ص ۱۸۳)

۱۹ اگست

"نشان منزل" کا نام بدل کر "بال جبریل" تجویز کیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال، ص ۱۸۸)

# ۱۹۳۴ء

۲۲ اگست

سر چکرانے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے کی شکایت کی ۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوبات اقبال ۔ ص ۱۸۹)

۲۴ اگست

شوکت تھانوی کے مجموعۂ کلام "قہرستان" کے بارے میں فرمایا "اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کے اسلوب بیان میں جدت ہے بعض جگہ بہت خوب کہا ہے۔"

(بشیر احمد ڈار ۔ انوار اقبال ۔ ص ۲۴۹)

۲۸ اگست

سر کا چکر اور آنکھوں کے آگے اندھیرے کی شکایت ، حاذق ری ۔ الیے کے لئے حکیم صاحب سے دوا منگوائی ۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوبات اقبال ، ص ۱۹۳)

۹ ستمبر

مکان کی تعمیر کے لئے روپے کی ضرورت کا اظہار کیا ۔ اپنی تمام کتابوں کا حق تصنیف جاوید اقبال کے نام ہبہ کرکے دستاویز رجسٹری کرانے کی اطلاع دی ۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوبات اقبال ۔ ص ۱۹۶)

۲۱ ستمبر

علیگڑھ کے حالات کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا ۔ وہاں ایک ANTI GOD سوسائٹی قائم ہوئی تھی جو بعد میں توڑ دی گئی ۔

(سید نذیر نیازی ۔ مکتوبات اقبال ، ص ۲۰۱، ۲۰۲)

۱۹ ستمبر

میاں عبدالعزیز بار ایٹ لا اور سید امجد علیشاہ کے دستخطوں سے ایک تحریر آیا ہوا ، سر فیروز خاں نون کو بھیجی گئی ۔

(انقلاب ۔ ۲۰ ستمبر ۔ ۱۹۳۴ء)

# ۱۹۳۴ء

۲۷ ستمبر

دردِ شانہ کی شکایت عود کر آئی۔ حکیم نابینا صاحب نے درد قلبی تشخیص کیا۔

(سید نذیر نیازی، مکتوبات اقبال ص ۲۲۷)

۲۹ ستمبر

مسز سروجنی نائیڈو کا پتہ دریافت کیا۔

(سید نذیر نیازی، مکتوبات اقبال، ص ۲۰۱)

۲۰ اکتوبر

اہلیہ کی صحت کے بارے میں حکیم نابینا صاحب سے مشورہ کیا۔

(سید نذیر نیازی، مکتوبات اقبال ص ۲۱۴)

۳۱ اکتوبر

اہلیہ کے خون میں سرخ ذرات کی کمی تشخیص کی گئی۔ حکیم صاحب سے دوائیں تجویز کرنے کی استدعا کی۔

(سید نذیر نیازی، مکتوبات اقبال، ص ۲۱۸)

۳ نومبر

کناٹ سرکس میں حکیم نابینا صاحب کے وقف پر انکم ٹیکس عائد کرنے کے خلاف قانونی طریقہ پر اپیل کا مشورہ دیا۔

(سید نذیر نیازی، مکتوبات اقبال، ص ۲۲۵)

۶ دسمبر

محمد جمیل بنگلوری کے نام خط میں گلے کی تکلیف کا ذکر کیا اور بغرض علاج ویانا جانے کا خیال ظاہر کیا۔

(شیخ عطاء اللہ، اقبال نامہ حصہ دوم ص ۹۲)

# ۱۹۳۵ء

اردو کا دوسرا مجموعہ "بالِ جبریل" لاہور سے شائع ہوا۔

(عبدالقوی دریابادی۔ فلسفۂ اقبال ص )

سر راس مسعود کی محبت بھوپال لے گئی۔

(سید نذیر نیازی، اقبال کا مطالعہ ص ۱۱۸)

۲ر جنوری

خالدہ ادیب خانم کے لکچر کی صدارت سے آواز کی خرابی کے باعث لاچاری ظاہر کی۔

(سید نذیر نیازی۔ اقبال کا مطالعہ ص ۱۱۸)

۳ر جنوری

قاضی تلمذ حسین کو "مراۃ المثنوی" کے بارے میں تجاویز پیش کیں نواب بہادر بھوپال اور سید راس مسعود کو ایک ایک نسخہ پیش کرنے کی ہدایت کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۳۵، ۲۳۶)

۹ر جنوری

شانوں کا درد مالش سے جاتا رہا۔

اہلیہ محترمہ سردار بیگم کی مفصل حالت حکیم نابینا صاحب کو تحریر فرمائی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال ص ۲۴۲، ۲۴۳)

۱۸ر جنوری

نواب بھوپال کے حج پر جانے کی اطلاع قاضی تلمذ حسین کو دی اور "مراۃ المثنوی" بھیجنے سے منع فرمایا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۳۷)

# ۱۹۲۵ء

۳۰ر جنوری

خالدہ ادیب خانم کے لکچر کے بارے میں فرمایا۔

"مشرق کی روحانیت اور مغرب کی مادیت کے متعلق جو خیالات انہوں نے ظاہر کئے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی نظر بہت محدود ہے۔ انہوں نے انہیں خیالات کا اعادہ کیا جن کو یورپ کے سطحی نظر رکھنے والے مفکرین دہرایا کرتے ہیں۔ کاش انکو معلوم ہوتا کہ مشرق و مغرب کے تصادم میں اُمّی عرب کی نبوت اور قرآن نے کیا کام کیا۔ یہ بات کم لوگوں کو معلوم ہے کیونکہ مسلمانوں کی فتوحات نے اسلام کے کلچرل اثرات کو دبائے رکھا۔"

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۵۰)

۵ر فروری

بھوپال میں الٹراوائلٹ ریز کا غسل شروع ہوا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال ص ۲۵۶)

۲۵ر فروری

جامعہ ملیہ دہلی کی امداد کی اپیل شائع ہوئی۔

(انقلاب ۔ ۲۵ر فروری ۱۹۲۵ء)

۴ر مارچ

۷ر مارچ کی شام کو بھوپال سے دہلی جانے اور ایک رات ٹھہر کر لاہور واپسی کا ارادہ ظاہر کیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۶۲)

۸ر مارچ

دہلی پہنچے۔ قنصل خانہ میں قیام فرمایا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال ص۔ ۲۶۳)

# ۱۹۳۵ء

۱۹ مارچ

برادر اکبر شیخ عبدالرشید صاحب کی موجودگی میں اشعار کے آخری مصرع "صدق واخلاص وصفا باقی نماند" پر توقف کیا۔ اسکے بعد فرمایا "اعداد ۱۳۰۰ سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں دیکھیں دو سال بعد اس مصرعے سے کس کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔

(روزنامہ جنگ ۲۱ اپریل ۱۹۶۹ء)

قلب کی حالت غیر تسلی بخش تھی۔

(سید وحیدالدین فقیر۔ روزگار فقیر ص ۲۱۰)

۲۷ مارچ

اہلیہ کی بیماری اور نقاہت سے پریشان ہو کر حکیم صاحب سے لاہور آنے کی درخواست کی۔ لیکن پیرانہ سالی کے باعث حکیم صاحب نے معذوری ظاہر کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۸۲)

۱۱ اپریل

سید نذیر نیازی کے رسالے کا نام "طلوع اسلام" تجویز کیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۸۲)

۲ مئی

کتابوں کی طباعت کے بارے میں فرمایا "کتاب میں خود چھپواتا ہوں ہر شخص سول ایجنٹ بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ کتاب کی قیمت فوراً ادا کرے اسکو کمیشن دیا جاتا ہے۔"

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۹۱)

۱۱ مئی

ٹیگور اقبال کی مزاج پرسی کے لئے لاہور آئے تھے مگر ملاقات نہیں ہوسکی۔

(شیخ عطاءاللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم ص ۲۰۸)

# ۱۹۳۵ء

۱۸ مئی

انڈیا بل میں خامیوں کے متعلق اخبارات میں دیگر مسلم رہنماؤں کے ساتھ بیان شائع کروائے۔

(انقلاب ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء)

۲۳ مئی

سردار بیگم دوسری اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔

(سید حیدر فقیر۔ روزگار فقیر۔ ص ۲۰۶)

۳۰ مئی

مرنے سے قبل قرآن مجید سے متعلق افکار قلمبند کرنے کی خواہش سید راس مسعود سے ظاہر کی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۳۹۲)

۲ جون

نواب صاحب نے ۲۲ سو روپیہ لائف پنشن مقرر کر دی۔ بقیہ ایام میں قرآن شریف پر نوٹ لکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۰۰)

۴ جون

سینے کی ایکس ریز سے معلوم ہوا کہ دل کے اوپر کوئی چیز بڑھ رہی ہے جس کے دباؤ سے دل کا رخ متاثر ہوتی ہے۔ خدشہ ظاہر کیا کہ اس بڑھاؤ کا اثر پھیپھڑوں پر پڑ سکتا ہے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۱۳۴)

۲ جون

خون کے پہلے معائنے سے خون میں زہریلے جراثیم تشخیص ہوئے مگر دوسری جب انگلی سے خون لیا گیا تو وہ درست تھا۔ حکیم نابینا صاحب کو اطلاع کی۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۱۳۵)

# ۱۹۲۵ء

۱۰ جون

اسٹیفنسن کے نام ایک خط شائع ہوا جس میں اسلام و قادیانیت کا فرق واضح کیا۔

(رئیس احمد جعفری۔ اقبال اور سیاست ملی۔ ص ۱۱۲)

۲۳ جون

مولانا حالی کے بارے میں مندرجہ ذیل قطعہ کہا۔

آں لالۂ صحرا کہ خزاں دید بیفسرد
سید دگر او را داغ از اشک سحر داد
حالی ز نواہائے جگر سوز نیاسود
تا لالۂ شبنم زدہ را داغ جگر داد

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ جلد اول۔ ص ۳۷۰)

اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال کی طرف سے پنشن نامہ پانے کی رسید راس مسعود کو بھیجی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ جلد اول ص ۲۹۳)

۱۱ جولائی

بھوپال جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۲۲)

۱۶ جولائی

دہلی تشریف لے گئے۔ جاوید اقبال نے دہلی دیکھی۔ شام کو بھوپال روانہ ہوئے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال ص ۲۸)

۱۹ جولائی

گلے کے برقی علاج کے لئے بھوپال میں مقیم ہیں۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ جلد اول۔ ص ۱۸۸)

# ۱۹۳۵ء

۱۰ اگست

"طلوعِ اسلام" میں صورِ اسرافیل یعنی ضربِ کلیم کا کچھ حصہ بھیجنے کا وعدہ کیا اور اسکے پہلے نمبر میں تاریخی مضمون کی شمولیت پر زور دیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۲۰۳)

۱۲ ستمبر

خواجہ سجاد حسین کے نام خط میں جشنِ صد سالہ حالی میں شرکت پر آمادگی ظاہر کی۔ اور اپنے چند فارسی اشعار آغازِ جلسہ میں کسی خوش الحان سے پڑھنے کی تجویز کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۳۸۔۲۴۰)

۱۶ ستمبر

عبدالواحد معینی کے نام خط میں ۲۵، ۲۶ اکتوبر تک پانی پت جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ان ایام میں حالی مرحوم کی سنٹری میں ہونا قرار پائی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۱۹۱)

۱۷ ستمبر

چھوٹی بیٹی منیرہ کے لیے استانی کی ضرورت کا اظہار کیا جو خانہ داری سنبھال سکے اور تربیت کا اہتمام کر سکے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۲۹۶)

۲ اکتوبر

ڈاکٹر سید عبدالباسط کے نام خط میں سینے کے ایکسرے واپس بھیجنے کی خواہش ظاہر کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۴۴)

۸ اکتوبر

مسدس حالی کے صدی ایڈیشن کے بارے میں اظہر عباس کو مبارکباد دیتے ہوئے

# ۱۹۳۵ء

فرمایا "مسدس حالی نہایت عمدہ بھیجی اور اس کے متعدد دیباچے نہایت مفید ہیں کل اور پرسوں دوبارہ پڑھا اور نیا لطف اٹھایا۔"

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۱۱)

۱۸ اکتوبر

ڈاکٹر سید عبدالباسط کی خدمت میں مرض کی تفصیل اور ڈاکٹر مظفر علی کا پتہ لکھا۔ ڈاکٹر باسط اور ڈاکٹر رحمٰن کے نوٹ کے ساتھ ایکسرے بھیجنے کی ہدایت کی۔ فیس کی ادائیگی کا ذمہ لیا۔ اور مراسلت کے لئے ہوائی ڈاک کا ذریعہ بہتر قرار دیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۴۴۔۲۴۶)

۲۹ ر ۳۰ اکتوبر

پانی پت میں منعقدہ صد سالہ جشنِ حالی میں شرکت کی۔

(حفیظ ملک۔ دی پوئٹ فلاسفر آف پاکستان ص ۳۴)

۱۲ نومبر

ہندوستان میں مسئلہ جہاد کی تاریخ کا موضوع اکبر شاہ نجیب آبادی کو تجویز کیا۔ اس سلسلہ میں کچھ مواد کی نشاندہی بھی کی۔

(بشیر احمد ڈار - انوار اقبال - ص ۳۱۰)

"

ماسٹر نیاز احمد سے اسلام میں تنخواہ دار مبلغین کی انجمنوں کے قائم ہونے کا ذکر کیا اور ہندوستان میں اشاعتِ اسلام کا کام شخصی و انفرادی قرار دیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ اول۔ ص ۲۰۰)

۲۰ نومبر

سید قمر ہاشمی فرید آبادی کو مصر کے "الرسالہ" کا ایک تراشہ نظم شاعر کے ساتھ بھیجا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۴۹)

# ۱۹۳۵ء

۱۷ر نومبر

اسلام کی حقیقت کے بارے میں فرمایا۔ "آزردگی و پریشان خاطری مسلمان کا شیوہ نہیں اسلام کی حقیقت نقرِ غیور ہے۔ اور بس۔ صدق و اخلاص کو ہاتھ سے دو دینا چاہیے"۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۲۴۴)

۲۸ر نومبر

مسعود عالم ندوی کے نام خط میں سید سلیمان ندوی کی علالت پر تردد کا اظہار کیا اور فرمایا "اس وقت علمائے ہند میں وہ نہایت قابلِ احترام ہستی ہیں"۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص۔ ۲۵۱)

۷ر دسمبر

ڈاکٹر سید عبدالباسط کے نام خط میں ایکسرے فوٹو آسٹریا بھیجے جانے کی اطلاع پر اطمینان کا اظہار کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۴۷)

۱۱ر دسمبر

نواب صاحب بھوپال کی عطا کردہ پنشن جاوید کے نام کرانے کے لئے سید راس مسعود کو خط لکھ کر رائے طلب کی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۲۶۳-۶۹)

۱۴ر دسمبر

ڈاکٹر سید عبدالباسط کو ڈاکٹر مظفر علی کے پاس ایکسرے رپورٹ نہ پہنچنے کی اطلاع دی اور ہسٹری شیٹ دوبارہ تیار کرنے کی درخواست دی۔ جنوری کے پہلے ہفتہ میں بھوپال آنے کی اطلاع دی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۲۶-۲۷)

## ۱۹۳۶ء

۔ "مجلس شوریٰ" کے نام سے ایک طویل نظم لکھی۔

(سید نذیر نیازی۔ مطالعۂ اقبال۔ ص ۱۳۹)

۔ "افغانستان" اے بریف سروے" کا دیباچہ لکھا جو لندن سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۱۴)

۔ اردو کا تیسرا مجموعہ "ضربِ کلیم" شائع ہوا۔

(عبدالقوی دسنوی۔ فلسفۂ اقبال۔ ص ۲۰)

۔ قائداعظم نے پنجاب پارلیمنٹری بورڈ کا صدر مقرر کیا۔

(سید عبدالواحد معینی۔ نقشِ اقبال۔ ص ۲۵۴)

۔ "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" لاہور سے شائع ہوئی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۳)

۱۹ جنوری

۔ "اسلام اور احمدیت" پر مضمون شائع ہوا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوباتِ اقبال۔ ص ۳۲۰)

۸ فروری

ڈاکٹر سید عبدالباسط سے فروری کے آخری ہفتہ میں بھوپال حاضر ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۴۷، ۲۴۸)

۱۰ فروری

راشد الخیری کی وفات پر صادق الخیری کو تعزیتی خط لکھا فرمایا: "راشد الخیری کی وفات اردو ادب کے لئے ایک صدمۂ عظیم ہے ایسے ادیب روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ مجھے یقین ہے کہ مرحوم کی تصانیف کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہے گا۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۵۲)

## ۱۹۳۶ء

۱۲ فروری

اسلام اور احمدازم کا ترجمہ سید نذیر نیازی نے کیا۔ انجمن خدام الدین سے اس کی اشاعت کی اجازت پر زور دیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۳۲۰)

۱۵ فروری

نوا ریڈنو (NOVIRANO) کی ٹرمائی کے حسن کو درست فرمایا۔ ڈاکٹر افشار کا خط جو پیام مشرق سے متعلق تھا۔ "طلوع اسلام" میں اشاعت کے لئے بھیجا گیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۳۲۳)

شعبۂ تبلیغ و اشاعت مسجد مبارک اسلامیہ کالج لاہور کی طرف سے "اخبار احسان" میں اعلان ہوا کہ اسلام اور احمدازم کے اردو ترجمے کی کاپیاں لاکھوں کی تعداد میں شائع کی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۳۳۴)

یکم مارچ

صبح دہلی پہنچے۔ شام چار بجے برقی علاج اور سر راس مسعود کی ملاقات کے لئے بھوپال روانہ ہوئے۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۳۲۹)

۸ مارچ

قاضی محمد حسین کو بھوپال میں برقی علاج کے لئے قیام کی اطلاع دی اور "مراۃ المثنوی" کرنل مقبول حسین صاحب قریشی ہوم ممبر ریاست کے نام بھیجنے کی تجویز دی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۳۷)

۹ اپریل

بھوپال سے واپس لاہور پہنچے۔ یہ قیام صحت کے لئے مفید ثابت ہوا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۳۲۹)

## ۱۹۳۶ء

یکم مئی

اپنی صحت کی درماندگی کے باوجود گرم جوشی، خلوص و صداقت سے پنجاب میں مسلم لیگ کو فروغ دینے میں مسٹر جناح کی مدد کا اقرار کیا۔

(عاشق حسین بٹالوی ۔ اقبال کے آخری دو سال ص ۔۳)

۲۳ مئی

محمد علی جناح کو لکھا "پنجاب پارٹیاں بالخصوص احرار اور اتحادِ ملت کا انجام کار آپکے ساتھ شامل ہو جائینگی۔"

(عبدالرحمٰن سعید ۔ اقبال کے خطوط جناح کے نام ص ۴)

۹ جون

محمد علی جناح سے فرمایا "بغیر کسی اپیل رکھے ہندوستانی مسلمانوں کی موجودہ حیثیت کا ہندوؤں اور حکومت دونوں سے متعلق ایک واضح اور صاف اعلان ہونا چاہیے۔"

(شیخ عطاءاللہ ۔ اقبالنامہ حصہ دوم ص ۳۰۴)

۱۱ جون

عبدالوحید خاں کو لکھا "ضرب کلیم جون کے آخر تک شائع ہو جائیگی۔"

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوطِ اقبال ۔ ص ۲۵۴)

۲۱ جون

پنڈت جواہر لال نہرو سے قادیانیت کے بارے میں وضاحت کی "میں نے اپنا مضمون محض اسلام اور ہندوستان کی بہتری کے لئے لکھا میرا ذہن اس بارے میں ہر شبہ سے پاک ہے کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔"

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوطِ اقبال ۔ ص ۲۵۸)

۲۲ جون

ضیاءالاسلام کے بارے میں فرمایا "مصنف نہایت نکتہ رس آدمی تھے اور دین اسلام کے مخفی حقائق سے بھی آگاہ تھے اگر زندہ رہتے تو یقیناً ہندوستان میں اپنی قسم کے

## سنہ ۱۹۳۶ء

پیچھے ناقد ہوتے۔"

(رفیع الدین ہاشمی، خطوطِ اقبال، ص ۲۵۴)

**۲۴ رجون**

شیخ عنایت اللہ کو ملاقات کا وقت دیا اور ضربِ کلیم کی طباعت میں غیر معمولی تعویق پر افسوس ظاہر کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی، خطوطِ اقبال۔ ص ۲۵۹)

**۲۵ رجون**

محمد علی جناح سے فرمایا: "اتحاد پارٹی کے مسلمان ممبران لیگ کے فیصلے کے پابند ہونگے۔ صوبائی اسمبلی میں کسی غیر مسلم پارٹی کے ساتھ معاہدہ نہیں کریں گے۔ بشرطیکہ ... صوبائی لیگ یہ اعلان کرے کہ مسلم ارکانِ اسمبلی لیگ کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی میں پہنچتے ہی اس پارٹی سے سوالات کرینگے۔ جسمیں مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۷)

(عبدالرحمٰن سعید۔ اقبال کے خطوط جناح کے نام ص ۱۰۔ اس پر یہ خط ۲۵ جون کا ظاہر کیا گیا ہے)

**۲۹ رجون**

سرسید سے متعلق ۳۰ راپریل کا خواب یوں بیان کیا۔ "۳۰ راپریل کی شب سرسید کو خواب میں دیکھا فرمایا" اپنی علالت کے متعلق حضور رسالتمآب کی خدمت میں عرض کر" میں اسی وقت بیدار ہوگیا کچھ شعر عرضداشت کے طور پر فارسی زبان میں لکھے کل ساٹھ شعر ہوئے۔ لا بعد آگر خیال ہوا کہ یہ چھوٹی نظم کسی زیادہ بڑی مثنوی کا حصہ ہو جائے اب یہ مثنوی ختم ہوگئی اسکا نام پس چہ باید کرد اے اقوام شرق ہوگا۔"

(رفیع الدین ہاشمی، خطوطِ اقبال۔ ص ۲۶۲۔ ۲۶۳)

**جولائی**

ضربِ کلیم شائع ہوئی

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیاتِ اقبال ص ۶)

# ۱۹۳۶ء

۲ جولائی

خلیفہ فضل حسین صاحب کو لکھا۔ جامعہ ازہر کا ارادہ ہے کہ شوروروں میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک وفد ہندوستان روانہ کرے۔ انکے وفد کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہوگی جو انکی تقریروں کا ترجمہ کر سکیں۔ انجمن حمایت اسلام کو چاہیئے کہ وہ مصری وفد کے لئے ایسے مترجمین بہم پہنچائے۔ یہ معاملہ کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش کرکے جلد کونسل سے اخراجات کی منظوری حاصل کریں۔ تاکہ میں شیخ الجامعہ ازہر کے خط کا جواب دے سکوں۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۲۳۔ ۲۶۲)

۲۷ جولائی

قاضی محمود حسین کو اپنی خیریت سے آگاہ کیا اور لکھا "میں نے کوئی مقالہ روس پر نہیں لکھا آپ کو کسی نے غلط خبر دی ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال ۔ ص ۲۳۸)

۲۱ اگست

میاں عبدالرشید کے نام خط سے ظاہر ہے کہ پارلیمینٹری بورڈ سے بوجہ علالت استعفیٰ دے دیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۸۔۹)

۲۳ اگست

محمد علی جناح سے بنگال پرجا پارٹی اور پارلیمینٹری بورڈ میں شرائط کی تفصیل دریافت کی اور یہ خیال ظاہر کیا کہ پنجاب میں بھی اس قسم کی مصالحت مفید ہو سکتی ہے۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۹۔۱۰)

۳۰ اگست

ڈاکٹر مظفر الدین قریشی کو اطلاع دی کہ "صحت پہلے سے بہتر ہے مگر حیدرآباد کے طویل سفر کی متحمل نہیں ہو سکتی۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۱۹)

# ۱۹۳۶ء

۳ستمبر

مجلۂ عثمانیہ کی وصولیابی کی اطلاع ڈاکٹر مظفر الدین قریشی کو دیتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۱۱۹)

۱۳ستمبر

مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کے رسالے "اچھوت اقوام اور اسلام" کو مفید اور دلچسپ قرار دیا اور اسلامی دستورِ حیات پر ایک رسالہ لکھنے کی ترغیب دی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۳۱۸)

پروفیسر فضل شاہ گیلانی انجمن شبان المسلمین کے تحت شاہ بیر کے متعلق کتابچے شائع کرکے مفت تقسیم کرتے تھے اس اقدام کو سراہتے ہوئے فرمایا "ہندوستان کے مسلمان عقائد کی جنگ میں مبتلا ہوکر اسلامی دستورِ حیات کو فراموش کر گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رسم پرستی اس قوم میں عام ہوگئی۔ ہندوستان میں سوائے مخلصانہ تبلیغ کے اور کوئی ذریعہ نہیں خدا کرے آپکی کوشش بار آور ہو"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۶۸، ۲۶۹)

۲۷ستمبر

مولوی عبدالحق سے فرمایا "اگرچہ میں اردو زبان کی بحیثیت زبان خدمت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا، تاہم میری لسانی عصبیت کسی طرح دینی عصبیت سے کم نہیں"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم ص ۵۵)

۱۸اکتوبر

مولوی عبدالحق کے نام خط میں مسئلہ فلسطین سے گہری دلچسپی اور کانفرنس میں شمولیت سے انکار کی وجہ علالت ظاہر کی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم ص ۵۰)

## ۱۹۳۶ء

**یکم نومبر**

حفیظ ہوشیارپوری کے اس خیال کی تائید کی کہ اردو میں فلسفے کے کسی خاص موضوع پر نظمیں لکھی جائیں۔ انکی تین نظموں "خدا، عزم الحیات اور عزم الموت" کے بارے میں فرمایا۔ "آپکا خیال بہت اچھا ہے مگر اردو میں خیالات کا ادا کرنا بہت مشکل ہے بحیثیت نظم عزم الحیات اوروں سے بہتر ہے":

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ۔ ص ۲۷۱)

اردو کے بارے میں لکھا "آپکی تحریک سے مسلمانوں کا مستقبل وابستہ ہے۔ بہت سے اعتبار سے یہ تحریک اُس تحریک سے کسی طرح بھی کم نہیں جسکی ابتدا سر سید نے کی تھی":

(شیخ عطاءاللہ ۔ اقبال نامہ حصہ دوم ۔ ص : ۸)

**۱۲ دسمبر**

مولوی ظفر احمد صدیقی کو شاہین کے بارے میں لکھا ۔ شاہین کی تشبیہ محض شاعرانہ نہیں۔ اس میں اسلامی فقر کے تمام اوصاف پائے جاتے ہیں۔ خود دار ہے کہ اور کے ہاتھ کا شکار نہیں کھاتا۔ بے تعلق ہے کہ آشیانہ نہیں بناتا۔ بلند پرواز، خلوت پسند اور تیز نگاہ ہے:

(شیخ عطاءاللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ص ۲۰۲،۲۰۳)

**۱۴ دسمبر**

ظفر احمد صدیقی کے نام خط میں ایک معترض مسئلہ خودی کو جوابات ارسال فرمائے۔

"دین اسلام نفس انسانی اور اسکی مرکزی قوتوں کو فنا نہیں کرتا بلکہ انکے عمل کے لئے حدود متعین کرتا ہے۔ اور ان حدود کا نام شریعت یا قانون الٰہی ہے خودی جب قانون الٰہی کی پابند ہو جائے۔ تو مسلمان ہو جاتی ہے۔ قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد کی صرف دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مصلحانہ۔ میں جنگ کا حامی نہیں۔

(بشیر احمد ڈار ۔ انوار اقبال ۔ ص ۲۱۹)

# ۱۹۳۶ء

مرض گلے کی بیماری ظاہر ہوئی۔

(سید نذیر نیازی۔ اقبال کا مطالعہ۔ ص ۱۱۵)

نظم اقبال ، سفر حیدرآباد دکن اور تاثرات۔ تصدیق حسین تاج نے شائع کی۔

(کے۔ اے۔ وحید۔ ببلیوگرافی آف اقبال۔ ص ۴۱)

الٰہ آباد یونیورسٹی نے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری دی۔

(ابوسعید نورالدین۔ اسلامی تصوف اور اقبال۔ ص ۴۳)

۲۲ جنوری

ڈاکٹر مظفر الدین قریشی کے توسط سے حکیم نابینا صاحب کو پانی پینے سے دم پھول جانے کی شکایت لکھی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۲۹)

۲۷ جنوری

علمائے مصر متعلق جامعہ الازہر کو دوپہر کے کھانے پر اسپنسر ہوٹل میں مدعو کیا۔

(سید نذیر نیازی۔ مکتوبات اقبال۔ ص ۳۳۱)

۱۵ فروری

انجمن اردو پنجاب کی طرف سے یوم غالب کی تقریب پر انجمن کے سیکرٹری میاں بشیر احمد نے علامہ اقبال کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

(انقلاب ۔ ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء)

۱۷ مارچ

نور حسین صاحب کے خواب کے جواب میں جو انہوں نے کلام اقبال اور حضور صلعم کے متعلق دیکھا فرمایا: "پچھلے دس پندرہ برس میں کئی لوگوں نے حضور صلعم کو جلالی رنگ یا سپاہیانہ لباس میں دیکھا ہے۔ میرے خیال سے یہ علامت احیائے اسلام کی ہے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۱۶)

# ۱۹۳۷ء

۳۰ مارچ

محمد علی جناح کو پنڈت نہرو کے اس خطبے کی طرف توجہ دلائی جو آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس میں دیا گیا اور جس میں بعض تجاویز پیش کیں۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبالنامہ حصہ دوم - ص ۸)

اپریل

حکیم نابینا صاحب سے مشورہ کرنے دہلی تشریف لے گئے۔

(سید وحید الدین فقیر - روزگار فقیر ص ۲۱۰)

۲۲ اپریل

پنجاب کی نازک صورت حال کے بارے میں محمد علی جناح سے فرمایا "لوگ کانگریس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر فوری توجہ کی ضرورت ہے حالات اسلامی پالیسی کے فوری اعلان موثر کے مقتضی ہیں۔"

(عبدالرحمن سعید - اقبال کے خطوط جناح کے نام ص ۱۵)

۲۸ اپریل

انجمن ترقی اردو کے مقاصد سے اتفاق کیا اور مولوی عبدالحق کے نام خط میں انجمن کی ممبرشپ کی خواہش ظاہر کی۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبالنامہ حصہ دوم - ص ۴۲)

۳ مئی

رسالہ "ٹروتھ" میں ایک مضمون مسلم انڈیا سوسائٹی کے شائع ہونے سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ یہ آل انڈیا مسلم لیگ کے بجائے کوئی اور سوسائٹی ہو گی۔ آپ نے اس غلط فہمی کو رفع کیا۔

(انقلاب ۱۰ مئی ۱۹۳۷ء)

# سنہ ۱۹۳۷ء

۱۳ر مئی

بیدل کے بارے میں محمد اکرم سے فرمایا: "غالب کو اردو نظم میں بیدل کی تقلید میں ناکامی ہوئی اور بیرون ہند کے معاصرین بیدل اسکے نظریۂ حیات کو سمجھنے سے قاصر رہے۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۲۹)

خودی کے بارے میں قاضی نذیر احمد کو لکھا "میری تحریروں میں خودی کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اخلاقی و مابعد الطبیعیاتی۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۲۸)

۲۰ر مئی

اپنی صحت کی واماندگی کے بارے میں عباس علی خاں لمعہ سے فرمایا "صحت خراب ہو رہی ہے، بینائی میں فرق آگیا ہے، اختلاج بہت بڑھ گیا ہے۔ معلوم ہو رہا ہے کہ امتحان کا وقت آگیا۔ تقرب نصیب ہو رہا ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ دوم ص ۲۹۰)

۲۳ر مئی

پیام مشرق میں لالۂ طور کے عنوان سے رباعیات کا منظوم اردو ترجمہ کرنے کی اجازت طلب کرنے پر میاں بشیر احمد کو لکھا: "آپکے دوست چند رباعیات کا ترجمہ کر کے دکھائیں تو کوئی رائے دے سکوں۔ انکا انگریزی ترجمہ جو ایک انگریز نے کیا تھا ناکام ثابت ہوا۔"

(رفیع الدین ہاشمی - خطوط اقبال - ص ۲۰۳-۲۰۴)

۲۷ر مئی

محمد الیاس برنی سے قادیانی تحریک کے بارے میں فرمایا "قادیانی تحریک مسئلہ بروز پر مبنی ہے اور یہ مسئلہ بھی مسلمانوں کی ایجاد ہے اسکی اصل آرین ہے۔ نبوت کا ساحی تخیل اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لیے کافی ہوگی۔"

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ اول ص ۴۰۰)

# ۱۹۳۷ء

**۲۸ مئی**

محمد علی جناح کے نام خط میں درج ذیل امور پر روشنی ڈالی۔

روٹی کے مسئلہ کا حل اسلامی قانون کے نفاذ کو قرار دیا۔ اندیشہ ظاہر کیا کہ شمال مغربی ہندوستان میں فلسطین کی سی کیفیت پیدا ہو جائیگی۔

امید ظاہر کی کہ جناح کی فطانت و فراست موجودہ مشکلات کا حل تجویز کر سکیگی۔

(عبدالرحمن سعید ۔ اقبال کے خطوط جناح کے نام ص ۱۶-۲۰)

**۹ جون**

سکندر علی وجد کو اپنی شاعری پر تنقیدی مضامین لکھنے کی اجازت دی لیکن جدید فن تنقید پر مطالعہ کی تجویز کی اور فرمایا "اگر آپ ان کے اصولوں اور ان کے اسلوب بیان کو اختیار کر سکیں تو یہ بجائے خود اردو زبان کی بہت بڑی خدمت ہوگی"

(رفیع الدین ہاشمی ۔ خطوط اقبال ۔ ص ۲۷۳)

**۱۳ جون**

ماسٹر عبداللہ چغتائی کو مشورہ دیا کہ "ڈیکارٹ کی مشہور کتاب کا غزالی کی احیاء العلوم سے مقابلہ کر کے یہ ظاہر کیا جائے کہ نئے علوم کی بنیاد رکھنے والی یہ کتاب کہاں تک مسلمانوں کی ممنون احسان ہے"

(شیخ عطاء اللہ ۔ اقبال نامہ حصہ اول ص ۳۳۹)

نذر علی سر اکبر حیدری کے نام خط میں جرمنی اور آسٹریا جانے کے اخراجات کا استطاعت سے باہر ہونا ظاہر کیا۔ آخری خواہش مکہ جانے اور مدینہ میں حضور صلعم کے مزار پر حاضری دینے کی ظاہر کی فرمایا۔

"میری جذباتی زندگی کا سانچہ کچھ ایسا ہے کہ انفرادی شعور سے ابدیت پر مضبوط یقین رکھے بغیر ایک لمحہ بھی زندہ رہنا میرے لئے ممکن نہیں ہو سکتا یہ یقین مجھے پیغمبر اسلام کی ذات

# ۱۹۳۷ء

گرامی سے حاصل ہوا ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۶۷-۲۶۸)

یکم جولائی

سیکرٹری انجمن حمایتِ اسلام لاہور سے درخواست کی کہ بوجہ علالت کونسل سے استعفا منظور کیا جائے۔

(رفیع الدین ہاشمی خطوط اقبال۔ ص - ۲۰۱)

ڈاکٹر حبیب النساء بیگم سے معذرت چاہی کہ DEVELOPMENT OF METAPHYSICS IN PERSIA کی کوئی کاپی دستیاب نہیں۔ ناشر سے رابطہ قائم کرنے کا مشورہ دیا۔

(رفیع الدین ہاشمی خطوط اقبال - ص ۲۶۹)

۱۰ر جولائی

ممنون حسن خاں کے نام خط سے پتہ چلتا ہے کہ جاوید اقبال عربی میں فیل ہو گئے اور انگریزی میں فرسٹ آئے۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ۔ حصہ اول ص ۳۲۲)

۱۶ر جولائی

فلسطین رپورٹ پر تفصیل سے لکھنے سے معذرت کی اور مس فارقوہرسن سے فرمایا کہ "نیشنل لیگ آف انگلینڈ" کو وقت شناسی کا ثبوت دینا چاہیے۔

(شیخ عطاء اللہ - اقبال نامہ حصہ اول ص ۴۴۲-۴۴۳)

۲۱ر جولائی

انجمن حمایتِ اسلام کی جنرل کونسل کی قرارداد کے مطابق ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی بعض حضرات کے استعفیٰ کا حوالہ دیکر آپ سے استدعا کی کہ وہ اس وقت اپنی سرپرستی سے انجمن کو محروم نہ کریں۔

گفتار اقبال

# ۱۹۳۷ء

۲۷ جولائی

لاہور میں صوبائی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ تقسیم فلسطین کے متعدد پہلوؤں پر محیط بیان دیا۔

(رفیع احمد جعفری۔ اقبال اور سیاست ملی۔ ص ۲۵۵)

۲۹ جولائی

حکیم راغب مراد آبادی سے کانگریس کے بارے میں فرمایا "کانگریس میں مسلمانوں کی غیر مشروط شمولیت اسلام اور مسلمانوں دونوں کے لئے مضر ہے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۲۳)

۳۱ جولائی

سید راس مسعود کے انتقال کی خبر زمیندار اور سول اینڈ ملٹری گزٹ سے معلوم ہوئی۔ اپنے لئے اس صدمہ کو ناقابل برداشت قرار دیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبال نامہ حصہ اول۔ ص ۳۲۷)

انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل کے نام خط میں سید راس مسعود کے انتقال کی خبر دی۔ تعزیت کا ریزولیشن پاس کرنے اور اس کی نقول بیگم مسعود اور والدہ مسعود کو ارسال کرنے کی ہدایت کی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۸۱۔ ۲۸۲)

(جولائی / اگست)

فضل کریم سکرٹری علیگڈھ فلاسوفیکل ایسوسی ایشن کو مسلم فلسفیانہ لٹریچر پر بہاؤ کی نشاندہی کی۔ ہندوستان میں عربی کے علم کے بتدریج ختم ہونے پر افسوس ظاہر کیا۔ خواہش ظاہر کی کہ ہمارے نوجوان عالم خود کو مسلم ریاضی، طبیعیات، کیمیا، تاریخ اور فقہ کے مطالعے کے لئے وقف کر دیں۔ اسلام کا بہترین مفاد بھی اسی میں مضمر ہے۔ آپ یونیورسٹی حکام کو اس

# سنہ ۱۹۳۷ء

بات پر تامل کریں کہ ابھی عرب میں مزید گہرے مطالعے اور تحقیق کی ضرورت ہے۔ اسلامی علمی ورثے پر تحقیقی کام کے لئے علماء تیار کئے جائیں۔

میں آپ سے یہ حقیقت چھپانا نہیں چاہتا کہ جدید مابعد الطبیعیات کے تیس سال مطالعے کے بعد میرا وہ جوش اور ولولہ ختم ہو گیا جو جوانی کے زمانے میں میرے اندر فلسفے نے پیدا کیا تھا۔ تاہم کسی نوجوان محقق کے کام آ سکتا ہوں اور ان مسائل کی تفہیم میں مدد دے سکتا ہوں جنہوں نے ہمارے آباء کے دلوں میں ولولہ پیدا کیا تھا۔"

(رفیع الدین ہاشمی، خطوطِ اقبال ص ۲۹۴ - ۲۹۵)

**یکم اگست**

لیڈی مسعود کو تعزیت نامہ ارسال کیا۔ سید راس مسعود کے بارے میں چند اشعار لکھے پہلا شعر یہ تھا۔

رہی نہ آہ زمانے کے ہاتھ سے باقی
وہ یادگارِ کمالاتِ احمد و مسعود

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ اول۔ ص ۲۹۳)

**۵ اگست**

مصطفیٰ المراغی شیخ جامعہ الازہر کے نام خط میں پنجاب میں ایک اسلامی دینی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس علمی مرکز میں ایک لائبریری اور ایک دار الاقامت قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ شیخ ازہر سے ایک مصری روشن دماغ عالم کو جو علوم شرعیہ، تاریخ تمدنِ اسلامی اور انگریزی زبان پر قدرت رکھتا ہو جامع ازہر کے خرچ پر بھجوانے کی استدعا کی نیز ایک مرکزِ اسلامی کے قیام کی اشد ضرورت پر زور دیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۸۵-۲۸۷)

**۷ اگست**

ممنون صاحب کو سید راس مسعود کے کتبۂ مزار کے لئے ایک رباعی جو خود لینے

## ۱۹۳۷ء

لکھی تھی بمبئی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ اول۔ ص ۲۲۹)

۱۱ر اگست

ماسٹر محمد عبداللہ چغتائی کو سر راس مسعود کی رحلت کی خبر دی۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۳۳۷)

محمد علی جناح کو مشورہ دیا کہ "لیگ کا آئندہ اجلاس اگر لاہور میں ہو تو ایک انقلاب آفریں اقدام ہوگا۔"

(عبدالرحمن سعید۔ اقبال کے خطوط جناح کے نام۔ ص ۴۲)

۱۲ر اگست

محمد مصطفیٰ المراغی نے کسی ایسے عالم کے موجود نہ ہونے پر جو انگریزی میں دسترس رکھتا ہو آپ سے معذرت کی اور اسلامی مرکز کے قیام کو سراہا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۲۸۸-۲۸۹)

۲۳ر اگست

ڈاکٹر نے ضعف بصارت کی وجہ سے لکھنے پڑھنے سے منع کر دیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۸۲)

۷ر ستمبر

نیشنل لیگ کے مسئلہ فلسطین میں گہری دلچسپی لینے پر مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا "اس قدر تو اب بالکل واضح اور قطعی ہے کہ تمام دنیائے اسلام مسئلہ فلسطین پر متحد الخیال ہے۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۲۲۹)

۹ر ستمبر

مولوی عبدالحق سے فرمایا "زبانیں اپنی اندرونی قوتوں سے نشو و نما پاتی ہیں۔

# ۱۹۳۷ء

اور نئے نئے خیالات اور جذبات ادا کر سکنے پر اسکی بقا کا انحصار ہوتا ہے۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ۔ حصہ دوم۔ ص ۸۵)

**۱۹ ستمبر**

پنجاب اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام حبیبیہ ہال میں ایک جلسہ زیر صدارت ملک برکت علی منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک پیغام دیا۔

(سید رفیق افضل۔ گفتار اقبال۔ ص ۲۰۹)

**۲۱ ستمبر**

پنڈت امرناتھ مدن ساحر دہلوی کے دیوان "کفر عشق" کے بارے میں فرمایا "آپکا کلام تصوف اور ویدانت کے نکات سے لبریز ہے اور ہر پہلو سے آپکے شایان شان ہے خدا کا شکر ہے کہ ملک ابھی تک اہل کمال سے خالی نہیں۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۳۲۹)

**۵ اکتوبر**

حکیم ابوالوہاب انصاری المعروف بہ حکیم نابینا کے نام ایک خط ڈاکٹر مظفرالدین قریشی کو بھیجا اور دوا بھیجنے کی ہدایت کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۳۰)

**۷ اکتوبر**

محمد علی جناح کو مشورہ دیا کہ "لیگ کمیونل ایوارڈ سے متعلق اپنی پالیسی مناسب قرارداد میں واضح کرے۔ اس سے لیگ ہر دلعزیز ہوگی۔"

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ۔ حصہ دوم۔ ص ۴۵)

مولوی عبدالحق سے درخواست کی کہ "لیگ کے سیشن میں شرکت کی زحمت گوارا فرمائیں اردو کے متعلق لیگ کے کھلے سیشن میں کوئی قرارداد اگر منظور ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ اسکا اثر بہت اچھا ہوگا۔"

(شیخ عطاء اللہ

# سنہ ۱۹۳۷ء

۹ اکتوبر

مسٹر محمد نعمان آرگنائزنگ سیکرٹری آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء میں علامہ اقبال کو کلکتہ کی آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس کانفرنس کی صدارت قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے اسکے جواب میں ایک خط انگریزی میں لکھا جسکا ترجمہ انقلاب میں شائع ہوا۔

(انقلاب ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء)

۱۰ نومبر

جناح کے نام خط میں سکندر جناح پیکٹ سے اختلاف کیا۔

(عبدالرحمٰن سعید۔ اقبال کے خطوط جناح کے نام۔ ص ۴۰۔ ۴۱)

۱۸ نومبر

ڈاکٹر مظفر الدین قریشی کے نام خط میں پیٹھ کے درد کا ذکر کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۲۳)

۲۷ نومبر

پتھری کے خارج ہونے کی اطلاع دی پشت کے درد اور بلغم کی شکایت کی۔ درد میں کمی کا اعتراف کیا۔ حکیم نابینا صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال ص ۱۲۳)

( دسمبر )

آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سیکرٹری محمد نعمان سے اجلاس کی صدارت کے سلسلہ میں بوجہ موتیا بند معذرت کی فرمایا: "مخالف قوتوں سے ہرگز نہ ڈرو اُن سے جدوجہد جاری رکھو کیونکہ جدوجہد ہی میں زندگی کا راز مضمر ہے۔"

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوط اقبال۔ ص ۱۰۸۔ ۱۰۹)

## ۱۹۳۷ء

۸ر دسمبر

ڈاکٹر مظفر الدین قریشی کے نام خط میں حکیم نابینا صاحب کے کمال کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا "اس وقت ہندوستان میں کیا بلکہ تمام ایشیا میں اسلامی طب انہیں کے نام سے زندہ ہے۔ ڈاکٹروں نے آنکھوں میں موتیا اتر آنے اور اسکے آپریشن کا جو مشورہ دیا تھا۔ اسکے بارے میں حکیم صاحب کی رائے دریافت کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۲۵)

۱۰ر دسمبر

شعبۂ تحقیقات اسلامی کے قیام کی ضرورت پر بیان شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرف اقبال۔ ص ۲۲۱)

۱۸ر دسمبر

مظفر الدین قریشی کے توسط سے حکیم نابینا صاحب کو لکھا کہ بلغم کی تولید پر کوئی خاص اثر نہیں اور دم پھول جانے کی شکایت ظاہر کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۲۷)

۲۳ر دسمبر

الہ آباد یونیورسٹی سے مولوی عبدالحق صاحب کو "ڈی لٹ" کی اعزازی ڈگری ملنے پر مبارکباد دی اور اسکا حقیقی مستحق قرار دیا۔

(شیخ عطاء اللہ۔ اقبالنامہ حصہ دوم۔ ص ۸۷)

## ۱۹۳۸ء

"ارمغان حجاز" لاہور سے شائع ہوئی۔

(عبدالقوی دریابادی۔ فلسفۂ حیات۔ ص ۳۰)

ترفضل احمد خان بیکش کو "احسان" کی سالانہ اشاعت کے موقع پر لکھا "مجھے امید ہے کہ آپ

# ۱۹۳۸ء

مسلمانوں میں عزتِ نفس پیدا کرنے کے مسلک پر قائم رہیں گے۔ اور آپ کی مساعی اسلامیانِ ہند میں خودداری اور خود اعتمادی کی باعزت زندگی بسر کرنے کے احساس کی ترقی دینے پر منتج ہوں گی۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۹۶)

جوہر شمارۂ خصوصی بیادگار رحلتِ اقبال سید محمد حسنین کی زیرِ ادارت دہلی، مکتبہ جامعہ سے شائع ہوا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ خطوطِ اقبال۔ ص ۲۲۳)

۸ر جنوری

آل انڈیا ریڈیو کے لاہور اسٹیشن سے سالِ نو کا پیغام نشر ہوا۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرفِ اقبال۔ ص ۲۲۲)

۹ر جنوری

حیدرآباد میں یومِ اقبال منایا گیا۔ شہزادہ برار نے آپ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

(نظیر حیدرآبادی۔ اقبال اور حیدرآباد۔ ص ۲۴)

۳۱ر جنوری

مظفر الدین قریشی کو لکھا کہ "انگوٹھے، زانو اور جسم کے دیگر حصوں میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے۔ دم پھول جانے کی شکایت مسلسل ہے۔"

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۱۳۱)

۳ر فروری

معجون کے استعمال سے بلغم کا اخراج کم ہو گیا مگر گلا بیٹھ گیا۔ نیز سرمے سے بینائی میں کوئی فرق نہیں ہوا۔ بھوک اور نیند کم ہو گئی۔ مارچ میں آنکھ کا آپریشن تجویز ہوا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوارِ اقبال۔ ص ۱۳۲)

# ۱۹۳۸ء

۱۶ر فروری

کم خوابی اور تنفس کی شکایت کی۔

عثمانیہ یونیورسٹی نے انہیں ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری عطا کرنے کا فیصلہ کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۳۳)

۱۸ر فروری

۱۷ کی شب کو تنفس کی شدید تکلیف کا اظہار کیا۔ حکیم نابینا صاحب نے دوا تجویز کیا آپ نے اس سے اتفاق کیا۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۳۵)

مولوی حسین احمد مدنی کے اس جملے پر "آجکل قومیں اوطان سے بنتی ہیں" اعتراض کیا کہ اگر یہ "صرف ایک امر واقعہ کا بیان ہے تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ہندی مسلمانوں کو تلقین ہے تو یہ مسلمانان ہند کی گمراہی کا باعث ہوگا" طالوت سے فرمایا "میں نے اپنی عمر کا نصف حصہ اسلامی قومیت اور ملت کے اسلامی نقطۂ نظر کی تشریح و توضیح میں گزارا ہے۔ اس وجہ سے کہ اسلام کے لئے مغربی سیاست کا یہ نظریہ ایک خطرۂ عظیم محسوس ہوتا تھا۔ وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا پردا بناتا ہے میرے نزدیک لعنتی ہے۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۹۸)

۹ر مارچ

روزنامہ "احسان" میں اسلام اور قومیت پر مولانا حسین احمد مدنی کے بیان کا جواب شائع ہوا۔

(لطیف احمد شروانی۔ حرف اقبال۔ ص ۲۲۵)

۱۵ر مارچ

مولوی عبدالحق صاحب سے سارٹن کی انگریزی کتاب کے مترجم نیازی صاحب

# ۱۹۳۸ء

کے لئے سفارش کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۲۲۵)

۳۰ مارچ

قبض، کم خوابی، پیٹھ کے درد کے علاوہ پیشاب میں کمی اور پاؤں پر ورم کی شکایت کی اور حکیم نابینا صاحب سے توجہ کی درخواست کی۔

(بشیر احمد ڈار۔ انوار اقبال۔ ص ۱۳۹)

۲۱ اپریل

صبح کے سوا پانچ بجے کا وقت تھا۔ آپکا دیرینہ ملازم علی بخش جسم دبا رہا تھا آپنے دل پر ہاتھ رکھا اور کہا "اب درد اِدھر آگیا" ایک آہ کھینچی اور تبسم برلب روح جانِ آفریں کو سپرد کر دی۔ اِنّا للّٰہ وَاِنّا اِلیہِ رَاجعون۔

(عارف بٹالوی۔ نیرنگ اوراقبال۔ ص ۱۵)

نمازِ جنازہ ۸ بجے شب بادشاہی مسجد، لاہور میں ادا کی گئی۔ اسمیں حکام، بیرسٹر، شعراء، ادباء، صحافی، اساتذہ وطلباء، تجار، وزراء، حکماء، نواب بہاولپور کے سیکرٹری۔ گو. پنجاب کے چیف سیکرٹری اور دیگر بے شمار حضرات نے شرکت کی۔

(عارف بٹالوی۔ نیرنگ اوراقبال۔ ص ۱۵)

اپریل

محمد ابو اللیث صدیقی نے علیگڑھ میگزین اقبال نمبر علیگڈھ یونیورسٹی سے شائع کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیات اقبال۔ ص ۲۲۰)

مئی

شیرازہ کا اقبال نمبر چراغ حسن حسرت کی ادارت میں لاہور سے شائع ہوا۔

(رفیع الدین ہاشمی۔ کتابیات اقبال۔ ص ۳۰۵)

# ۱۹۳۸ء

۳۰ جون

احسان، اقبال نمبر مرتضیٰ احمد میکش کی زیرِ ادارت دفتر روزنامہ احسان، لاہور سے شائع ہوا۔

(رفیع الدین ہاشمی، کتابیاتِ اقبال، ص ۔ ۲۳۰)

جون

محمد علی خاں میکش کی ادارت میں سب رس کا اقبال نمبر حیدرآباد دکن سے ادارہ ادبیاتِ اردو نے شائع کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی، کتابیاتِ اقبال۔ ص ۔ ۲۲۸)

جولائی

تاج ۔ اقبال نمبر ۔ اظہر حسن زاہدی نے لاہور تاج کمپنی سے شائع کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ کتابیاتِ اقبال، ص ۲۰۲ ۔ ۲۰۳)

اکتوبر

اردو، اقبال نمبر مولوی عبدالحق کی زیرِ ادارت نئی دہلی سے انجمن ترقی اردو ہند نے شائع کیا۔

(رفیع الدین ہاشمی ۔ کتابیاتِ اقبال ۔ ص ۔ ۲۱۶)

# اشاریہ

## آ



## ا

## پ



## ت

## خ



## د



## ڈ



## ذ



## ر

## ز



## س

## ی

# کچھ مصنّف کے بارے میں

نام — نسیم فاطمہ

تعلیم — ایم۔ اے (اردو) ایم۔ اے (لائبریری سائنس)

پیشہ — تدریس۔ شعبہ لائبریری سائنس جامعہ کراچی

ادارت — شعبہ اردو۔ پاکستان لائبریری بلیٹن ۱۹۶۹ء تا حال

مطبوعات — ۱ — آئینہ ایام اقبال۔ کراچی لائبریری پروموشن بیورو ۱۹۷۷ء

۲ — عالمگیر اعشاریائی درجہ بندی اسکیم ایک جائزہ کراچی لائبریری پروموشن بیورو، ۱۹۷۷ء

۳ — حوالہ جاتی خدمات (زیر طبع) کراچی لائبریری پروموشن بیورو ۱۹۷۸ء

۴ — ڈاکٹر محمود حسین لائبریری میں قائداعظم پر کتابیں۔ (انگریزی) کراچی۔ ڈاکٹر محمود حسین لائبریری جامعہ کراچی ۱۹۷۶ء

۵ — پاکستان کے جامعاتی کتب خانوں میں اقبال پر کتب (انگریزی) کراچی ڈاکٹر محمود حسین لائبریری جامعہ کراچی ۱۹۷۷ء

۶ — جامع کتابیات مقالات تحقیقی مملوکہ شعبہ لائبریری سائنس (انگریزی)، کراچی شعبۂ لائبریری سائنس جامعہ کراچی ۱۹۷۶ء

دیگر مشاغل — ۱ — پبلیکیشن آفیسر۔ شعبہ لائبریری سائنس۔ جامعہ کراچی ۱۹۷۵ء تا حال

۲ — ممبر بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز شعبہ لائبریری سائنس جامعہ کراچی

۳ — ممبر (۱) لائبریری پروموشن بیورو۔ ۱۹۷۵ء تا حال

(۲) پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن ۱۹۷۰ء تا حال

(۳) انجمن فروغ و ترقی کتب خانہ جات، ۱۹۷۱ء تا حال

(۴) کراچی یونیورسٹی لائبریری سائنس المنائی ایسوسی ایشن ۱۹۷۰ء تا حال۔